انت ولیّ فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

الحمد لله که کتاب مستطاب مسمی



بشراکت نورالدین صاحب ۱۲۷ه در بلده ممبئی بمطبع حیدری مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

و بہ نستعین

لکھوں پہلے توحید جان آفرین — قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین

دکھا جسنے نقش و نگار قدم — بنایا ہے گلگشت لوح و قلم

اسی سے ہے سرسبز باغ سخن — ہے سیراب و شاداب گلزار کن

عنایات سے اسکے یکمشت خاک — ہوئی معدن گوہر تابناک

اسی نے جگر چیر ہر سنگ کا — کیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا

کرآباد گلشن بفصل ربیع — دکھا وے ہے انواع نقش بدیع

اسیکی ہے قدرت سے باغ و بہار — مطرز ملون بنقش و نگار

ہر ایک برگ و گل اس سے ہے تازہ رو — ہر ایک گل مین پنہان اسکی ہے بو

ہے الحق وہی صانع نقش گل — نگارندۂ دفتر برگ گل

ہے ذات اسکی دانائے سر بسیط | ہر ایک شی پہ ہے علم اسکا محیط
جہان تا جہان عالم نیک و زشت | سر مو نہ باہر ہے از سر نوشت
قلم جسطرح اس کا جریان ہے | مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے
نہ واقف کوئی اسکے ہے کار سے | نہ آگاہ ہے اسکے اسرار سے
ہے ذات نبی معترف بالقصور | غرض عجز ہے اصل فرع شعور

در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کون سر دفتر انبیا | دُر قلزم قدرت کبریا
بہار گل بوستان ازل | چراغ شبستان علم و عمل
مقدس ہے ذات اسکی شمع سبل | وہ ہے باعث خلقت جزو کل
شفیع الورا خاتم المرسلین | کہ دینونکا ناسخ ہوا اسکا دین
عطا حقنے کر تاج اسرا کے اسے | کیا مالک تخت اوادنے اسے
محمد کے مانند جگ مین نہین | نہ پیدا ہوا ہے نہووے کہین
اسے جسطرح چاہیے دے کمال | کیا شاہد بزم عز و جلال
رسولونکا کر درۃ التاج اسے | کیا مسند آرائے معراج اسے
بنا حقنے گل قاب قوسین کا | کیا آفتاب اسکو کونین کا
رسالت کے دیوانکا ہے انتخاب | ہوئی اسپہ نازل ہے ام الکتاب
ہے نسبت مین عالی ز روح الامین | خطاب اسکو ہے رحمۃ للعالمین

اصحاب کبار کی تعریف مین

در احوال تالیف کتاب

اگرچہ عبارت نہ رنگین ہے
ہر اک بیت لیکن مضامین ہے

غرض ہے پسندیدۂ کبریا
کلام معرّا ز کذب و ریا

اسیکی طرف رکھکے چشم نیاز
کیا کلک کو مین نے معنے طراز

حکایت لکھی ہے یہہ قرآن سے
جو ثابت ہوئی نص قرآن سے

کہانی ہے یوسف کی یہہ دلربا
کہ ہے احسن القصہ حق نے کہا

نہین بیش و کم کا یہان دخل ہے
کہ مصحف غرض شاہد اصل ہے

کھلا گل ہے باغ عنایات کا
الف را تلک آیات کا

عجب قصہ یوسف کا ہے دلپذیر
یہہ قرآن سورۃ ہے یک منظیر

ہے اسکی تفسیر عربی تمام
ہے مقرون بنور صداقت کلام

وہ تصنیف اس ذات عالی سے ہے
امام محمد غزالی سے ہے

روایات ہے ابن عباس کی
انھون نے یہہ تفسیر ساری لکھی

ہین طرفہ مضامین اسکے صریح
مطابق بقول حدیث صحیح

گواہ سخن ہے حدیث و دلیل
رہے کذب ہو کسطرح وہان دخیل

اسی سچ سے دُرِ مکنون لے
ہر اک بیت بخلاف اسکا مضمون لے

لباس اسکو پہناوہین نظم کا
کیا ماہ رخسار اس بزم کا

مضامین تفسیر کر انتخاب
لکھی مین نے دلچسپ ساری کتاب

سخن میرا ہو پیش حق مستجاب
بحق رسول و بآل و صحاب

روایت

روایت ہے کعب ابن احبار سے

ابراہیم کے آگے اسکو کیا — تو سمجھا ہی ان دو سے مطلب تھا کیا

سبب یہہ کہ کعبہ بنا وے خلیل — ہوئی نوح کی کشتی اسکی دلیل

طبق پانچوان تھا وہ آفاق کا — چھٹا تجھکو یعقوب کا دون پتا

سے ہفتم مین یوسف علیہ السلام — اور عزت کا تاج انکے سر پر تمام

بزرگی کی جا ور بدن پر پڑی — اور ایک تیغ بران بھی آگے دہری

پھر اسکے فرشتے چپ و راست پر — تھے ستر ادھر اور ستر ادھر

پچھاڑ سی مین کر ذکر تسبیح کا — سعادت کا آگے درخت یک کھڑا

روایت یہہ راوی سے ہی الغنا — جو یوسف نے آدم کو دیکھا کہا

الٰہی یہہ ہی کونسا تاجدار — دیا اسکو اسطرح عز و وقار

دیا اسکو تو نے کرامت کا تاج — بڑے اسکے درجات عالی ہین آج

تبارک تعالیٰ نے پھر یہہ کہا — کہ حسن و جمال اسکو ہمنے دیا

کمال اسکو بخشا زیادہ زحد — کرین لوگ دنیا مین اسکا حسد

کہا پھر یہہ آدم نے اے میرے رب — تو دے حسن دنیا کا ثلث اسکو اب

پھر آدم نے سینے سے اسکو لگا — دو آنکھون کے بیچ اسکے بوسہ دیا

کہا کچھ نہ کر غم کہ یوسف ہی تو — رکھا پہلے آدم نے اس نام کو

تو سن ابن عباس نے یون کہا — کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا

چمکتا تھا ماتھے مین اسکے وہ نور — کہا شیث مین اسنے آ کر ظہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مگر یہہ کہ تھا حسن یوسف کا خوب
روایت ہے عقل و فراست کے دس
کئے ان سے ادریس کو نو عطا
اسیطرح سے حکم کو جان تو
دئے نوح کو ان سے نو بھی بہا
اسیطرح دس حصے صفوت کے جان
اسیطور سے صبر دس جز ہوا
صلابت کے بھی حق نے دس جز کئے
تو خط و کتابت کے دس حصے جان
فصاحت بلاغت کے دس جز و نیک
رہا ایک باقی جو حسن و جمال
ملا ایک حصہ بخلق خدا
روایت کہون ابن عباس سے ہے
کہ یوسف کی جب دم ہوئی قبض بان
وہان جا کے اس نور نے ڈھیل کیا
طلب کی خدا نے محمد کی روح
ڈھنکا نور یوسف نے اس نور کو

تھے مضمون اسپہ ہزارون قلوب
کئے جز و اللہ نے بیش و پس
رہا ایک سو سارا یہان کو دیا
کیا اسکو دس حصہ پہچان تو
اور ایک سارا دنیا پہ تقسیم ہوا
ہیں نبی کو نو ایک دنیا کو مانے
سب ایوب کو ایک بخلق خدا
ہیں موسی پہ نون ایک سب کے لئے
پھر عیسی کو نون ایک سارا جہان
شہد کو نو ساری خلقت کو ایک
دئے اسکے دس حصے بعقل و فال
کیا باقی یوسف کو سب نے عطا
خدا اس سے راضی ہو دیوں کیا
چلا نور بس کا سو سے آسمان
وہ ٹکڑا رہا مثل قندیل کی
اسے نور یوسف کی دی سب فتوح
کیا نور ست نو سو رہا

اِنّا انزلناہ

ہمین نے اتارا ہے قرآن کو — کہان ایسی طاقت ہے انسان کو

خدا نے یہہ اسواسطے ہے کہا — کہ کہتے تھے کفار ہر وقت آ

کہ اللہ کی یہہ نہین ہے کتاب — محمد نے اسکو بنایا ہے آپ

قرآناً عربیاً

عرب کی جو بولی مین اترا قرآن — سبب یہہ کہ کہتے تھے کفار وان

عجم کا ہے ایک شخص بلعاس نام — نبی کو سکھاتا ہے وہ یہہ کلام

عجم سے کوئی تا کہ نسبت نہ دے — زبان عرب مین اتارا اسے

نبی نے کہا ہے کہ مین تین چیز — عرب کو رکھون اسکے باعث عزیز

عرب ہون مین قرآن عربی ہے [illegible] — کلام اہل جنت بھی عربی مین ہے

قرآن کی فضیلت مین

فضائل مین قرآن کے ہے بہت فضل — کہ سب نقل قرآن ہے سبکی اصل

کتاب اور فرقان ہے اسکا نام — حکیم اور مہیمن بھی اسی نیکنام

عزیز اور محکم خدا نے کہا — اور ایک نور بھی نام اسکا لیا

اسی طرح سے اسکے ہین ساٹھ نام — کتاب خدا مین لکھے ہین تمام

قرآن پڑھنے کی فضیلت مین

اور ایک آیۃ کے پڑھنے بین یہہ ہے ثواب
خدا پڑھنے والیکو قرآن کے
کہ پڑھتا چلا جا تو قرآن کو
ملین اسطرح کے وہ عالی مقام
کہ مابین آند و مکانون کا گر
تو تحت الثری سے لگا تا فلک
نبی نے کہا اہل قرآن سے
جو انکا عدو وہی خدا کا عدو
قیامت کو قرآن اسپاس آ
ہے انسان کی شکل اچھی تمام
کہے اسکو پہچانتا ہی مجھے
کہے قاری مین تو نہین جانتا
پھر آخر کو لیجا اُسے رب کے پاس
جماعت فرشتون کی ہو رستہ پر
اور ایکتاج شاہانہ سر پر دھرن
جو دنیا مین ہے بلکہ اس سے دو چند
کرین اسکے ماباپ بھی یہہ کلام

سن اسکو کہو نہین از روی کتاب
کرے حکم قاری اُسے جا ان سے
مکانون بہ جنت کے دلشاد ہو
عوض ہین ہر آیۃ کے ای نیکنام
کرے ماباپ اسکی جو فہم بشر
درازی ہو اسکی بلا ریب و شک
بین مخصوص درگاہ سبحان کے
محب انکا اللہ کا دوست ہو
ہر ایک طرح کے رنج سے دے بچا
چلے آگے قاری کے ہو کر امام
مین ہو کون تو جانتا ہے سا مجھے
کہے مین ہون قرآن حامی تیرا
خدا اسکو دے نعمتین بیقیاس
بہشتون کے مابین طرف اسکے گھر
دو اور حلہ ماباپ کو اسکے دے
عوض حلہ کو لکا دین نہ آوے پسند
کہ یا رب عمل یہ ہمارے نہ تھے عام

رہا صبر کر بیٹھ وہ مردہ دین
ہوئے ظاہر اسپر کچھ ایک شوربا
بہ ہیئت کا اسکے لگا اسکو بھل
کہا اسنے تو نے ہدایت کی راہ
بہت اس سے زیادہ پہنچ آ پڑی
تعجب ہوا مجھکو اس بات کا
پھر آیا ہین مکے مین کرنے طواف
اسی یار کو مین نے پایا وان
وہ ہی تو کہ جسنے ہدایت کیا
کہا مین نے ہی اصمعی ہیرا نام
لگا کہنے اے اصمعی صبح شام
اور ایک شوربیکا پیالہ ضرور
پیالہ ہی چاندی کا بیچ گرم داغ
کہا مین نے پیالے وہ سب جمع کر
کہا اسنے تو ہی بڑا فیلسوف
فلک پر ہمارا رزق اے ولی خدا
اور ڈھونڈھین زمین پر بھلا کیون طلب

کہا اسنے ہین دو نان تازہ وہین
پیالے مین گرم اور تازہ دھرا
گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل
دکھائی مجھے تجھکو دیوے الہ
کہ آسانی تو نے مشکل اڑی
کہ دن ہو گیا کسطرح رات کا
کہ تا ہو وے گناہ میرے سارے معاف
لگا پوچھنے مجھسے تو یہان کہان
مجھے دم دیتے صاحب ولایت کیا
کہا مین نے بن مین تھا تجھسے کلام
دو ہین نان آتے مجھے لا کلام
فرشتے لے آتا ہی میرے حضور
چمکتا ہی شبکو وہ مثل چراغ
دے اولاد کو اپنے ای باخبر
مین سمجھا تھا تو ہی بڑا باوقوف
میرا اور سب میری اولاد کا
فلک سے جو دیتا ہو رزق آپ رب

طبق نور کے انکے ہاتھون مین ہین — اسی قبر مین نور کو وہ بھرین

تعجب کیا اور کہا یا خدا — مجھے بھید اسکا ذرا دے بتا

کہ اتنے مین کیا اسپہ رحمت ہوئی — کہ موقوف سب اسکی زحمت ہوئی

نبی کو ہوا حکم رب العباد — کہ تھا یہہ گنہگار اور نامراد

گنہ ہونکا اسپر ہوا تھا عذاب — عمل بد کے کرنے سے تھا یہہ خراب

عمل اسکی بی بی کو تھا بعد مرگ — تو لڑکا پسر ہوگیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اسکی مان نے شتاب — معلم کو سونپا اسے دے کتاب

پڑھی اسنے بسم اللہ و رحمن الرحیم — لیا اس سے مین سب عذاب اپنا تمام

روایت یہہ ہے حفص نے یون کہا — نہین اسکے کہنے مین شک کچھ ذرا

موا میرے ہمسایہ مین یک جوان — سب اسمین تھے دوزخ کے ظاہر نشان

گنہگار فاسق تھا بدروزگار — مین دیکھا اسے خواب مین ایکبار

کہ جنت مین پھرتا ہے خوش حال — کہا مین بتا کیا ہوا تیرا حال

کہا مجھکو بخشا میرے رب نے آج — رکھا سر پہ میرے یہہ بخشش کا تاج

کہا مین نے تھا تو بڑا نابکار — تجھے کیسے بخشیگا آمرزگار

کہا جو کہ پڑھتا ہے قرآن کو — کبھی فضل رب سے وہ فاسق نہو

مین پڑھتا تھا اسمین سورہ دخان — ملی مجھکو دو چیز دونون سے یہان

دخان سے ہوئی مجھپہ دوزخ حرام — ملی اس سے اب جا بہشتی خرام

ہے مخلوق عاجز کہ اسکی مثال
اسیطرح پڑھنے کا اسکے ثواب
نہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم
کہ درجیمین سارے وہ ہین اولیا
نہین جیسے قرآن کی کچھ مثال
پڑھے جکہ فارسی کلام خدا
کہ سیطرح تونے کیا مجھکو یاد
نہ بھولا ہے دنیا مین مجھکو جو تو
گناہ اسکے پڑھنے سے ہوتے ہین دور

نہین ایک آیت نہین بھر خیال
زہین عقل بیٹا آوے اسکا حساب
اسیطرح قاری ہین سب ایک قلم
نہ زیادہ نہ کم اس سے درجہ ذرا
سمجھ لو تم ایسا ہی قاری کا حال
خدا کی طرف سے پہر ہوتے ندا
اسی ڈھب سے کرتا ہون مین تجھکو یاد
نہ بھولون مین عقبی مین تجھکو کبھو
نکوئی مین ہرگز نہووے قصور

حکایت سایل صاحب یقین

حکایت ہے ایک کامل پاک کی
کیا ایک سایل نے آکر سوال
بھلا کچھ تو صدقہ دے اب مجھے
کرتا ہے پڑھکر اسکا ثواب
فقط ایک الحمد جانون ہو نہین
کہا جو کہ رکھتا ہے مین مال سے
وہ سب تجھکو دونگا مین بے نکد تا

کہ مسجد تھی یک ابن سماک کی
کہا ای ابن سماک فرخندہ فال
کہا اس نے قرآن سے کچھ بتا
مجھے بخش اس نے دیا یون جواب
خریدے ہے کسطرح اسکو نین
جو کچھ پاس میرے ہے اثقال سے
کہا مجھے ایسی ہکھ پھر لو باب

لعلکم تعقلون

نحن نقص علیک احسن القصص

کہا اسلئے اسکو احسن قصص — کہ یوسف ہوا احسن الناس بس

سنو تم نبی نے ہمارے کہا — عبادت ہے منہہ نیک کا دیکھنا

یہاں نیک سے اور لیا ہے مراد — کہا بعضے علمانے اہی نیکذات

کہوں تسے میں حسن قرآن کا — کہ ہے امر و نہی اسمیں کچھ لکھا

اور امثال ہے اخبار و وعد و وعید — سبھی خیر و شر اور شقی و سعید

حساب و ثواب و عتاب و عقاب — ہزار علم سے یہہ بھری ہے کتاب

ہر ایک علم کو فہم ہو وین ہزار — سمجھ میں جب آوے یہہ ایسو شیار

کبھی میں نے خوبی جو قرآن کی — ہے عقل ایسے حیران انسان کی

ہوا اسلئے نام اسکا حسن — کہ قرآن ہے یہہ سب من وعن

بما اوحینا الیک هذا القرآن

کیا ہم نے نازل یہہ قرآن جو — تجھا دپر کہ تا تو خبردار ہو

وان کنت من قبله لمن الغافلین

اگرچہ تو پہلے تھا غافل تمام — نجانے تھا یعقوب یوسف کا نام

یہہ مطلب تھا آیت کا قرآن کی — پھر آگے ہے تفصیل اسکی بڑی

یہہ کعب ابن احبار سے ہے بیان — چراتے ہیں یعقوب نے بکریاں

پھر آگے کچھ احوال انکا سنو — کہ تھی ایک جوان عورت یک نیکخو

نکاح اُسسے یعقوب نے کر لیا — ہوا پھر اُسسے تو لد ہوا

[illegible]

نہ نکلی کوئی شاخ اسکے لئے
جوان جب ہوا وہ علیہ السلام
تھی بھائیون کو یہہ طاقت کہ آ
سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ
کہا آگے یوسف نے یون باپ سے
ہر ایک بھائی کو ہے ایک ایک چھڑی
کرو بارگاہ خدا مین دعا
تو ہو بھائیون پر مجھے فخر اور
اٹھا ہاتھ کو اپنے یہہ کی دعا
تو جنت سے دے ایک اسکو چھڑی
اسے بھائیون پر بڑا فخر ہو
زمرد کی لا ایک چھڑی انکو دی
وہ لیکر چھڑی ہوگیا خوش کمال
سبھی بھائی آپسمین ملکر بہم
وہ ہمراہ بھائیون کے اکثر نہی
حسد کچھ نتھا بھائیون کو ذرا
بہت چاہتے انکو یعقوب تھے

کہ یعقوب وہ شاخ توڑ اسکو دے
ہوا حسن کا اسکے شہرہ تمام
کبھی اسکے چہرہ کو ، تکھن ذرا
نہ بڑھتی کبھی چہرہ پہ اسکے نگاہ
کہ یک عرض رکھتا ہون مین آپ سے
بہت جو سنا تھا مین تمنے دکھا
کہ جنت سے مجھکو ملے یک عصا
یہہ سب دیکھے یعقوب نے اسکے طور
کہ ای خالق رب ارض و سما
اسی پر یہہ اسکی طبیعت اڑی
خدا نے کیا حکم جبریل کو
نہایت وہ خوش رنگ خوش قطع تھی
چھڑی جیسی ویسا ہی اسکا جمال
چلے جاتے گھر سے چرانے غنم
چراتے تھے جنگل مین جا بکریان
محبت مین یوسف کے تھے مبتلا
سبھی بھائیون سے یہہ محبوب تھے

[illegible]

[illegible]

یوسف علیہ السلام خواب دیدن بار سوم

کہا آسکے یوسف نے اس خواب کو
دلون مین لگے کہنے کھا کرتے تیج
یہہ انسان جو کچھہ کہ کرتا ہے کام
نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو

سبھی بھائیون سے جو خوسو دنا چو
کہ یوسف کی ہیگی یہہ سب خواب ہیچ
وہی خواب ہین دیکھتا ہے تمام
ہنسی سے سمجھے وہ اسکی تقریر کو

خواب دیدن مرتبہ دوم یوسف علیہ السلام

ہوا آٹھوان سال یوسف کو جب
کہ ہے ہاتھہ مین اسکے گویا عصا
تو جڑ پھیل کر ہو گئی اسکی سخت
اسیوقت ظاہر ہوئے پھر ثمر
ہین یعقوب موسیٰ جہان کے امام
پھل اسکے سب کھاتے ہین یا رون ہی
اور ان بھائیون کا ہے جو مین عصا
نہ شاخ اسکی ظاہر ہوئی اور نہ جڑ
کچھہ آیا جو قدرت سے اسپر زوال
کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب
ہوئی اسکو یوسف سے الفت دو چند
کہا بھائیون سے جو ذکر اسکا چلا

تو پھر دیکھی یک خواب دیکھا عجب
زمین پر اسے گاڑ اسنے دیا
اٹک آیا اسیوقت ہو کر درخت
کئی انبیا ہین وہان جلوہ گر
اور عیسیٰ محمد علیہ السلام
خدا نے بزرگی یہہ یوسف کو دی
زمین پر جو دیا گاڑے کر جدا
ہوا سے گیا پیڑ انکا اکھڑ
ہوا نے دیا اسکو دریا مین ڈال
کہی اسکی تعبیر اسنے شتاب
یہہ سمجھا کہ ہے اسکا رتبہ بلند
درخت حسد کو لگا انکے پھل

یکایک اٹھا چونک کر خواب سے ۔ وہ ہو کے غمین جان بیتاب سے

بہت خوف و ڈر اسکے دل پر ہوا ۔ کہا باپ نے اسکو چھاتی لگا

کہا میرے دیدہ و نمکی تیلی کے نور ۔ ذرا ہر بلا سے رکھے تجھکو دور

گیا تیرا دل خواب سے کیون ہٹ ۔ بتا نیند تیری گئی کیون اچیٹ

کہا مین نے دیکھا ہی اسوقت خواب ۔ کہ دلکو نہین خوف سے اسکے تاب

کہا مین نے اے میرے لخت جگر ۔ بیان مجھسے اس خواب کو جلد کر

کہا اس گھڑی دیکھتا ہون مین کیا ۔ کہ ہین آسمانون کے دروازے وا

وہان سے نکلتا ہی چھن چھن کے نور ۔ زمین پر کیا نور نے سب ظہور

زمین کا طبق مہر انور ہوا ۔ زمین آسمان سب اجگر ہوا

زمین پر ہین ہر طرف دریا روان ۔ ہین سب مچھلیان انکی تسبیح خوان

اور یک تنہ میرے ہے چادر پڑی ۔ کہی گوہر نور مین وہ بھری

ہوا اس سے روشن جہان یکقلم ۔ ترقی مین ہی روشنی دمبدم

زمین کی ہین سب کنجیان میرے ہاتھ ۔ اور ایک بات ہی اور بھی اسکے ساتھ

کہ اس خواب مین دیکھی ایک اور گیارہ ۔ ستارے زمین پر وہ مہ و آفتاب

ستارے ہین گیارہ مہ و مہر اب ۔ مجھے سجدہ کرتے ہین ہر ایک سب

اِذْ قَالَ یُوسُفُ لِاَبِیهِ یٰاَبَتِ اِنِّی رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِی سٰجِدِیْنَ

کہا بکہ یوسف نے اے میرے باپ ۔ مین گیا ستارونکو دیکھا ہی آپ

زبان سے جو لے نام کو غیر کے — محبت کا دعوی وہ مجھسے کرے
وہ جھوٹھا ہے عشق اسکو مجھسے نہین — اسیطرح جو مجھکو بھولے کہین
جسے کھانے پینے کی لذت ہوئی — اُسے کب ہماری محبت ہوئی
ہو جد لمین غیرون کا ہردم خیال — ہے جھوٹھا نہین عاشق ذو الجلال
وہ جھوٹھا ہے جو رات کو سو گیا — کہ اوقات اپنی یونہین کھو گیا
کسی نے یہہ پوچھی تھی عاشق سے بات — کہ سویا ہے تو ہیچ نا کل کی رات
کہا ہے قسم مجھکو محبوب کی — قسم ہے مجھے تیرے مطلوب کی
مین جب سے ہوا عاشق اس شکل کا — دن اور راتین نیند کا ذکر کیا
جب آیا ہو دنیا کی الفت کا حال — تو ہو ویگا کب عاشق ذو الجلال
یہہ یوسف نے کیون دن مین دیکھا خواب — بھلا اسمین حکمت تھی کیا سن جواب
کہ دو پہر مین آیا یوسف کا باپ — سلایا اسے گود مین لیکے آپ
وہ دیکھ اس کا اسطرح حسن و جمال — اٹھا دلمین یعقوب کے یہہ خیال
کہ حسن و لطافت مین ہے بے عیوب — یہہ یوسف ہے یا چاند سورج ہے خوب
یہہ خطرہ گیا جبکہ دلمین گذر — ہوا دیپ یوسف کے سب جلوہ گر
دکھایا اُنھے حق نے سب اسکا جاہ — کہ سجدہ کرین اسکو خورشید و ماہ
کہا پھیر او غصے یون باپ سے — کہا ہے عرض سُنئے میری آپ سے
تو دیکھا ہے یہہ چاند سورج کا حال — کرین سجدہ آگے ہر ایک سر کو ڈال

قال انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین

حکایت

قیامت تلک اسپہ لعنت رہی ۔ اور عندی بھی قارون تی تھی کہی

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ

اور عندی کے معنے سنو میرے پاس ۔ کہا اسکو قارون نے بے ہراس
کہا قوم نے جب یہہ قارون سے ۔ خدا نے دیا مال ہی یہہ تجھے
خدا کی بھی کچھہ راہ مین اسکو دے ۔ بلا دین و دنیا کی تجھسے ٹلے
کہا قوم علم ہے میرے پاس ۔ اسی سے بڑھا ہی یہہ سب میرے پاس
نہین مجھکو اللہ نے کچھہ دیا ۔ یہہ سب علم سے میرے حاصل ہوا
زمین کے تلے وہ بھی اور اسکا مال ۔ جلا جائے دھنستا ہوا کر خیال

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

کہا جب کہ فرعون نے لفظ لی ۔ سزا ڈوبنے کی اسے حقنے دی
بہت اسمین یعقوب رونے لگے ۔ اور آنسو سے منہہ اپنا دھونے لگے
کہا اسکو یوسف نے خوش کیون نہو ۔ بھلا غم کی کیا بات ہی وہ کہو
کہا مجھکو اسبات کا ہی الم ۔ خوشی جب گذرتی ہی ہوتا ہی غم
کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے ۔ کہ تعبیر پوچھون ہون اب آپ سے
کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو ۔ کسی سے بیان اسکا تم مت کرو
یہہ ڈرتھا کہین بھائیون سے کہے ۔ پھر ایک عمر بھر آپ دکھہ مین رہے
کہا تم کو مجھسے ہی الفت کمال ۔ کہو اس کی تعبیر کا کیا ہی حال

پھر آتش میں دوزخ کی دینا اسکو ڈال | بہت ہی بھرا یا ہے اسکا وبال

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰٓى إِخْوَتِكَ

کہا پھر یہہ اے میرے بیٹے عزیز | نکہہ بھائیوں سے تو اے باتمیز
کہاتیں خوابوں کا جسطرح حال | نہ کہیو کبھی اسطرح یہہ مقال

حکایت نا بر تمثیل

حکایت ہے اک پر سنا ای ہوشیار | کوئی شخص تھا شہ کا خدمتگذار
بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا | وہ مخصوص تھا شہ کی درگاہ کا
ہوئی ایکدن شہ سے یہہ واردات | بلا کر کہی اُس سے یک دل کی بات
کسو پر کہا بھید ظاہر نہ ہو | کوئی حال سے اسکے ماہر نہو
کہیں اُس مقرب کا تھا ایکیار | وہ بھید اُس نے اُس سے کہا ایکبار
کہا اُس نے یہہ بھید جا اور سے | خبر شہ تلک آئی کسی طور سے
کہا شہ سے یہہ اُسکے بدخواہ نے | دیا سولی اسکو بلا شاہ نے
گلے میں دیا لکھکے ڈال ایک خط | جو ظاہر کرے بھید شہ اُس نمط
بلاشبہ اُسکا یہی حال ہو | سزا اسکی یہہ ہے جو بدچال ہو
یہہ ہے حال دنیا میں جو نے لکھا | کہے بھید جو کوئی اللہ کا
خدا جانے پھر اسکا کیا حال ہو | قیامت میں کیا اپنے احوال ہو

فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا

إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنسٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

رن لوط نے لوط کا حال جانا — کہا قوم سے ان کی سب بر ملا
اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جانا — نبی کا کیا بھید سب پر عیان
خدا نے حکایت کہی تین کی — اُنھوں نے محافظت کی دین کی
چھپایا خدا نے ہی حفصہ کا عیب — وہ ہمانا لہ اللہ وانا نخب
کہا ابن عباس نے یہہ کلام — کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام
اکٹھے ہوئے گھر میں رُوبیل کے — سبھوں نے جمع مسجایہ آکر ہوئے
کہ یوسف کی تدبیر کچھ کیجئے — کسیطرح ایذا اسے دیجئے
ہوئے جمع ناحق پہ آپس میں جمع — امداد یہن گل ہوگئی انکے شمع
گئے بھول ساری ہدایت کی راہ — خدا نے کیا کام انکا تباہ
کیا قوم نے لوح پر اژدہام — ہوئی انکی جمعیت آخر تمام
کیا جمع انبار نمرود نے — بقتل خلیل آگ نمرود نے
ہوا قتل موسیٰ پہ فرعون جیت — محمد پہ تھے اہل مکہ کے ست
ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام — کسیکا نہ اُنکا ہوا جیت کام
یہہ ساری جماعت ہراساں ہوئی — نہ مشکل کوئی انکی آسان ہوئی
اسیطرح مومن پہ شیطان ہوئے — بہت جمع آخر پریشان ہوئے
ہوئے بھائی یوسف کے یوسف سے بد — لگے کرنے یوسف پہ ہر دم حسد
محبت تھی یعقوب کو بیشمار — نہ یامین و یوسف کے بن تھا قرار

حکایت

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

غرض پلصراطاب رصد کو تو جان | اسے ہونا برحق قیامت مین مان
کہا پھر یہہ موسی سے شیطان نے | شقیون کے سردار سلطان نے
وصیت کرون تجھکو ای نیکذات | نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات
سنو پہلے تم یہہ نہ کیجیو حسد | حسد ہی نہایت برا اور بد
کیا قتل پہلے جو ہابیل کو | حسد نے بڑہایا نہ قابیل کو
حسد کے سبب سے وہ کافر ہوا | جہنم کا در اسکو وا فر ہوا
تکبر نہ کیجیو یہہ ہی دوسری | نہ ہرگز اسے جانیو سرسری
کہون تیسری تجھسے وہ یہہ بات | بری ہووے تو جان عورتکی ذات
جہان ہوگے تم دو مین ہون تیسرا | بچو مجھسے پھر تم یہہ امکان کیا
اکیلا نہ ہونا تو عورت کے پاس | دہی کے بھروسے نہ کھانا کپاس
نہ مجھکو جدا آپ سے جاننا | جو کہتا ہون مین سچ اسے ماننا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے | فریب اور دغا سے موسی کو دے
فرشتہ فلک پر سے آنے مین آ | یہہ موسے اس وقت کہنے لگا
کہ بس ہوگئی اسکی حکمت تمام | نہین اور سننے کا اب تیرا کام
کہ شیطان دشمن ہی ظاہر ترا | ہر ایک کام مین ہیگا ماہر تیرا

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ

کہا جسطرح تونے دیکھا ہی خواب | اسیطرح ہوویگا ظاہر شتاب

كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

سمجھ لے تو اسکو نبی نے کہا
ہے اول نبی اور عالم کو جان
کرے علم دین کی جو کوئی طلب
ملایک رکھین اپنی بازو کو آ
ستارونمین جیسا ہو نور قمر
ہے دنیا مین اسکو بڑا مرتبہ
کرامت ہے عزت ہیبت ہے زور
شرافت نثار استی اور وقار
عطا اور رضا اور اجر کبیر
شفاعت ہے نعمت ہے اور ہے ثواب
دئے علم دین انبیا کو جو مین
جہانمین ہین سب جتنی چیزونکے نام

شفاعت کرین تین روز جزا
شہیدونکی پھر تو شفاعت کو مان
کھلے راہ جنت کی پھر اپنے سب
قدم کے تلے عالمون کے سدا
ہے عالم اور عابد مین فرق اسقدر
مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا
محبت امانت کو کر ہے تو غور
کرون اب درجات عقبی شمار
بزرگی و رحم خدائے خبیر
یہ درجات عالم کے ہین انتخاب
بیان انکا اب تجھسے کرتا نہین
دیا علم آدم کو انکا تمام

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

کتابت قلم دی ہے اور رسی کو ا
براہیم کو ہے جو علم جدال
دلیل اور حجت اسے دی بتا

شریعت کہا نوح کو جسنے دو
دیا حق نے اس علم کا سب کمال
کوئی اسپہ حجت مین غالب نتھا

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ

كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ

ہے بھیڑیا کیا یعقوب سے بولنا
سیم بات ہی اسکو مت بھولنا

ہی لڑکے پہ چھوٹے وحی کا اتار
کہوں یا نچوین کو سن اے ہوشیار

کہ یوسف کا ٹھہرا تھا تھوڑا ہی مول
چھٹی بھی خبر تجھسے دیتا ہوں کھول

وہ رونے مین جھوٹھے تھے بھائی تمام
جو رو رو دیا باپ کو آ پیام

کلام خدا جان تو ساتوین
کہوں تجھسے سن لے تو اب اٹھوین

جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام
تجھے مین مصری کے ہوئے تھے تمام

نوین یہ مصر سے جبکہ آیا عزیز
بہت مال رکھتا تھا ہر ڈھب کی چیز

سبھی مال دیکر خریدا اسے
تھا مول لینے مین صرفہ اسے

دہم آنا سب کا ہی یوسف کے پاس
یہان کیجئے قدرت حق قیاس

دسوں یہ اشارت و آیات ہین
سمجھ کے نصایح کی یہہ بات ہین

اِذْ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا

کہا بھائیوں نے جب آپس مین مل
کریا مین وہ یوسف کو البتہ دل

بہت باپ کا چاہتا ہی مدام
پڑا دل یہ دونوں کے الفت کا دام

اب ان دو کی ہمسے زیادہ ہے چاہ
نہین ہمسے الفت کی کچھ اسکو راہ

یہہ آیت کا تو جان مطلب ہوا
بیان یہہ جو آیت مین ہی سب ہوا

اب آگے کرو مین محبت کا ذکر
ذرا اسمین تو غور کر اور فکر

نبی نے کہا جو ہو محبوب رب
تو جبریل کو حکم ہوتا ہے تب

نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا | کہا سچا نہیں کام تدبیر کا
ہوئی انکی تدبیر بن ساری خلاف | رہے اپنے مطلب کے تئیں ہی معاف

إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۵۵

یہہ تحقیق جا تو ہمارا کلام | ہیں ظاہر ضلالت میں والد کے کام
سبب آیت کا اتنا یہہ مطلب ہوا | ضلالت کے معنے سمجھے دو ن تھا
ضلالت تو کہتے ہیں گمراہ کو | مراد اس جگہہ جا تو تم چاہ کو
جو یعقوب کو تھی محبت کمال | کہا اس لیئے یہاں یہہ لفظ ضلال
کہا جائیون نے جو یوسف سے آ | بہت اسکو الفت سے چھاتی لگا
کہ یوسف ہمارا پیارا ہی تو | حزو کے فلک کا ستارہ ہی تو
سنا ہمنے جھوٹا نہ تجھسے کلام | بتا خواب اپنی اب آکے تمام
پھر یوسف نے سنکر تامل کیا | بہت دیر تک سر کو اپنے جھکا
کہا دل میں اپنے کہوں گر یہہ خواب | تو پھر باپ کو اسکا کیا دوں جواب
اگر جھوٹھ بولوں تو لایق نہیں | کہ دل جھوٹھ پر میرا شایق نہیں
کروں کیا میں یہہ تو عجب پھیر ہی | کہا جائیون نے کہ کیا دیر ہی
نجی براہیم و اسحاق تو | کہ ہی راست گوئی میں اطاق تو
خبر اپنی اس خواب کی ہم کو دے | نہیں ہم کچھہ آگاہ اس خواب سے
کہا ہوکے لاچار یوسف نے خواب | دیا انکو جسطرح پوچھا جواب

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ

وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ

[illegible]

پھر اس بعد ہو قوم صالح تم — سعادت کا رشتہ نہ ہو تم سے کم
مراد اس سے توبہ بھی انکی ضرور — کہ توبہ کریں دیکھ کے قصور
مسلمان اگرچہ کرے سو گناہ — کرے دل سے توبہ نہ ہووے تباہ

حکایت

سنو ایک زاہد کے احوال کو — کہوں تم سے میں اسکے سب حال کو
خدا سے وہ غافل نہ تھا ایک نفس — عبادت میں گذرے تھے دو سو برس
اس عابد کے دل میں برس بیس سے — ارادہ تھا ملنے کا ابلیس سے
کہے تھا وہ اسکو ہوا کیوں خراب — لیا اپنے سر پر خدا کا عذاب
بہت غم تھا زاہد کو اسباب میں — ملا اسکو شیطان محراب میں
کہا کون ہے بولا ابلیس ہوں — بہت رنج اٹھایا میں اب کیا کہوں
ولیکن میں تجھپر نہ قادر ہوا — اثر تجھپہ میرا نہ ظاہر ہوا
تیری عمر جلنی گئی ای فقیر — ہے اتنی ہی باقی بحکم قدیر
سنا جب یہہ زاہد نے خوش ہو گیا — کہا دل میں یہہ ٹھٹھا ہے کہا
تیری عمر گذری عبادت میں سب — کہ اب کیجیے عیش دنیا طلب
یہہ دو سو برس میں رہیں جگہ چار — عبادت میں دیکھیں تو گذار
گناہوں سے توبہ تو کر لیجیو — رہ حق میں تو اپنا سر دیجیو
لیا دل میں اپنے یہہ جب سنے ٹھان — لگا فعل بد کرنے وہ بیگمان

[illegible]

[illegible]

يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

کہا کہنے والے نے انہین سے یون	نہ تم مارو یوسف کو ہے یہہ زبون
اندھیرے کوئے مین سے ڈال دو	یہہ آیت کے معنے ہوئے مان لو
یہودا جو بیٹا تھا یعقوب کا	منع قتل سے سنے سب کو کیا

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

مسافر کوئی اسکو لیجا نکال	تم اسطرح سے اسکو وہان سے ٹال

إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ

اگر تم کو کرنا ہی اس کام کو	کرو جو ارادہ دلون بیچ ہو
کہا جبکہ یوسف کو کیجئے تلف	گئے بھائی سب باندھکر صف کے صف
گئے سب اکٹھے ہو یعقوب پاس	بہت مضمحل اور بہت دل اداس

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ

کہا سب نے مل کے کہ اے بیکے بابا	تجھے کیا ہی ہمسے نہین کچھ لاپ
نہین ہم پہ یوسف کو [illegible] امین	ہمین سے ہوا تجھ کو یہہ بغض و کین
تو بھیج اسکو ہمپاس اے مہر دین	تو ہر بات مین کر ہماری یقین
یہہ آیت کا مطلب ہوا العزیز	سمجھ اسکو گر تجھکو ہی کچھ تمیز
سنا جبکہ یعقوب نے یہہ کلام	ہوا اسکا سب زرد چہرہ تمام
لگے کانپنے اسکے تب ہاتھ پاؤن	سنا اس نے جسوقت یوسف کا ناؤن

وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ

اسے بھیجنا ساتھہ ہم سب کے کل	چلین سارے جنگل کو گھر سے نکل
وہ کھیلے وہان جاکے اور کھاوے	خوشی اسکی خاطر کی ہو جائیگی

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ہم البتہ اسکے نگہبان ہین	نہ ہم اسکے کچھ دشمن بجان ہین
سنا جب کہ یعقوب نے انکا حال	کہا اسکا جانا ہی مجھپر وبال
وہ پتلی ہی آنکھونکی اور ہی حبیب	نہو مجھکو اسکی جدائی نصیب
کہا ابن عباس نے یون کہا	سبھی بھائیون نے پھر گردن جھکا
کہ ای باپ یوسف کی ہی آرزو	کہ کھیلے وہ ہم سب کے روبرو
کہا اسنے یوسف ہی لڑکا صغیر	نہو ناتھہ بھیڑون کے وہ دستگیر
کہا سب نے کسطرح لیجائینگے	اسیطرح تمپاس لے آئینگے

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

کہا مین یہہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم	میرے پاس اسکو نہ پھر لاؤ تم
یہہ ڈر ہی کہ بھیڑا انکھاوے اسے	کسی [illegible] کا درد آوے اسے
کہا ہی یہہ تفسیر والون نے یون	کہا باپ نے ذکر بھیڑیکا کیون
سبب یہہ کہ دیکھا تھا کیستے خواب	اور اس خواب سے اسکو تھا اضطراب
یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین یوسف پاس	اور یوسف سے انکو بہت ہی ہراس
اسی خواب سے اسکو ڈر ہو گیا	کہ بھیڑونکا دل پر خطر ہو گیا

کہا تیرے نزدیک حسرت بڑی | تبا مجھکو دنیا مین ہی کونسی
کہا کار دین سے جو غافل تمام | رہا اسکو حسرت رہیگی مدام

حکایت

اسیطرح یک اور سے رات کو | لگا پوچھنے کوئی اسبات کو
کہ حق نے تیرے ساتھہ کیا کیا کیا | تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے کرکے کھڑا | مجھے حق تعالیٰ نے ایسا کہا
محبت کا میری دیا تو تھا مدعی | بھلا پھر یہہ غفلت تو کیون مجھسے کی
اسیطرح یک شخص نے بایکو | جو رویا مین دیکھا کہا آپ کو
مین پوچھون ہون تبلاؤ کیا حال ہے | کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہی

حکایت

سنا ہی کہ یکشخص یکشخص پاس | عیادت کو آیا تو دیکھا اداس
وہ ہی خود مریض اور شاگرد سب | مین گرد اسکے بیٹھے ہوئے باادب
ولیکن وہ ہی روتا زار زار | کہا اسنے اتنا ہی کیون بیقرار
کہا سب نمازون کو روتا ہون مین | منہہ اپنے کو آنسو سے دہوتا ہون مین
کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام | کیا کام میرا سب اسنے تمام
بڑا مجھکو غفلت کا ہی دلمین درد | یہہ کہکر بھری اسنے یک آہ سرد
بھر ایک دم سرد اور مرگیا | وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا

کہا اسنے یوسف سے ای میری جان | تو اس باپ تھین کیا کرے گمان
کہا تب یہہ یوسف نے ای میرے باپ | مجھے ساتھ جانیکی رخصت دین آپ
کہ بھائی کرین ہین بہت مجھکو پیار | مجھے کچھ نہین وہان سے جانیمین عار
یہہ سنکر کہ یعقوب رونے لگے | وہ آنسو کے موتی پرونے لگے
کہا پھر یہہ یوسف نے کھا کے غم | کہ مجھکو اب اسبات کا ہی الم
کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا | مجھے صبر تو بن بہت کم رہا
رہون زندہ کیون کر جو تو جاوے دور | کہ تو ہی میری آنکھ کا بلکہ نور

حکایت

کہا ہی ابراہیم نے یک جوان | نظر مجھکو آیا بہت ناتوان
نحیف اسکا جسم اور ضعیف اسکا تن | وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن
وہ کرتا تھا کعبے کا یکدن طواف | کہا مین نے اس سے یہی صاف صاف
کہ کیا حال تیرا ہی کہہ مجھسے تو | نہین مین نے دیکھا تجھے خوش کبھو
کہا یک پریکا ہوا مین غلام | میرے دل پہ الفت کا مارا ہی دام
کہا مین نے نزدیک ہی یا کہ دور | کہا ہی وہ ہر وقت میرے حضور
کہا مین نے تابع ہی وہ یا نہین | ملے ہی کبھی یا کہ ملتا نہین
کہا میرے تابع ہی فرمان پذیر | نہین حسن مین اپنے رکھتا نظیر
موافق کہا مین نے اور پاس ہی | تو پھر تجھکو اسطرح کیون یاس ہی

کہا بھائیون نے پھر اسکے سپرد
زمرد کی جو تھی چھڑی اسکے پاس
اور ایک جسمین رکھتے ہین زاد سفر
دیا کوچ کہو قت زاد اسمین بھر
اور اسحاق نے زاد یعقوب کو
رکھا اسمین یعقوب نے کچھ طعام
اور ایک ساتھ پانی کا برتن کیا
چلا ساتھ یعقوب چند یکقدم
رہا باپ جبتک تو تھا یہہ عجب
جدا جبکہ ہونے لگے باپ نے
کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز
ہشو تم ہو دلمین کرو کچھ خطر
کہا پھر یہہ بیٹونکو یعقوب نے
نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا
خدا واسطے تم سے ہی یک سوال
جو یوسف ہو بھوکا تو دیجو طعام
تھکے ماندگی سے اگر راہ کی

کہ وے تھے بزرگ اور یوسف تھا خورد
چلے لیکے وہ اسمین پھر اس
خلیل اسکو رکھتا رہا بیشتر
براہیم نے آگے پھر پیر
اسمین دیا تھا نام اسکو سنو
اور انواع میوے سب اسمین تمام
اسے بھرکے پانی سے انکو دیا
کہ دیکھے سے یوسف کے گھٹ جائے غم
اٹھائے تھے یوسف کو مونڈھے پہ سب
لگے عرض کرنے وہ سب آپسے
ہمین اس سے بہتر نہین کوئی چیز
کہ یوسف ہمارا ہی لخت جگر
غمین ہوکے اسکے ہے محبوب نے
سدا دلمین تم رکھیو خوف خدا
اسے مانیو پھر ایزد تعال
خبر اسکے پانی کی لینا مدام
قسم ہے تمہین پاک اللہ کی

یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین گرد اسکے سب ... نہین اُن پہ یوسف کا چلتا ہے بس

ہر یکطرف سے اسکے کرتے تھے زور
اسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور

گئی اسمین تھوڑی نہ نین وہ انکی پھٹ ... نکلا کے یوسف کو آیے سمت
اُٹھی چونک پھر ہو کے وہ بیقرار ... لگی رونے جلدی سے یک چیخ مار
اسیوقت آئی وہ پھر باپ پاس ... نہایت ہی غمناک چہرہ اداس
جو دیکھا تو جاتے ہین بھائی تمام ... کھڑے ہینگے یعقوب علیہ السلام
کھڑے دیکھتے ہین وے اس راہ کو ... سبھی بھائیونکو اور اس ماہ کو
کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ ... گیا وہ نہ آویگا پھر میرے ہاتھ
کہا مین نے بیٹونکو سونپا اُسے ... ملاوے خدا ہمسے پھر لا اُسے
کہا انکو سونپا ہے تا وے تمام ... کرین اپنی خدمت کا اُسکو غلام
جو تقدیر مین تھی وہی آ ہولی ... نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی
اسے فرصت اسجا پہ تھوڑی ہولی ... گئی انکے پیچھے وہ دوڑی ہولی
گئی دور سے جان اسکی تھنک ... پکڑ کر کے یوسف کو گئی وہ لٹک
کہا بھائی تجھکو بچھوڑونگی مین ... ذرا منہہ کو تجھسے نہ موڑونگی مین
لگی رونے آنکھون سے آنسو بہا ... کہ یوسف تو ہمراہ انکے نجا
ذرا میرے اوپر تو کرنا نظر ... تیرے غم سے گھر مین جاونگی مر

اسطرح تو عبد مومن آ جان
وہ جبتک کے مولا کے ہی آپ پاس
ہوا جبکے مولا سے اپنے ہوا
گئے بیچ یوسف کو بھائی تمام
ہوئی جاکے وہان سبکی پہہ گفتگو
پہر آئی جس سے یکایک ندا
میرے پاس قتل اسکو کیجیو تم
کسینے کہا کچھ نہ سن التفات
ہوئی ایک درندیکی پہر یہہ ندا
اگر قتل یوسف کو تمنے کیا
تمہارے ہین جتنے مواشی تمام
سنا سبنے اسکو ولیکن غضب
پہر آئے چراگاہ مین اپنی سے
وہان ایک رسی سے باندہا اسے
بہت اسنے گریہ و زاری کیا
کہ یعقوب تک مجہکو لیجائیے
کسینے سنا نہ اسکا کلام

رہا گرد مولا پہ ہی بار بار ان
نہین اسکو ابلیس سے کچھ ہراس
ہوا بندہ آخر وہ ابلیس کا
طرف کو وہ کنعان کے عقل خام
کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو
کہ ہی قتل یوسف کا بس ناروا
کہ ہوتے ہین اسسے نبی ہوش گم
وہی قتل کی دلمین ٹہانی تھی ٹھان
اس اولاد یعقوب سے برملا
تو پہر سخت آویگی تم پر بلا
درندونکا ہو قوت وہ لاکلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
کیا سب نے مل سخت رسوا اسے
لہو اپنی آنکھوں سے جاری کیا
خطا میری کیا ہی یہہ بتلائیے
کہا کیجئے کام اسکا تمام

کہا اُسنے اے میرے دامن تلے
بلا سر سے تیرے کسی ڈھب ٹلے

کہا بھائیون نے یہود اسے ہم
کہ تو عہد سے اب ہمارے پھرا

کہا پھرنا اس عہد سے خوب ہے
مجھے اب یہی بات مطلوب ہے

اگر قتل یوسف کو کرتے ہو تم
تو پہلے کرو مجھکو دنیا سے گم

نبی نے کہا ظلم سب ہے سیاہ
نہ چھوڑونگا تا حشر ظالم کو راہ

مریگا نہ ظالم مگر ہو فقیر
اُٹھیگا قیامت مین ہوکر حقیر

اندھیرا رہے قبر مین ظلم کا
رہے حشر تک اسکے سر پر بلا

خدا کا ہے ظالم پہ غصہ مدام
ہے محروم رحمت سے وہ لا کلام

قیامت مین جو شخص مظلوم ہے
پکڑ ہاتھ ظالم کا اُس سے کہے

کہ میرا ترا آج انصاف ہے
یہہ جھگڑا میرا اس گھڑی صاف ہے

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام
نہوگا کہین اسمین نیکی کا نام

کہیگا الٰہی میری نیکیان
لکھی تھی جو ساری گئی اب کہان

یہہ ہو حکمنامہ مین مظلوم کے
تیرے کام نیک اسمین سب ہین لکھے

کہے جبکہ مظلوم یارب پکار
تو کہتا ہے اسکو خداوندگار

ندا اسکو دیتا ہے لبیک کی
کہ دنیا مین ایذا جو تجھکو ملی

قیامت مین لونگا مین بدلا ترا
نہ لونگا تو تجھسے مین ظالم ترا

ارادہ کیا قتل یوسف کا جب
ہوئے جمع پھر قتل کرنے کو سب

ستر اسکو جب اپنا آیا نظر ‌ ڈھنکا ہاتھ سے اپنے اسوقت پر

کہا بھائیون سے دو کرتا میرا ‌ ڈھنکون ستر اپنا برائے خدا

یہان مین ڈھنکون اس سے اپنا بدن ‌ کوئیمین یہی ہوگا میرا کفن

دیا اسکو اسباتکا یون جواب ‌ کہ کرتا تجھے دیگی اب تیر خواب

تو سورج کو اور چاند کو اب پکار ‌ تو گیارہ ستارونکا آواز مار

گئے بھول تجھکو وہ سب اسگھڑی ‌ تیری جان پر آکے آفت پڑی

قمیص اسکا کرنے لگے جب جدا ‌ دیا دوسرا ہاتھ اسکے لگا

جدا انکے ہوتا نہ تھا ہاتھ سے ‌ نچھوڑے تھا کرتا انکو دو ہاتھ سے

کہ شمعون نے کود کے بیدھڑک ‌ لیا ہاتھ سے اسکے کرتا جھٹک

گلے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال ‌ کوئے کیطرف کو چلے جلد چال

کوا تھا کہ قہر الٰہی تھا وہ ‌ کہ جسے کھدا تا بابا ہی تھا وہ

سراسر وہان خار اور سنگ تھا ‌ وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا

کھدایا تھا شداد بن عاد نے ‌ کیا اسکو تیار شداد نے

اسے کھودتے مین کہون تجھسے سب ‌ لگے ایکہزار اور دو سو برس

جہنم کا قعر اسکے آگے تھا گرد ‌ ہوا اسکے آگے تھی دوزخکی گرد

پکڑ کر کے دونو طرف سے رسن ‌ کوئے مین کیا سارا یوسف کا تن

وہ آدھے کوئے تک نہ پہنچا تھا ‌ دیا کاٹ رسی کو کارد سنگ دیے

پڑھا اسنے یوسف کا قصہ تمام — صحیفہ مین ذکر اسکا آیا مدام

خدا اسکو غم سے نہ کرتا ملول — دعا اسکی سب جلد کرتا قبول

کہا اسنے اے میرے پروردگار — میرا دل ہے یا یوسف پہ بے اختیار

نکر قبض میری تو اب جان کو — دکھا مجھکو اس ماہ تابان کو

کیا حکم حاکم بلا ریب نے — ندا اسکو دی ہاتف غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہووےگی جان — رہیگا تو مدت تلک بے گمان

زمانہ میں یوسف کے پاویگا تو — ملاقات کو اسکے جاویگا تو

ولیکن جو شداد کا ہے کوا — تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا

وہ جب اسمین آکر کے داخل ہوا — یہہ مطلب وہین اسکا حاصل ہوا

عبادت وہ کرتا تھا اس چاہ مین — وہ ہر وقت یوسف کی تھا چاہ مین

ہمیشہ اسکے کھانیکو جنت سے یار — خدا بھیجتا تھا اسے یک انار

وہان شمع کی اسکو حاجت نتھی — کہ تھی روشنی وہان پہ قندیل کی

ہوا اسطرح پر جو حکم خدا — وہان ایک قندیل روشن ہوا

محبت مین مخلوق کی یہہ کرم — خدا نے کیا اسپہ یہہ دمبدم

خدا کی جو خالص عبادت کرے — تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے

یہہ رہتا تھا عابد کوئیں مین مدام — خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام

یہان تک کہ یوسف گرا چاہ مین — زمین تک نہ پہنچا تھا وہ راہ مین

مراس جگہہ پر ہی انکا ظلال | یہہ دو تو صفت مین ہی وہ بیمثال
سزاوار بندیکو ہرگز نہین | کہ ان دو توصفتون سے ہو قرین
اجالیسے حق نے نکالا اُسے | کوئے کے اندھیر مین ڈالا اُسے
سبب یہہ کہ جب مصر کا بادشاہ | ہو یوسف تو اسکو رہے یہہ نگاہ
کہ حکم خدا کا ہوا صیدو | نہ ہرگز کسو کو کرے قیدو

فلما ذهبوا به وأجمعوا أن يجعلوه في غيابة الجب وأوحينا إليه

گئے لیکے یوسف کو جنگل مین جب | اٹھے ہوئے اسجگہہ سبکے سب
ہوئے سب کے سب جمع اسبات پر | کہ ڈالین کوئین اسے باندھکر
کوئین خبر ہمنے یون اسکو دی | کہ یوسف خفا تو نہو جو کبھی
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ | بہت تجھکو دیوینگے ملک و سپاہ
تیرے بھائی ہوکر کے سارے ذلیل | تیرے پاس آئینگے ڈھونڈھکین سبیل
فقط وحی کا ہوگیا یہہ بیان | سبب اسکا کیا تھا کرو ہمین عیان
کہ یوسف کی کچھہ اسمین تسکین ہو | اور اسکی ذرا عز و تمکین ہو

لتنبئنهم بأمرهم هذا

کہ البتہ تو انکو دیگا خبر | اُنھون نے کیا ہی جو کچھہ شر

وهم لا يشعرون

نجانینگے بھائی تجھے دیکھکر | جب اسکام کی ان کو دیگا خبر

نهین آتی یوسف کی صورت نظر   پڑی ہمپہ کوئی مصیبت مگر

قالوا یا ابانا انا ذهبنا نستبق

کہا سب نے ای باپ جنگل مین جا   ہوئے جمع ہم سب کہ دوڑین ذرا
یہہ دیکھین کہ آگے بڑہے کون ہیا   رہے جو کہ پیچھے وہ ہی سست تہا
یہہ سبقت کے معنے مین اسپے مراد   اور ایک اور یہہ اسکو بھی کہتو یاد
کہا یہہ کہ آپسمین پھینکنگے تیر   بڑہے جسکا آگے وہی ہی امیر

وترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صادقین

بٹہا ہمنے یوسف کو کپڑونکے پاس   گئے دوڑنے سب کے سب بیہراس
کہ اتنے مین بہیڑا اُسے کہا گیا   یقین تجھکو ہوگا کب اسبات کا
اگرچہ ہم آپسمین ہین راست گو   ولے اسکو کب راست جانے ہی تو
یہہ آیت کے معنے ہوئے ہین بیان   اب آگے سنو اسکی یہہ داستان
سنا جب کہ یعقوب نے یہہ کلام   ہوا کام گویا کہ اسکا تمام
گرا کہا کے غش اور گیا دل دہڑک   غشی مین رہا شام سے صبح تک
لگے رونے اولاد اسکی تمام   کہا سب نے بیجا ہوا ہم سے کام
کیا قتل بہائی کو اور باپ کو   گنہگار ہم نے کیا آپ کو
قیامت کو کیا دینگے اسکا جواب   خدا جبکہ لیویگا ہمسے حساب

پھر آئی افاقت تو رویا بہت — دل و جان کو اپنے کھویا بہت

کہا اُسنے رو رو کے اے ہمدرد دوست — توہی مغز ہی اور مین صرف پوست

تیری مجھکو امید چھوٹی نہین — ملاقات کی آس ٹوٹی نہین

تو سچا ہی اور ہی ترا خواب سچ — رہیگا تو آفت سے البتہ بچ

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے — پر اب چین کسطرح آوے مجھے

سلاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام — حفاظت ہیری تیری آئی نہ کام

پھر جا کرکے پھر کوہ پر کی ندا — بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ ای جتنے ہو تم وحوش و طیور — درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

میرے تمنے یوسف کو کیون کھا لیا — مجھے کس لئے تمنے یہ دکھ دیا

سنا ہی کہ جتنے وحوش و طیور — جہانتک کہ رہتے تھے نزدیک و دور

پرند اور چرند اور درندے تمام — وہ اسدن بہن روتے رہتے تا شام

قمیص اسکا چھاتی سے اپنے لگا — ہر ایک جا پہ دیکھے تھا آنکھین جھکا

نہ مٹی نہ پنجونکا اسپر نشان — نہ دانتون کا لگنا کچھ اسپر عیان

وہ مکر اُنکا اسوقت ظاہر ہوا — فریبون سے اُن کے وہ ماہر ہوا

پھر جانا کہ ہی یہ بناوٹ تمام — جو کہتے ہین ہی جھوٹھ سارا کلام

کہا پھر یہ اولاد سے کھا کے غم — ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم

کہ یوسف کو پھاڑا درندون نے آ — قمیص اس کا کس طرح ثابت رہا

بہہ جانا کہ بھیڑا تو حیوان ہے | کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے
بچھا جال جنگل مین جا بید رنگ | لیا پھانس یک بھیڑیا لال رنگ
بہت عمر سے ہوگیا تھا ضعیف | نہایت ہی بوڑہا تھا وہ اور نحیف
پکڑ کر اُسے باندھکر دست و پا | کیا سامنے باپ کے لا کھڑا
کہا اُسنے اے بھیڑئے سنگدل | تو ہوتا نہین میرے آگے خجل
کہ یوسف تھا میرا وہ بدر منیر | کیا تونے جنگل مین کیونکر اسیر
نہ کی تونے پیری پہ میری نظر | گیا اُسپہ دانت کو تیز کر
کہا بھیڑیا سر جھکائے ہوئے | کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے
وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے ہوا | لگا درد سے رونے سر کو جھکا
پھر آخر کو یعقوب نے یون کہا | سر اپنا طرف آسمان کے اُٹھا
کہ اے میرے خالق خدائے کریم | نہین کوئی تیرا شریک و سہیم
برائے براہیم و اسحاق تو | کہ اس بھیڑئے کو ذرا طاق تو
برائے محمد کہ ہے اسکا نام | فلک اور زمین بیچ روشن تمام
ذرا اس درندیکو دے تو زبان | کہ ہے حال جو کچھ کرے سب بیان
ہوا اسکو اسوقت حکم خدا | کہ ہاتھ اپنا تو اسکے سر پر لگا
پھر اس سے یہہ کہہ بول از حکم حق | وہی کہیو جو کچھ کہ ہے راست و حق
کیا اُسنے جسطرح حق نے کہا | لگا بھیڑیا بولنے مرحبا

کدھر سے تو آیا کدھر جائیگا — سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے مین چلا طرف شام — کیا مین نے طے یون یہہ رستا تمام

کہ یک بھائی میرا ہوا ہی جدا — زیارت کرون اسکی بہر خدا

کہا پھر یہہ یعقوب نے کس لئے — بتا مجھکو جاتا ہی تو جس لئے

کہا میرا دادا جو ہو کر اداس — گیا ایک دن تیرے دادا کے پاس

وہ دادا تیرا ہی براہیم نام — کیا میرے دادا سے تھا یہہ کلام

جو کوئی زیارت کو بھائی کی جائے — خدا کے لئے وہ قدم کو اٹھائے

وہ اسکا ہو بھائی و یا ہو قریب — و یا دوست اسکا ہو یا ہو حبیب

تو دیوے خدا اسکو نیکی ہزار — اور اتنی بدی اس سے دیوے اتار

اور اتنے ہی درجے خدا اسکو دے — بلا شک سے باغ جنت ملے

جو البتہ بھائی سے کوئی ملا — ملے اسکو دیدار اللہ کا

ملا جو کوئی بھائی سے بھائی جا — ملاویگا اسطرح انکو خدا

وہ اسطرح سے دونو گویا ملے — شہادت کی انگلی سے وسطی ملے

سنا اپنے دادا سے مین یہہ کلام — سو اسواسطے مین چلا طرف شام

کہ بھائی سے اپنے مین جا کر ملون — یہہ رستہ پڑا وہانپہ جا کر کے یون

کہا باپ نے پھر یہہ اولاد کو — کہ تم یہہ حدیث اس سے جلدی کہو

کہا بھیڑئے کو کہ پھر تم سے — ہی بہتر کہ کچھ فایدہ ہو جسے

نہ وے جن سے ہین اور نہ انسان سے | کہون ان کو ہمہ جنس حیوان سے

ہی اول یو بچھڑا وہ یعقوب کا | کہ جس نے سب احوال اس سے کہا

دویم ناقہ سوم سگ اصحاب کہف | کہ جھ شخص تھے سب وارباب کہف

وہ چوتھا گدھا ہی کہ عیسی آ | ہوا کرتے اسپر سن سے ہوشیار

ہی خچر نبی کا توسن یا یحیی | پھر اور جانور کوئی ایسا نہین

سوا انس و جن کے ہی جنت نصیب | اسے سن لے ہی یہہ حکایت عجیب

قال بل سولت لکم انفسکم امرا

کہا سکھارے یہہ نفسونکا کام | ہوے اپنے نفسون کے تم یار رام

کہا عشق نے تم کو آخر خراب | تھا قتل یوسف کا تمکو صواب

کیا نفس کا اسلئے یہان بیان | کہ ہوتی ہی اس سے بدی سب عیان

حکایت

کرے ہے روایت حسن ابن زید | کیا باپ کو موت نے اسکے قید

مرے پر گئے تھے برس دو گذر | پڑا خواب مین باپ اسکی نظر

بدن پر تھے کپڑے برے ہاے کے | بری شکل کے اور برے حال کے

کہا مین نے بابا یہہ کیا حال ہی | مگر تجھپہ کچھ سخت جنجال ہی

کہا کیا کہون اپنا بابا میان | دیا نفس نے آگ مین مجھ کو ڈال

نہ ہوتا کبھو نفس کا رام تو | کبھی پھر نہ پاوبگا آرام تو

تو ہو باغ جنت کا اسکا مقام ۔ سمجھ لو اسے ہی خدا کا کلام

قوله تعالیٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

سبھی سنکے خاموش ہو ہٹ گئے ۔ طرف حامد کی تشنہ سے گئے

حکایت

حکایت ہی اسپر کہوں اور بھی ۔ سمجھ اسکو تم ہی کہ تھے عورتی

کہ حجاج کے قید مین ایک مرد تھا ۔ پھنسا اسکو پوچھا سبب رو زورد

کہ کیون قید مین میرے تو آگیا ۔ خطا کیا ہوئی تجھسے سچھ کر بتا

کہا ایک میرا پڑا تھا رفیق ۔ نہایت محب اور نہایت شفیق

اور ایک اسکی عورت تھی صاحب جمال ۔ بلایا مجھے اسنے کہکر یہ حال

کہ ایک خط ہی پڑھ جا اسے آنکے ۔ گھیا ہاں مین گھر دوست کا جانکے

لگی کرنے ادھر ادھر کی وہ بات ۔ کہ اسنے مین جاتی رہی شتی رات

پکڑ ہاتھ میرا لگی کھینچنے ۔ محبت کے رشتے سے اپنے کھینچنے

کہا گر کریگا تو انکار اب ۔ نہ حاصل ہو گر تجھسے میری طلب

پکارونگی آواز دونگی بزور ۔ کہ دیکھو یہہ آیا ہی گھر میں چور

چھڑا ہاتھ بھاگا مین آخر دران ۔ پیادون نے پکڑا مجھے غیر جان

مجھے دیکھ نہین کوئی اسکے سوا ۔ کہ ہو یار کے گھر مین مجھے خوف

خلیل اور اسحق کے واسطے — گنہ میرے یا رب تو اب بخشدے

یہہ دیکھ اسکا رونا فرشتے تمام — لگے رونے اور بولنے یہہ کلام

کہ یا رب یہہ کیا ہے رونا کہ ہم — لگے رونے جسکے سبب یکقلم

ہوا حکم جبریل کو جا شتاب — ہمارے طرف سے کر اسکو خطاب

کہ رب نے تیرے تجھہ پہ بھیجا سلام — تیرا رنج بھی اب ہوا سب تمام

کہا آکے جبریل نے کہا نہ غم — ہوا تیرے خالق کا تجھپر کرم

ہوا حکم یون اب کوئیں سے نکال — تجھے جلد دینگے بہت ملک و مال

تیرے دینگے یعقوب کو صبر ہم — کسیطرح کا اب نہ آویگا غم

تجھے مصر کی دینگے شاہی مین — کرینگے تجھے اس جگہہ کا امین

کہا پھر یہہ جبریل نے ایک دعا — بتاؤن کہ ہو اس سے حاجت روا

کہا مجھکو اسوقت بتلا ضرور — کہ ہو غم میرا اسکے پڑھنے سے دور

کہا اس دعا کو پڑھا کر مدام — برآویگا سب تیرا مطلب تمام

دعا کا مین ہندیمین مطلب کہون — جو کچھ اسمین ہے مندرج سب کہون

مضمون دعا

الہی تو ہی ہے اکیلون کا یار — غریبون کا صاحب ہے اور غمگسار

تو شاہد ہے اسکا جو ہو مبتلا ئے بلیات — ہلاکت مین جو ہو اسے دے نجات

ترا آسرا ہی دریا مین ڈوبے کو تو — کہ ہر رنج و شدت مین صاحب ہے تو

نکال اسکو آگے کیا ہی کھڑا
لگا اسپہ برسانے یاقوت و دُر
اُٹھا نہیں سب بند نے پھر کہا اُسنے جا
کہا اسنے گرد و تود نیار دے
جو مانگا تھا اسنے دیا اسکو لا
کہ کنعان مین تجھکو ملے یک غلام
غنی ہو تو اسکے سبب سے نکال
بچے اسکی برکت سے دوزخ سے تو
قیامت تلک نام تیرا رہے
سنا جب کہ مالک نے یہہ ماجرا
سفر کا ہوا اسکے سننے سے عشق
وہان سے کنعان کو آیا شتاب
لگا دیکھنے پھر وہ آکر وہان
کہ اتنے مین ہاتف نے آواز دی
یہی تعبیر رویا کو پنجاہ سال
پھر آیا وہ ہٹ کر مکانکی طرف
پھر آ مصر مین یہہ کیا اسنے کام

پھر اک ابر آیا بہت زور کا
کیا اسنے جن چلکے صندوق پہ
کسی شخص سے اسکی تعبیر کیا
مین تعبیر اسکی بتاؤن تجھے
وہین اسنے تعبیر دی یون بتا
کہ ہووے غلام اسکی خلقت تمام
قیامت تلک کم نہو پھر وہ مال
ملے تجھکو جنت بلا گفتگو
بنا خوب سب کام تیرا رہے
کیا قصد دلمین وہین شام کا
بہت کر کے کوشش گیا وہ دمشق
اقامت یہان کی بصد اضطراب
زمین کو کبھی اور کبھی آسمان
کہ اے شخص جلدی نہ کرنا ابھی
کہ تا راست ہووے وہ تیرا خیال
تردد مین ملتا ہوا دو نو کف
برس مین وہ دو بار جاتا تھا شام

کوٹھے کی گیا خاک پر آ کے لوٹ — ہوا عشق یوسف میں وہ لوٹ پوٹ

پکڑا ہی گدھے اس گدھے سے تو ہوش — کہ خالی کیا تو جھسے اپنا دوش

تب آ کر کے یوسف سے وہ مل گیا — خدا پر اگر ہے تیرا دل گیا

اتارا اپنے موڈھوں سے دنیا کا بار — سبک ہو تو پاویگا اسجا پہ بار

وہ مالک جو تھا دیکھ ابن ذعر — نہ اسلام تھا اسمیں باور تو کر

طلب میں وہ یوسف کی مدت سے تھا — پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا

مسلمان طلب جو خدا کی کرے — بھلا اس سے محروم کیونکر رہے

رہے تین دن اسمیں یوسف پڑے — کوئیں کے ہوئے بخت اس سے بڑے

ہوا جب کہ جو تھا ذن ایام سے — وہان آ گیا قافلہ شام سے

رئیس اس کا تھا مالک ابن ذعر — ادھر آ گیا راہ کو بھول کر

روایت ہے آنیکی اسطور بھی — ہوئی اسمیں یک واردات اور بھی

کہ اولاد یعقوب کے آ گئے — یہاں آ کر کے تاجر کو فرما گئے

کہ یہان اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم — چراگاہ میں مت خلل لاؤ تم

کہا سب نے کھانا ہے تیار اب — چلے جائیں گے کھا کے ہم سب کے سب

دیا ان کو مالک نے کھانا بہت — وہ سب قافلہ میں تھا دانا بہت

وے شرما گئے اور اترنے دیا — انھیں چاہ کے گرد پھرنے دیا

کوٹھے پر جو مالک نے کی ٹک نظر — جو دیکھے تو ہے نور وہان جلوہ گر

گیا آپ ہمدم سے گرا پنا مول
خدا صورت و جسم و اعمال کو
دل اور نیتوں پر رکھے ہے نظر
ہوا ڈول جب وقت یوسف کے ہیں
لگا کھینچنے ڈول کو جسکے تئیں
جو دیکھا تو ہے ڈول بھاری بڑا
جو دیکھے تو ہے چاہ نخشب کا چاند
ندا کی خوشی سے کہ ہذا غلام
کہی کعب احبار یوسف کی شان
جو دیکھیں تو آنکھیں تھیں کحل تمام
مجعد تھے بال اسکے سب بیچدار
سیرین اور بازو تھے فربہ تمام
تبسم میں اسکے جو کچھ نور تھا
جو ہوتا کبھی رات کو بیحجاب
خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
جو صورت تھی یوا دم کی قبل گنہ

نہ کچھ اسکی قیمت نہ کچھ ہیگا تول
نہیں دیکھتا اور نہ اقوال کو
ہنر کا یہہ تھا قول باور تو کر
گیا ڈول میں بیٹھ وہ بے ہراس
کہا بخت نے کی ہے کچھ یاوری کا
لگا دیکھنے ڈول کو سر جھکا
مہ و مہر بھی اسکے آگے ہیں ماند
جسے ڈھونڈتے عمر گذری تمام
کہ صورت کا اسکے نہیں کچھ بیان
سپیدی سیاہی میں حیران صبح شام
ہر ایک بال میں پیچ ہے جس ہزار
کمر کا گویا ہیچ میں تھا نہ نام
بیاں کس سے ہووے یہہ مقدور کیا
تو گویا کہ آیا نکل آفتاب
اسے حسن و صورت کا مالک کیا
وہ یوسف میں آئی بلا اشتباہ

قال یا بشری هذا غلام

اسیطرح حق دیکھے ایمان کو
خدا نے رکھین پانچ چیزین چھپا
ہے پانچون نمازون مین وسطی نماز
اور آیات مین اسم اعظم چھپا
ولی و خدا مومنون بیچ جان
اور جمعے مین ہے ایکساعت چھپی
شب قدر رمضان مین سارے جان
سبب یہہ کہ شوق اُن کو غالب رہے
کہون پھر یوسف کے مین حال کو
بیان ابن عباس نے یون کیا
کوئے مین جو جا نکالا تو یوسف نہین
لیا گھیر جا کرکے بھائیون کو
کوئے مین پڑا تھا یہ میرا غلام
جو دیتے ہو دو ورنہ آواز سخت
تمھاری نکلجائے جسمون سے جان
نکالا پھر آخر کو اُٹھکر اسے
لگا پھیر یوسف وہان کانپنے

نہ دل کو وہ دیکھے نہ وہ جان کو
نہین اُنپہ واقف کسیکو کیا
وہ ہے کونسی کچھ نہ کھولا ہے اُن
نہین جانتا کوئی ہے کون
ولی کا بھی ظاہر نہین کچھ نشان
کوئی اُس سے واقف نہین ہے کبھی
نہین کوئی ساعت مقرر تو مان
ہر ایک وقت شخص اسکا طالب رہے
بیان کچھ کرون اسکے جنجال کو
کہ بھائی جو یوسف کے اسجا پہ آ
نہین اس کا ملتا پتا کچھ کہین
کہا تم مین ہے ایک غلام اسکو دو
نکالا ہے تمنے اُسے لاکلام
کرین اسطرح سے کہ اڑ جائے رخت
نہ باقی رہے کچھ تمھارا نشان
لے آئے وہان سامنے سب اسے
منہہ اپنے کو ڈر سے لگا ڈھانپنے

اگرچہ ہی مالک بہت مال کا | ولیکن یہہ قیمت نہو گی ادا
جو راضی ہو دیکھو بہت کم میں کچھ | میرے پاس تھوڑے ہیں درہم ہیں کچھ

وشروه بثمن بخس دراهم معدودة

عوض میں ثمن کے کہ تھا وہ حرام | دیا بیچ یوسف کو با عقل خام
ثمن میں لئے اس سے چند یک درم | دیا بیچ یوسف کو بخوف و غم
کہوں بخس کے معنے آئے حرام | یہی ابن عباس سے ہے کلام
کہا ابن عباس نے بحط | عوض بیس درہم کے اسنے لیا
روایت ہی بائیس درہم کی بھی | کتابوں میں کچھ اس سے ہی کم کی بھی
دیا ہاتھ تاجر نے کیسے میں ڈال | دسے درہم انکو اسیدم نکال

وكانوا فيه من الزاهدين

وے سب بھائی یوسف کے بیزار تھے | بکے چند درہم کو اس واسطے
روایت ہی موسی علیہ السلام | ہوئے یکدن ابلیس سے ہمکلام
کہ سجدہ نہ آدم کو تونے کیا | بھلا اسمیں دیکھا تھا کیا فایدا
کہا میں ہوں عاشق خدا کا تمام | مجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو | جو قایم رہے دیکھ اس نور کو
تیری عقل اسوقت جاتی رہی | نظر طور کی طرف تونے جو کی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب | تو ملتا اسیوقت دیدار رب

کہا اسکو مالک نے یوسف تو آ
منگا کر پھر یک صوفکا پیرہن
پھر یک طوق و زنجیر اسنے پکڑ
دیا طوق و زنجیر مینا اسکو ڈال
لگا کوچ ہونے جو تجار کا
اجازت اگر مجھکو یک دم کی ہو
کرون بھائیون سے مین جا کر کلام
کہا جا تو اور وہ چلا وہان سے تھا
چلے جلد تا وہ نہ آوے یہان
جو دیکھا کہ بھائی ٹھہرتے نہین
پکارا انھین ور رونے لگا
گلے طوق زنجیر پاؤن مین تھی
گئے پاؤن زنجیر سے جو پھسل
یہودا اکا دل ہو گیا دیکھ نرم
ذرا ٹھہرو یوسف کرے ہی کلام
وہ جا پاس ہر ایک کے پاؤن پڑا
لگا پاؤن کو چومنے سب کے وہ

وہ نزدیک سب یک کھڑکر گیا
ڈھکا اسنے یوسف کا سارا بدن
دیئے ہاتھ گردن کو اسکی جگر
ہوا رنج یوسف کو اس سے کمال
تو یوسف نے مالک سے اپنے کہا
کمی میرے اس درد اور غم کی ہو
مین اون چھوٹے بھائی کو دیتا پیام
جو بھائیون نے دیکھا تو پاؤن اٹھا
ہوئے اس جگہہ سے وہ بھائی روان
نظر اسکے جانب کو کرتے نہین
قدم راہ مین تیز ہونے لگا
یہہ آفت نہ آئی تھی اسنے کبھی
اُکھڑ کے زمین پر گرا منھ کے بل
کہا سب کو آتی نہین تم کو شرم
یہہ سنکر کے بھائی وہ ٹھہرے تمام
سر اور انکی آنکھونپہ بوسہ دیا
لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ

جدا مجھکو یعقوب سے کر دیا — جگر میرا اندوہ سے بھر دیا

بدن سے وہ کرتا اتارا میرا — بدن وان سے ننگا تھا سارا میرا

دھرے کاندھے پہ دونون میرے — جکڑ ہاتھ رسی سے باندھ کرکے

اندھیرے کوئے بیچ ڈالا مجھے — نہ وان سے کسی نے نکالا مجھے

کو بھون بھی میرے اوپر مار رکھتی — ہر ایک طرف پتھرونکی بوچھار تھی

تماچون سے منہہ کو کیا میرے لال — گلا پاؤن نیچے مجھے سب نے ڈال

کیا بند پانی اور رکھا نام میرا — نتھا وانہ پہ کچھہ اسباب درد نا میرا

یہانتک تو کی لیا میون نے ہی غور — دیا بیچ مجھکو غلامون کے طور

کیا طوق و زنجیر مین مجھکو اب — مین چھوٹون خدا جانے اس غم سے کب

طرح قید ہون کے مین ناقہ پہ یون — کئی دن سے ہون فقر و فاقہ سے تون

اگر زندگی ہوتی تو دیکھتی — جو کچھ مجھ پہ گذری ہے سب بیکسی

یہہ کہکر روتا تھا یوسف پڑا — اسی قبر سے پھر یہہ آئی صدا

کہ اے میرے فرزند یا حسرتا — میرے عین کے نور و احسرتا

یہہ سنکر کے آواز غش کر گیا — کہ داغ الم سے جگر بھر گیا

پھر آواز آئی کہ اب صبر کر — جگر ہی مین رکھ اپنی سوز جگر

تھا ایک مالک ابن ذعر کا غلام — یلیح اس کا مالک نے رکھا تھا نام

سپرد اسکے یوسف تھا اس راہ مین — وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

چلی اسطرح کی ہوا بیشمار
جہان مین بھرا آکے گرد و غبار

لگا گرجنے رعد چمکی جو برق
اندھیرا ہوا غرب سے تا بشرق

کسیکو کسی ڈھب نہ وہان کل پڑی
پڑی قافلے بیچ ہل چل پڑی

کہ جتنے تھے گھوڑے و خر یا شتر
گئے سب کے سب بھاگ ایدھر ادھر

فرشتے ہوئے گرد یوسف کے جمع
وے پروانون کی طرح گرد شمع

کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
پڑی اپنی اپنی وہان جان کی

ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی آہ

اور اس سے کبوتر کے بیضے کے رنگ
برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ

عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
ہلاکت کا سبکو یقین ہو گیا

سنا ہے یہ تھا اس زمانے مین حال
اگر ظلم یک شخص کرتا کمال

عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود
بر آتا سبھا نکے دماغو نمین دود

کہا سب نے رو رو کے آپس مین آہ
کہ کس نے کیا تم سے ایسا گناہ

کہ جسکی بلا بیچ سب آ گئے
خدا کے غضب مین یہ سب آ گئے

کرو مل کے سب حق کے آگے دعا
ہلاکت سے ہم سبکو لے وہ بچا

کہا جسنے مارا تھا یوسف کو آ
کہ مین ہون ہوا جس سے جور و جفا

تماچہ مین مارا تھا یوسف کو آج
خدا اسنے ہمارا کیا یہ علاج

سنا مین نے کرتا تھا یوسف دعا
دعا سے ہوا ہم پہ یہ ماجرا

انهون نے جو یوسف کو دیکھا تمام — یہہ پوچھا کہ کیا تیرے خالق کا نام

کہا جسنے پیدا کیا آسمان — کیا قایم اسنے زمین و زمان

وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک — نہین دوسرا کوئی اسکا شریک

سبھون نے کہا اسسے اب جان ہم — خدا پر تیرے لائے ایمان ہم

بتونکو دیا توڑ سب نے تمام — عبادت لگے کرنے حق کی مدام

چلا یہان سے پھر قافلہ قصد کر — ہوا شہر بلبیا پہ اسکا گذر

اکھٹے ہوئی آکے خلقت وہان — جو یوسف کے کھانے بیٹھنے کا مکان

اسی دیکھکر سارے حیران رہے — وے تصویر کی طرح بیجان رہے

بلاکر مصوّر کو تحریر کی — سبھون نے وہ یوسف کی تصویر کی

عبادت لگے کرنے اسکو تمام — ہوئے اسکی تصویر کی سب غلام

کہا یہہ کہ یوسف ہی معبود ہے — نہ پوجے جو اسکو تو مردود ہے

گئے سال اس قوم پر یکہزار — پرستش مین یوسف کے تھے دلفگار

خدا کے ہے کامون سے کسکو خبر — وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر

کوئی دیکھکر اسکو کافر ہوا — وہ تصویر کو اسکے پوجا کیا

کوئی دیکھ اسکو مسلمان ہوا — وے بندۂ خاص سبحان ہوا

وہان سے گیا قافلہ قدس کو — کہ سمجھا اسے سبھون نے بھلا قدس کو

امیر اس مدینہ کا سوتا تھا شب — نظر خواب مین اسکو آیا عجب

اگر آدمی زاد بیمار ہو — تو جسم بھی مرض مین گرفتار ہو
مرے تو یہہ بھی مرا اسکے ساتھ — غرض اسکی سب بات ہے اسکے ہاتھ
فرشتے جو تھے گھوڑون اوپر آ — امیر زمان کو کہا یون پکار
تجھے حکم ہے جسکی تعظیم کا — وہ یوسف ہے دیکھ اسکو آکر ذرا
جب آیا قریب اپنے یوسف امیر — کھڑا ہو گیا وہ امیر کبیر
لگا پوچھنے کون تجھ تو بتا — کہا خواب مین تو نے دیکھا جو تھا
یہہ سنکر تحیر مین وہ ہو گیا — کہا تجھکے کس نے یہہ قصہ کہا
کہا تجھکو دی جسنے میری خبر — اسی نے تیری مجھکو دی تھی خبر
کہا میرے جو تو کہے سو کرون — مخالف مین تیرے کسی ڈھب نہین ہون
کہا تو بتون کے تئین توڑ کر — دل اپنے کو اب نار سے نور کر
کہا چل تو بت پاس میرے اگر — تجھے اسنے سجدہ کیا اس سر
تو اس شرط پر توڑتا ہون ابھین — مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون انھین
کہا اسکو یوسف نے قادر ہے حق — اگر تجھکو اسباب کا ہے قلق
تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے — مین اس راہ پر پھیر لاؤن تجھے
یہہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا — وہ یوسف کے پیچھے سے دیکھا کیا
کہ لشکر ہے پیچھے پڑا بے شمار — چلی آتی ہے وہان بندھی یک قطار
کہا کسکا لشکر ہے یوسف بتا — میرا گھر ہے چھوٹا کب اسمین سما

لگا کہنے مالک اس احوال کو
نہ کچھ حال یوسف کا اس نے کہا
لگا کہنے پھر دلمین اپنے امیر
چھوڑا لیجئے یوسف اس سے ابھی
چلی قوم اور اٹھ کے مالک چلا
سوار اپنے لیکر کے بارہ ہزار
ارادہ کیا جب کہ یوسف کو لین
نظر انکی یوسف پہ جس دم پڑی
پڑے اپنے گھوڑون کی زین سے
وہ سب دیکھ یوسف کا حسن و جمال
پری کا سا ہر ایک پہ سایہ ہوا
گیا وہان سے پھر مالک ابن ذعر
حکایت ہی یون بوسعد ایکبار
نہ ہاتھ اسکے تھے اور نہ تھے اسکے پا
بہتے تھے ٹکا جو احسان ہی
کہا مین نے ہی تجھ پہ احسان کیا
محبت مین اپنی کہا ہی سے مجھے

خدا ... با عقل کو اسکی ہو
وہ سنکر کے سب بات چپ ہو رہا
کہ مالک کو یہان کیجئے دستگیر
یہان سے نہ لیکر وہ جاوے کبھی
امیران کے پیچھے ہوا بر ملا
چلا مستعد ہوکے پرکار زار
اور اس قوم پر جاکے حملہ کرین
ہوئے آکے بیہوش سب گھڑی
نہ پہلے اٹھا کوئی دن تین سے
ہر ایک کو وہان آگیا غش کمال
پڑے جیسے افیون کھایا ہوا
کسیکا نہ دلمین رہا کچھ خطر
یک عورت کو جنگل مین دیکھا نزار
خدا کی وے کرنے تھی حمد و ثنا
مجھ اور بر سو خارج ز امکان ہی
کہا معرفت دی کہا ہی مجھکو بتا
محبت کا رستہ دیا ہی سے مجھے

تری مثل کے ہین بہت آدمی — نہین ہے ہمارے یہان کچھ کمی
اسیطرح موسیٰؑ نے دل مین کہا — کہ مجھسا نہوگا کوئی دوسرا
کیا مین نے دیدار حقسے طلب — مقرب کوئی ایسا ہوتا ہی کب
کہا حقنے موسیٰ سے یون ایکبار — ذرا دیکھ اپنے تئین ڈے بار
جو دیکھے تو موسیٰ کی شکل اولیا — ہزارون کھڑے ہاتھ مین لے عصا
یہہ کہتے ہین یار آ دکھادے جمال — تجھے دیکھنے شوق ہی اب کمال
اتر اپنے گھوڑیسے یوسفؑ نے آ — جناب الٰہی مین سجدہ کیا
کہا مین خدا کا گنہگار ہون — مین توبہ تیرے آگے دیکر کرون
ہوا حکم یوسف کو سر تو اٹھا — جو دیکھے تو خلقت ہے بے انتہا
چلے آتے ہین پاس یوسف کے سب — ہر ایک کو ہی یوسف کی چاہ طلب
براہیم ادہم کی سن واردات — اٹھا طوف کعبہ کو وہ ایکرات
عجب چاندنی کا تھا اس شب ظہور — جدھر دیکھو اودھر چمکتا تھا نور
یہہ دلمین کہا آج مطلع ہی صاف — اکیلا کرون کعبہ کا مین طواف
جب آکر کے کعبہ مین پکڑا قرار — جو دیکھے تو طایف ہین ستر ہزار
ہوا سخت حیران یہہ دلمین کہا — کہ آیا ہو مین شب یہان بار ہا
کبھی مین نے خلقت یہہ دیکھی نہین — کہا ایک بوڑھے نے اسسے تو مین
کہ چلتے ہی سبکا ارادہ یہہ تھا — کہ تنہا ملے ہم کو کعبہ ذرا

روایت ہی کعبؓ ابن حبار سے
کہ یوسفؑ نے جب مصر مین پار کہا
فلک پر دھوان جیسے چھایا تہا کچھ
ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ
گھرون کے وہ انگن اجالا کر ہوئے
مجالس مین مردون کے تہا جمع نور
یہہ دیتا تہا یکدوسرے کو خبر
کہ تہا ابر سے دن کا سب نور ماند
بہت روشنی کا ہوا جب ظہور
جو دیکھین تو تاجر ہی یکشام کا
غلام کا ہی چرخ خوبی کا ماہ
اسیکا ہی یہہ نور چھایا ہوا
خبردار اس سے ہوا پھر عزیز
مکان سے وہ اپنے چلا ہو سوار
نظر جب کہ یوسف پہ اسکی پڑی
ہوا دیکھ کر سخت حیران عزیز
کہا پھر مالک سے ای ذی شعور

وے کہتے ہین اسطرح اخبار سے
تو عاشورہ اور جمعہ کا روز تہا
اندہیرا سا عالم مین آیا تہا کچھ
زمین اور فلک سارا روشن ہوا
ہوئے سب اندر اور باہر ہوئے
ہر ایک طرف مین نور کا تہا ظہور
خدا جانے کیا شی ہوئی جلوہ گر
فلک پر یہہ کیا آج نکلا ہی چاند
لگے دیکھنے سب وے نزدیک و دور
ہی اس پر گذر خاص اور عام کا
وہ ہی حسن کے ملک کا بادشاہ
زمین آسمان مین سمایا ہوا
وہ تہا خوش مزاج اور صاحب تمیز
سوار اسکے ہمراہ ستر ہزار
وہ خلقت رہی سب کھڑی کی کھڑی
کسی شی کی اسکو نتہی کچھ تمیز
فرشتہ ہی یہہ آدمی یا کہ حور

ہوا بند کھانا و پینا تمام
رہیں گرد یوسف کے سب صبح و شام

ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش
گئے در پہ مالک کے کرکے خروش

تکلف کے پوشاک مالک پہر
اور یک تاج سونیکا تارک پہ دھر

سنہری چھڑی ہاتھ مین اپنے لے
اور یک تخت ستھرا بچھا کر بھلے

ہوئی صحن خانہ مین اسکے نشست
ہر یکطرف کا کردیا بند و بست

سبھون نے کیا جاکے اسکو سلام
کہا مرحبا سبکو اسنے تمام

بچھایا حریر اور دیبا کا فرش
زمین سے چمک اسکی تھی تا بعرش

جواہر کے کاسون مین بھر کر طعام
کھلاتا تھا کھانا وہ ہر خاص و عام

دیا پینے کو سرد پانی انھین
نئے سر سے دی زندگانی انہین

دئے تحفہ انکو بہت شام کے
رکھے سامنے میوے اقسام کے

رہا تھا بہت یون ابن ادہم بادشاہ
بلخ اسکے رہنے کا تھا تخت گاہ

گیا ایک دن وہ جو بہر شکار
ہوئے ساتھ اسکے ہزاران سوار

نظر آیا صحرا مین یک گورخر
دبا اپنا گھوڑا کیا وہ ادھر

ہوا اپنے لشکر سے سارے جدا
یہہ چاہا اسے تیر سے دون گرا

کہا اسنے سن ابن ادہم ذرا
ہوا یہی تجھکو حکم خدا

اسیواسطے تجھکو پیدا کیا
کرے قتل ہمسے ضعیفونکو تا

وہین غیب سے پھر یہہ آئی ندا
قسم کھاکے ہاتف نے اس سے کہا

گیا چھوڑ یک گھر مین طفل صغیر
نہایت حسین اور بہت دلپذیر

ہوا جب کہ وہ طفل گھر مین بڑا
کہا ماسے ماں باہوا کیا مرا

کیا ماسے سب اسکا تفتیش حال
رہی دیر تک پھر یہی قیل و قال

کہا مان نے یک روز بہر شکار
گیا تھا وہ صحرا مین ہوکر سوار

برس بیت گئیں سے نہ آیا ادھر
نہ دیکھا کبھو آکے پھر اپنا گھر

سنا ہی کہ کعبہ مین رہتا ہی وہ
پڑے ہے جو کچھ سر پہ سہتا ہی وہ

پھرے ہے سدا لکڑیاں بیچتا
مصیبت بہت سخت ہی کھینچتا

یہہ احوال سنسجت رویا پسر
رہا دیر تک غم سے وہ چشم تر

غرض حج کا اسنے ارادہ کیا
بہت قافلہ ساتھ لیکر چلا

پہنچکر وہان کی تلاش پدر
مساکین رہتے تھے جس سمت پر

فقیرون کو جاکر کیا وہان سلام
کہ ہی تم مین کوئی براہیم نام

کہا وہ ابھی لکڑیون کو گیا
یہہ سنکر کہ بیٹا وہین رو پڑا

کہ افسوس جس ہو وے شاہ زمان
پھرے لکڑیان بیچتا ہر زمان

یہہ عادت سدا ابن ادہم کی تھی
کہ لاتے تھے وے لکڑیان کو وہ

تہائی مین قوت اپنا کرتے سدا
تہائی جو دو بخشین کرتے عطا

سوئی ظہر کی جب حرم مین اذان
تو بازار کعبے مین آئے دو ان

ادہر یکبار ہیزم کا سر پر دھرے
یہہ مضمون کہتے تھے ہر شخص سے

کہا ہائے ای میرے لخت جگر
محبت تری اور اللہ کی ملا
یہہ سنکر جماعت نے وہان ودیا
کہا مصر یونسے یہہ پھر کر کے غور
کہا سب نے ہی ہمکو یک آرزو
کہ طالب ہین یوسف کے دیدار کے
تو نے بیچے تو جو مانگتا ہے سو دین
کہا آج تو مجھ کو رکھیو معاف
کہا اسکا وعدہ ہی ہے کہ رو
کرا جمعہ کے روز اسکو نکال
دکھا لونگا مین بیچنے کو اٹھے
در یہہ مالک لے آ
نے سب اسکے گھر کا طواف
لگے خلق بیچنے یوسف
سلطے یہان یہہ ہی رشد حام
لگا کہنے دلھن عجب بات ہے
نہ دیکھا صورت اسکی کچھ اور روان

دعا سے تبر کے تو گیا جلد مر
نہو جمع دلہن میرے اے اخی
غم مال و زر دل سے سب کھو دیا
کہ حاجت تمہیں مجھ سے ہے اب کچھ اور
اسیکی ہمین ہی بڑی جستجو
طلبگار ہین اسکے انوار کے
نہین یک نگاہ اسکو ہم دیکھ لین
یہی تمسے کہتا ہون مین صاف صاف
کہ تا کوئی محروم اس سے نہو
دکھاؤنگا البتہ تمکو جمال
وہ آوے یہان دیکھنا ہو جسے
ہوئے جمع اور اژدحام یک ہوا
یہہ کہتے تھے مجنون ہین رکھہ معاف
عزیز وہوا ہی یہہ تم کو جنون
کہا سن کے آئے ہین یوسف کا نام
کہ یوسف مین طرفہ کرامات ہے
اور یہ کہین ہو عیب یہہ

وہان یک زمین خشک اونچی سی تھی
بنایا پھر اسپر بلند یک مکان
ستون اسکے رنگین بنائے تمام
پڑا اخر و دیبا کا اسپر غلاف
اور ایک چوب صندل سے کرسی بنا
ستون چار سونیکے اس گھر کے
ہر ایک اس ستون پر کھینچی نکل مور
عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول
وہ کرسی کے اوپر تھا ڈبا رکھا
بٹھانے کو یوسف کے تیار کی
کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو
منادی یہہ کی شہر میں تمام
ہوئی بحر اور بر مین کل یہہ ندا
وہ دیکھے یہان آ کے حسن و جمال
ہوا جبکہ موعود جمعہ کا دن
ہر ایک طرف سے لوگ آنے لگے
وہان آئے سارے صغیر و کبیر

اسے خوب مالک نے وہان صاف کی
نہایت ہی خوش قطع مثل شہان
لگا انکو یک لخت اسجار رخام
وہ قبے کی صورت نظر آئی صاف
جواہر ہر ایکطرف اسکے جڑا
جسے دیکھکر دنگ انسان رہے
ستونون پر اسکے تماشا تھا اور
وہ گویا پڑھینگے ابھی منہہ سے بول
اور اسمین سبھی مشک و عنبر بھرا
کہ [illegible]
[illegible]
کہ عاجز ہوں اسجا پہ سب خاص و عام
کہ یوسف کا ہو شوق جسکو ذرا
کہ معلوم یوسف کا ہووے کمال
اسے یاد دیکھنے تھے ہر روز گن
ہزارون یہان اسطرف جانے لگے
زن و مرد [illegible]

تعجب مین سنکر یہہ مالک رہا ۔ بہت ہوکے عاجز یہہ اس سے کہا

کہ تو خوف کچھہ دلمین اپنے نکر ۔ میرے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر

پھر اسکو دیا غسل پانی منگا ۔ حریرا ور دیبا دیا تھا پنہا

مرصع کئے سارے زلفون کے بال ۔ ہوا موتیون سے یہہ بالونکا حال

جو عمدہ تھے موتی وہ سب ڈالین ۔ ستارے جیسے ظاہر ہوئے رات مین

اور ایک تاج شاہانہ سر پر دھرا ۔ وہ دیکھو تو نورٌ علےٰ نور تھا

اور ایک زرکا تو نمین بالا پڑا ۔ گویا ماہ کے گرد ہالا پڑا

سنہرا گلے مین پڑا ایک طوق ۔ کہ خوبی ہوئی اسکی ہر ایک فوق

اور اسمین بھی موتی چمکتے ہوئے ۔ ستارونکی صورت دمکتے ہوے

کہ سینے تلک انکا پہنچے تہا نور ۔ چمک انکی پڑتی تھی جا دور دور

وے نور یوسف کا تھا اسقدر ۔ کہ گرد اسکے آگے تھا موتی مگر

کہان قوت اسکی کہان وہ دماغ ۔ کہ سورج کے ہو سامنے آ چراغ

وہ کنگن تھے ہاتھون مین عجب ۔ جڑاؤ تھے یاقوت موتی مین سب

انگوٹھی تھی دس انگلیون مین پڑی ۔ چمک مین ہر ایک زہرہ و مشتری

نگینے تھے یاقوت کے سب جڑے ۔ چمک جنکی ستر قدم پر پڑے

زری کا کمربند وہ پٹکا بندھا ۔ مرصع و یاقوت و جوہر مین تھا

اور یک کفش سونیکی سب اپنے کام ۔ لگے گرد یاقوت و موتی تمام

اور اتنے ہی پیچھے تھے پنکھے لئے
پکڑ کے آگے سے باگ لگام
پچھاڑی میں پیادہ اگاڑی سوار
ہٹاتے تھے خادت کو وے راہ سے
وہ دیکھا جو انکا ہوا دن کو چاند
لگے کرنے خلقت وہ سجدہ تمام
زمین پر گرے ہو کے بیخود سبھی
دیا اسکو کرسی پر لا کر بٹھا
چمکتا تھا منہہ اسکا سورج کے طور
ہوئی راست اور چپ سے پھر یہہ ندا
یہہ یکتا ہے یوسف کوئی ہے کو لے
جھکانے سبھوں نے سر اپنے تمام
یہہ لوگوں نے مالک کو دی پھر ندا
یہہ آپس میں لڑ کے مری تھی خلق
مرے مرد و عورت جو ہووے شمار
سو آئے تو انہیں مرد یکجہ کر
اور آدھے مرے پس کے پانو سے

چلے جاتے یوسف کو پنکھا لئے
حفاظت سے لایا اُسے تھام تھام
اور آگے کھڑے صف کے صف چوبدار
کہ تھے تھہتم آگے وے شاہ کے
ہوا لو انکھونکا پر اک کے باندہ
زمین پر گرے دیکھ اسے خاص و عام
کسی میں نہ اٹھنے کی طاقت رہی
مکان کے دے سارے پردے اٹھا
نہ کچھ فرق تھا اُسمیں کیجے جو غور
کہ ای مصر یوسف سے تم ذرا
جو رکھتا ہے زر اُسکے بدلے میں دے
کہ قدرت تمہی نکی رکھتے تھے عام
کہ ڈھک اُسکے چہرہ پہ پھر خدا
بہت رنج و تکلیف بھرتی تھی خلق
تو گنتی میں ٹھہرے وے سو سو ہزار
فقط ایک یوسف کا تھا نظر
کہ خلقت نے چلنے میں انکو ملے

روایت

وہ بیٹی تھی یا رب شہ کی نگہبان ۔ بہت اُسکا عالی بڑا خاندان

وہ ابن زیاد اور وہ ابن عاد ۔ نسب اسکا اُنسے بھلا کر تو یاد

وہ تھی چشمہ قوم کی بادشاہ ۔ حشم با خدام اور ملک و سپاہ

کوئی مال میں اُسکے ثانی نہ تھا ۔ جواہر وہ رکھتی تھی بے انتہا

سنا اُسنے یوسف کی جو دم خبر ۔ ہوئی عشق سے مضطرب بیشتر

تمام اپنا اسباب رکھ کے وہ مال ۔ کیا اُسنے جانیکا اپنے خیال

کیا حکم حاضر ہوں اشتر ہزار ۔ ہر اک کو جواہر لگا بے شمار

مُزیّن کیا لعل و گوہر سا تھہ ۔ جدا اک غلام اور بربر سا تھہ

لدے تھے زیاد و درہم سے ۔ حریر اور دیبا سے بقچے بھرے

یہہ سب لیے ہوئی ناقہ اوپر سوار ۔ چلی پاس یوسف کے بے اختیار

ہوئی سامنے جبکہ یوسف کے آ ۔ رہی ہوش اُسکی نہ اصلا بجا

کہا پھر یہہ یوسف کو ہی کون تو ۔ نہ اس طرحکی شکل دیکھی کبھو

فرشتہ ہے یا مہر ہے یا پری ۔ یہہ کی کس نے اس طرح صنعت گری

کہا مجھکو خالق نے پیدا کیا ۔ بشر کرکے مجھکو ہویدا کیا

یہہ صورت ہے اُسکی عطا کی ہوئی ۔ خزانوں میں اُسکے نہیں کچھ کمی

کہا اُسنے لے میں مسلمان ہوئی ۔ ترے فیض سے صاحب ایمان ہوئی

کہ جسنے تجھے دی یہہ شکل حور ۔ دیا ماہ و خورشید کا تجھکو نور

عجب اُسپہ گذری ہے یہ واردات
اُسے یوسف آیا نظر خواب میں
نہایت ہی عشق اُسپہ غالب ہوا
وہ صورت جسے دیکھ اُڑجائے ہوش
نہ سورج کو بھی اُسکے چہرہ کی تاب
نہ تھی چاند کی آگے اُسکے شمار
جو دیکھا زلیخا نے وہ خواب میں
اُٹھی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی
گئی عقل اُسکی تمام اور ہوش
اگر دیکھئے مصر سے کر نگاہ
ہوئی خواب کو دیکھ وہ بے حواس
ہوئی جسم لاغر اُڑا رنگ رُو
کہا باپ نے دیکھ یہ اُسکا حال
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ
زلیخا نے خدمت میں یہ باپ کی
کہ اب کچھ آیا مجھے بے نظر
تھی اِک شکل گویا کہ رشک قمر

وہ سونے لگی گھر میں جو ایک رات
پڑی آگ اُس جان بیتاب میں
کہ جان اور دل اُسکا طالب ہوا
فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جائے بیہوش
اگر ماہ دیکھے تو ہو جائے آب
اُسی کی طرح ہوتا وہ تار تار
تو گویا کہ اُولا پڑا آب میں
رہی درد و غم سے وہ روتی ہوئی
ہوئی باؤلی اور حیران خموش
وطن اُسکا تھا چھ مہینے کی راہ
نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ اُسکو آس
ہوئے اُستخوان گل کے تب سل
کہ تجھکو بتا کیوں ہے حسرت کمال
نہ وہ تیرے دل میں ہے ہی امنگ
کہی بات جو کچھ کہ تھی خواب کی
کہ سب کیا ہے میرا جی اُتر
فرشتہ کہوں اُسکو یا بادشاہ

اُسی دم سے رونے لگی زار زار — نہ جی کو تھا چین اور نہ دلکو قرار

جگر اُسکا سینے سے بہہ کے آنے لگا — دل و جان سب غم سے جانے لگا

کہا باپ نے پھر یہہ کیا حال ہے — بتا تجھہ پہ کس ڈھب کا جنجال ہے

کہا پھر وہی شکل آئی نظر — ہوئی میری آنکھوں میں آ جلوہ گر

بعینہٖ وہی شکل پہلی تمام — کہا خواب میں مجھسے سنئے کلام

کہا اُسنے میں آدمی زاد ہوں — میں سب اپنا احوال تجھسے کہوں

میں تیرے لئے ہوں تو میرے لئے — یہہ اقرار بھی خواب میں ہیں کئے

اُٹھی جب میں پھر وہ نہ آیا نظر — محبت میں میرا جلایا جگر

کہا باپ نے اُسکا تو نے مکان — نہ پوچھا کہ آخر ہے سچ کہاں

کہا میں نے یہہ اُس سے پوچھا نہیں — کہ تیرا مکان کون سی ہے زمین

پھر اسطرح سے وہ ہوئی بے خبر — نہ سمجھی تھی جنگل ہے یہہ یا کہ گھر

چلی چھوڑ کر سب وہ گھر سے نکل — گئی عقل و ہوش اُسکی ساری بدل

کہا باپ نے قید لاچار ہو — کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو

رہی ایک مدت بقید مجنونکی طور — اس عرصہ میں اُسکا ہوا حال اور

و لیکن ہوئی بعد مدت یہہ چین — قضا نے دکھایا وہی نور عین

کہ آیا وہی خواب میں نوجوان — جسے دیکھہ کھویا تھا تاب و توان

گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ — کہ دل میں تھی اُسکے محبت لپٹ

سوم اول جسے ہو جنت کا شوق
کرے جو دو بخشش بصد شوق و ذوق

رہے حق مین خوش ہو دیا جو کرے
وہ شایق ہے جنت پھر اسکو ملے

دوم یہہ کرے جنت انکو طلب
رہے انکی دوری مین وہ تشنہ لب

علی اور عمار و مقداد کی
چہارم ہے سلمان خبر تجھکو دی

کہ جنت بہت انکی مشتاق ہے
انہین کی جدائی اسے شاق ہے

سیوم شوق ہے دل مین اللہ کا
دل و جان مین فوق اسکی ہو جاہ کا

تھا جس طرح عاشق خدا کا شعیب
کہ معشوق تھا اسکا دانای غیب

وہ ہر وقت رہتا اسی یاد مین
رہے تھا شب و روز فریاد مین

یہان تک وہ رویا خدا کے حضور
کہ انکھون سے جاتا رہا اسکے نور

کمر اسکی غم سے کمان ہو گئی
ہوا درد سے اسکے جان ہو گئی

نہ جنت کا طالب نہ دنیا کا وہ
فقط ایک مشتاق مولا تھا وہ

چہارم یہہ ہے شوق اللہ کا
طرف اپنے بندے کے آجا ذرا

کہے یہی خدا جنکو میرا ہے شوق
انہین کی طرف ہے میرا شوق و ذوق

تو کر حاصل اس طرح کا اب کمال
کہ چاہے تجھے ایزد ذوالجلال

سنے اب زلیخا پھر آئی ہے یاد
کرون اس حکایت سے کچھ دلکو شاد

زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ
اٹھا ایک دن وہ جو وقت پگاہ

ندیمون نے آکر کے یون عرض کی
کہ گر شاہ دور انکی ہووے خوشی

بھی کی

وخت اُسکا جانہ کہ ہیگا وقار
کلی اُسکی علم اور فراست ہے دل
اور اُس گھر کے ہین چار ستون
توکل ہے انس اور صدق اور یقین
اور اُس گھر کے ہین ہر طرف چار در
درِ علم اور علم باب یقین
دیا فکر کا قفل اُسکو لگا
زلیخا کو پھر یاد کرتا ہون مین
ہوا مصر کو ایک قاصد روان
فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا
کئے اہل عزت بہت اُسکے ساتھ
نصیحت یہہ کی اُسکو ای ہوشیار
تماشے کے کپڑے پہن لیجیو
کہ پوشاک اپنی بدل مین تمام
بڑی شان وشوکت سے جانا وہان
تصدق وفقرو پہ کرنا بہت
جو نوابے دربان ہین مصر کے

ہے یہ حال اُسکا حکمت سمجھ اسکو یار
گناہ اُسکی ہی راستہ اب اسکا گن
خبر اُنکی تجھکو طلب ہے تو دون
یہہ چارون ہین رکن اُسکے ای نیکدین
مین اُنکی بھی دیتا ہون تجھکو خبر
درِ عزت اُسکو سمجھ چار مین
نہ جانے کوئی اُسکو غیر از خدا
نہ جاوے یہ قصہ وہ ڈرتا ہو یقین
نہایت خردمند روشن بیان
بہت دیکے مال اُسکو رخصت کیا
دیا مال و اسباب کو اُسکے ہاتھ
تو جب مصر مین جاکے کرے قرار
اُنھین بھی جو ہین ساتھ کے دیکھیو
کہ تا مصر مین ہو زلیخا کا نام
تجھے سُن کے ہل جاوین وزمان
بزرگ سر یہہ جہان دہر نابہت
اُنھین اسطرح کے تحائف تو دے

اور اُتنے ہی خچر مصر سے مال کے | لدے دینا و درہم سبھی اُنمین تھے

روایت یہی ہے کہ چالیس ہزار | تھے دینار اُسمین بھرے بیشمار

سو دینار زر اور درم نقرہ جان | کہ چالیس تھی بوجھ وہ بیگمان

یہہ سب دیکے رخصت کیا مصر کو | یہہ سب داخلہ پھر چلا مصر کو

ہوئے مصر مین جبکہ داخل تمام | ہوئے خوش وہانکے سبھی خاص و عام

زلیخا جب آ گھر مین داخل ہوئی | نہایت خوشی اُسکو حاصل ہوئی

لیا بسکھڑی پاس اُسکے عزیز | زلیخا نے اُسکو کیا جب تمیز

لیا آستین سے منہہ اپنے کو ڈھک | یکایک رہی دیکھکر وہ جھجک

کہا اُسنے باندی سے جو پاس تھی | یہہ ہے کون تُمسکو بتا تو سہی

کہا اُسنے لڑکی تو چپ رہ نہ بول | یہان شرم سے اپنے لب کو نہ کھول

یہہ سنو یہی ہے تیرا پیارا عزیز | ذرا باؤلی بات کو کر تمیز

یہہ سُنکے اِک سخت آواز مار | گری کھاکے غش اور ہوئی بیقرار

جب آئے اُسے کچھ حواس اور ہوش | لگی کرنے درد و الم سے خروش

کہا ہائے افسوس اتنا سفر | ہوا رائگان صبر اِس وقت پر

ہوئی ساری برباد محنت میری | گئی مفت یہہ سب مشقت مری

عجب درد سے دل کے بیکل ہوئی | وہ اِس غم مین مرنے سے پہلے موئی

بہت دل پہ اُسکے ہوا جب قلق | لگا درد سے اُسکا دل ہونے شق

اُسے دیکھ کر اُس جگہ غش کیا — نہایت ہی دل بیچ عشق کیا

افاقت جو آئی تو پھر یون کہا — کہ باندی تجھکو کسی سے بھلا

یہو شاہ کو اسکی ہرگز خبر — تو پھر ہو جدا مجھ سے یہہ پھیر

مجھے شاہ اُس سے رکھیگا جدا — میرا عشق گر اُس پہ ظاہر ہوا

کہا پھر یہہ باندیکو جلد سے جا — تو یوسف کے کہہ کا نہین یہہ صدا

ترا خواب مین مجھسے اقرار ہے — ترے سر پہ میرا بڑا بار ہے

سو امیرے مت جائیو غیر پاس — تری تری ملنے کی ہے مجھکو آس

خدا سے ہی جستا کرونگی نثار — نچھوڑونگی تجھکو کبھی زینہار

مہینون کے رستے پہ گھر میرا ہے — منازل بہت کر کے آئی ہون طے

جو مخلوق ان مخلوقون سے ملے — تو خالق کا ملنا کب آسان ہے

اُٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ — تب اُسکے ہوا گھر مین روشن چراغ

خدا کی مشفقت بھی ملتا نہین — دل اُسکی محبت سے کھلتا نہین

عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین — کہ تھی خاتم حسن کی وہ نگین

زلیخا سے دل مین رکھی تھی حسد — بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی مین کد

کہا اُسنے جا کر کے سن ای عزیز — نہ یوسف کو تو لے ذرا کر تمیز

زلیخا کو اُسکے تعشق ہوا — میرے روبرو اُسنے ہے یون کہا

یہہ سُنکر نہ ہرگز کیا التفات — سُنی اُسکی ہرگز نہ کچھ اُسنے بات

کہا شہ نے ہی مجھکو یہہ سب قبول | بہوا اپنے دل مین یوں ہرگز ملول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر | لگی اپنے آنے مین کچھ اسنے دیر
کہا یہہ جو کہتا ہی سو مول دو | مقابل مین یوسف کے سب تول دو
وہ دانا جو اس شہ کا دستور تھا | سو وہ امر کا شہ کے مامور تھا
اسیوقت جا اور خزانیکو کھول | لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
رکھے ایک پلہ مین پانچ لاکھ | ذرا پر لیکر کے یوسف کے ساتھ
اٹھایا تو یوسف ہی بھاری رہا | دئے اور دینار اس پر چڑھا
جہانتک چڑہاتے تھے دینار کو | ترازو مین ڈالین تھے انبار کو
برابر مین یوسف کے ہوتا نتھا | وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا | وہ سب صرف قیمت مین انکے ہوا
نہ باقی رہی کچھ خزانہ مین چیز | لگا کہنے خالق سے پھر یون عزیز
خزانہ مین باقی ہے کچھ اور مال | کہا کچھ نہین سب لیا دیکھ بھال
یہ خبر مین سنکر کے وہ ہو گیا | کہا اور دیونگا ہمکو خدا
وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھ | اور اسکے وہ ایمان کی قوت کا بوجھ
خزانے پہ غالب رہا شاہ کے | برابر نہ اترا وہ اس شاہ کے
قیامت مین مومن کی توحید کا | اگر نور ایمان تولے خدا
عمل بد پہ غالب ہے کیا عجب | وہ دے بخش بدیان سب اسکے سب

کہا ہان یہہ قرار مین نے کیا ہے اک شرط اسمین سن اسکو ذرا

کسی سے کہے تو نہ اس حال کو تو کہہ دون مین اپنے احوال کو

کیا عہد مالک نے یوسف سے یون کہ ہرگز کسی سے نہ اسکو کہون

کہا تو نے بچپن مین دیکھا تھا خواب کہ آیا ترے گھر مین ہے ماہتاب

شعبر سے پوچھا تھا تعبیر کو جو اسنے کہا تھا سو سب دیکھ لو

مین یوسف ہون اور ابن یعقوب ہون مین یعقوب کے دل کا محبوب ہون

گرا مالک اسوقت آواز مار غش آیا اسے سن کے یہہ ہشیار

جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا کہ یوسف مرے حق مین کر تو دعا

کہ اولاد صالح مجھے دے خدا میرا دل رہے اس سے ٹھنڈا سدا

دعا کی جو یوسف نے اسوقت پر ہوئے اسکے بائیس پیدا پسر

کہا پھر بھائیون نے تجھے دیا کس طرح مول کرکے مجھے

کہا انکا پردہ نکھولونگا مین اور اس بات کو پوچھ ہو لونگا مین

ڈھکے آدمی جب کہ بھائی کا عیب تو پھر عیب بندون کے دانائے غیب

قیامت مین کس طور ظاہر کرے ہر اک کو وہ کیون اپنے ماہر کرے

کہی اکرم الاکرمین عیب پوش سن اس بات کو ہوش سے کرکے گوش

لیا شاہ نے سبکو یوسف بد تو گویا ہوئی اسکی وہ صبح عید

دلے خوف یہہ دل مین آتا رہا کہ سب مال اب میرا جاتا رہا

تعجب ہوا سنکے یہہ شاہ کو
کہا پھر یہہ یوسفؑ سے ای نیکذات
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا
خزانے مین باقی نتھا ایکدرم
کہا یہہ تو اکرام حق نے کیا
مین انکو نہین ہوتا ترے بن ذلیل
عوض مین خزانیکے اب مال اور
کرونگا مین اپنے ثناخوان ہون
غلام تیرا ہون اور مال ترا ہے یہہ
اسیطرح مومن تو یہہ دل مین جان
خدا نے بدل مین دئیے چند چند
حکایت ہے عثمان بن عفان کی
گئے ایکدن وہ کسی کار مین
زرہ ایک تھے پر بہت خوب سے
یہہ پوچھا کہ کسکی زرہ ہے بتا
اسے بیچتا ہے اسکو ضرور
کہا سو اسکا لکھتے درم

کہا شکر پھر حق کی درگاہ کو
تعجب کی اب یہہ ہوئی وار رات
برابر ترے وزن کرکے دیا
جو دیکھا تو اب کچھ نہین ہے تم
خزانہ میرا مول مین سب دیا
جو دیتے ہین آتا خزانہ قلیل
خدا نے دیا تجھکو کر اسکو غور
کسیکا نہ ممنون احسان ہون
سب اسباب و اثقال تیرا ہے یہہ
خدا کی ہی دی راہ مین مال و جان
نہ اسکو کوئی کام رہتا ہے بند
حکایت ہے مقبول سبحان کی
جو دیکھے تو بکتی ہے بازار مین
نہایت ہی خوب اور خوش اسکو بیچ
کہا اسکا مالک ہے شیر خدا
کہ تکلیف ہو کچھ اسکے پیچھے سے دو
نہ اسمین سے ہووےگا کچھ بیش و کم

تب اسکے دیکھے تو کیسے ہیں اور | وہ گنتی میں دسگنی ذرا کیجو غور
ہر ایک کیسہ میں چار سو میں درم | کسی میں نہ زیادہ کسی میں نہ کم
لکھا اپنے کشف میں رحمان کی | یہہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو | کہا اسطرح یہہ پھر اُس ماہ کو
جو نذرانے کیا میں نے سب تیرے نام | جو چاہے سو کر یہہ تیرا تمام
خریدا تھا یوسف کو جب شاہ نے | بہت کو کیا مردہ اُس چاہ نے
سنا ہے وہ تھے آدمی دس ہزار | کہ زہرہ پھٹا اُنکا سب ایکبار
مرض میں گرفتار چالیس ہزار | ہوئے سُنکے یہہ حال اور بیقرار
طمع تھی کہ یوسف کو لیوینگے ہم | کسیکو نہیں لینے دیوینگے ہم

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

کہا جسنے یوسف لیا مصر سے | یہہ بی بی کو اپنی کہ دینا اسے
مکان ایک پاکیزہ رہنے کو ہو | اسے خوب عزت سے گھر میں رکھو
تو رکھیو اسے خوب اکرام سے | بہت سے یہہ رہیں چین و آرام سے
یہہ مطلب ہے آیۃ کا سُن ای عزیز | کہوں اُسکے معنے تو کرلے تمیز
زلیخا کو یوں شہ کا پیغام تھا | عزیز اسکا یوں جان لے نام تھا
کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اب | دینی دیکھیو جو کرے یہہ طلب

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا

دبا جسنے ہاتھ اپنا اب جس پہ دھر — بلا شک وہ چیز اسکی ہوویگی گھر

دبا سب نے ہاتھ اپنا اُس شی پہ دھر — کہ تھی انکو مطلوب وہ بی خطر

مگر ایک باندی نے ہاتھ اپنا لے — چھوئی شاہ کے جسم کو ئی شی

کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام — دھرا ہاتھ مجھ پر جو اے نیک نام

کہا اس طرح شاہ کا حکم تھا — کہ دے جو کوئی ہاتھ جسکو لگا

وہ شی اسکو دینگے ہم بے قصور — سو مین اب یہہ کہتی ہون شہ کے حضور

نہین مجھکو درکار شہ کے سوا — کسیکو میرا دل نہین چاہتا

کیا اسکو آزاد شہ نے وہین — غلام اور سب باندیان اسکو دین

اسیطرح جو حق کی طاعت کرے — خدا اسکو عزت بہت جب دے

ملایک کرین اسکی خدمت تمام — رہین اسکی خدمت مین حاضر مدام

کوئی اسکے لکھتا ہے اچھے کام — دعا کر رہا ہے کوئی نیک نام

خدایا تو دے بخش اسکے گناہ — یہہ بندہ ہے عاجز تو ہے پادشاہ

کوئی دیوے جنت کو زینت تمام — کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام

کہا ابن عباس نے ای عزیز — سبب کیا کہ کہتا تھا ہر دم عزیز

زلیخا کو یہہ بات سنکر الم کر — تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر

سبب اسکا یہہ تھا کہ شب کو عزیز — جو سویا نظر آئی اک طرفہ چیز

کہ اک شخص کہتا ہے عین خواب مین — کہ ہم تجھسے اک بات اچھی کہین

کہا کعب شاکر نے ای عزیز
میں کہتا ہوں اسکو ذرا کر تمیز

خریدا جو یوسف کو ہو بی براس
گیا لیکے شہر زلیخا کے پاس

زلیخا ہوئی جان و دل سے فدا
اسیکی تردد میں رہتی سدا

اسیکی طرف اسکی رہتی نگاہ
سوئے کبریا جیسے کھینچے نگاہ

سوا اسکے دل میں نہ کچھ یاد تھا
دل اسکے تصور سے آباد تھا

کہ قبلہ تھا یوسف یہہ قبلہ نما
رخ اسکا اسیطرف ہر وقت تھا

گئی لیکے یوسف کو اک دن جہان
پرستش کا اسکے جو تھا اک مکان

بہت عجز سے بت کو سجدہ کیا
ادب سے بہت نام اسکا لیا

کہا پھر عبادت کی تیری قسم
کہاں تجھسے یونس کو پاوینگے ہم

وہ بت اسکا سنتے ہی اسکا کلام
ہوا ٹکڑے ٹکڑے سن اسکا تمام

زمین پر گرا اپنے وہ منہہ کے بھل
گئے اسکے اعضا بدن سے نکل

وہ سونے سے خالص بنایا تھا کام
لگیں اسپہ چاندی کے میخین تمام

زلیخا نے دیکھا یہہ جب اسکا حال
تعجب ہوا اسکو اسکا کمال

لگی کہنے یوسف کو یہہ کیا ہوا
میرا اسنت زمین پر گرا اور موا

کہا تو نے سجدہ کیا تھا اسے
زمین پر مرے رب نے پٹکا اسے

کہا کون ہے رب تیرا تو بتا
ذرا اسکی تعریف مجھکو سنا

کہا وہ کہ جسنے بنایا فلک
کئے اسنے پیدا یہہ جن و ملک

کہا ابن عباس نے یہہ کلام
کہ یوسف کو مجلس میں اپنے بلا
پہنایا قمیص ایک اسکو سفید
اور اسپر تھے جتنے جو کیجے شمار
ہر اک اسپہ موتی ٹکے جسم پر
لگے انکے کپڑوں پہ موتی تمام
کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا
وہ ٹکا کہ قیمت میں بے مول تھا
کہا اسکو یوسف نے میں ہوں غلام
نہو ایسی پوشاک شاہوں کے پاس
کہا تو ہے سید وہ تیرا غلام
کئے تین سو ساٹھ جتنے تمام
اور اتنے ہی دستار شالوں کی
بدلتی تھی ہر روز پوشاک کو

شرح اسکو کہوں آگے تمام
زلیخا نے اک روز آگے بٹھا
کیا اپنی الفت کی بیڑی میں قید
وہ گنتی میں آئے تھے اسکی ہزار
شرف اسکو جیتوں میں از قسم پر
پڑے گل پہ شبنم سے وہ لالکلام
گل اسپر تھا لعل و زمرد لگا
سمجھانے کوئی مول عنبر از خدا
مجھے ایسے کپڑے ندینا تمام
مجھے ایسی دی کہوں ذرا کر قیاس
میں باندی تیری بیشک ہے انکا نام
ہر اک پر زری کا نہایت تھا کام
شعر ق سنہری زری تار کی
کہ ایک دو سرے کے مشابہ نہو

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ

اسیطرح یوسف کے تئیں جا قرار
یہہ آیت کا مطلب ہے کرلے تو غور

زمین پر کیا ہم نے دے اختیار
پھر آگے کہوں اسکی تفصیل اور

جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے
کسیکو غنی اور کسیکو فقیر
یہان تک ہین سب اولیا انبیا
جسے چاہے ادنی سے اعلی کرے
یہہ چاہا تھا آدمؑ نے قابیل کو
ولیکن ہوا نہین وہ سب سے بد
نبی نوحؑ نے چاہا کنعان کو
یہہ فرعون کا تھا ارادہ تمام
اسی طرح رکھتا رہا دانیالؑ
اسی ڈھب سے نمرود نے اگ لا
ارادہ تھا داؤدؑ کا ملک سب
ابوجہل ابن مغیرہ کو جان
یہہ کہتے تھے یوسفؑ کے بھائی تمام
کسیکا ارادہ نہ پورا ہوا

یہہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے
کئے بعض محکوم بعضے امیر
کسیکو نہین حکم چون و چرا
جسے چاہے اعلی سے ادنی کرے
کہ اولاد مین سب سے بہتر یہہ ہو
اسیکو ہوا بغض و کین و حسد
کہ اولاد مین سب سے افضل یہہ ہو
کہ موسیٰؑ کا کر دیجیے قتل عام
کہ دے فوج کو وہ ہلاکت مین ڈال
یہہ چاہا براہیمؑ کو دے جلا
کرے جا کے امت کی خاطر طلب
کہے تھا نبوت ملے بے گمان
کرین نیست و نابود یوسفؑ کا نام
خدا ہی نے جو کچھہ کہ چاہا ہوا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

بہت لوگ لیکن نہین جانتے
مراد اسکی ہین اہل مکہ تمام

اور حکم خدا کو نہین مانتے
کہ اسلام سے جو نہ کہتے کلام

طلب اپنی غواصی کی یوسف کی ... ملا تو اسے چاہیے کہ ہووے ابھی

کہا ابن عباس یوسف کا حال ... زلیخا کو تھی اسکی الفت کمال

گئی تھی سو اسکے سبب کو بھول ... ہوا تا وہ اس سے دم وہ رہتی ملول

جو بولے تو بولے اسیکی وہ بات ... نہ بیٹھے تھی دن مین نہ سوتے تھی رات

نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی کلام ... اسے اسکے عشق مین تھی صبح و شام

ہوا نور یوسف کا یون جلوہ گر ... ہر اک شی مین آتا تھا یوسف نظر

اگر فصد مین خون گرتا تمام ... زمین پر لکھا جاتا یوسف کا نام

زمین آسمان اور دیوار و در ... ہر اک جا پہ یوسف سے تھا نظر

سنا رو نہ کرتی نظر وقت شام ... لکھا دیکھی ان پہ یوسف کا نام

سحر کو جو اٹھتی تو کرتی تھی آہ ... غرض ہوگئی اسکو یوسف کی چاہ

نہ چہرے پہ سرخی نہ آنکھون مین نور ... سبھی اسکے اعضا مین آیا فتور

کہا جائیگا غم سے جب جی نکل ... مجھے اسکی گھڑی شاید آویگی کل

بہت درد مین جب ہوئی مبتلا ... کہا ایک دن شاہ سے اسنے جا

کہ جی مین ہے میرے بناؤن مین گھر ... رہے اسمین یوسف کا ہر دم گذر

رکھون اسکا بیت الکرامت مین نام ... کہا تجھکو ہے اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم ... جو سرکار مین شاہ کے تھے ندیم

کیا جمع انکو زلیخا نے سب ... کہا تم بناؤ گھر اک اسے ڈھب

اور یاقوت کی آنکھیں اُسکی لگا
دیا تھا نہایت ہی اسکو جلا

زری نقرئی سب بنا صورتیں
لگائی تھی سب نے گویا مورتیں

تھیں بے جان پر وہ تو کرتی تھیں بات
ابھی اُڑ چلیں گر کھٹک جائے بات

صحن میں وہ گھر کے لگائے درخت
سب انکا تھا چاندی و سونیکا رخت

چھت اسکی بنائی سنہری تمام
اور اُسپر کیا صاف جڑنے کا کام

بچھائے تھے چاندی کے ہر جا پہ تخت
مرصع کئے سب جواہر سے سخت

ہر اک تخت پہ صورتیں تھیں حسین
تھیں سونے سے خالص سراسر زمین

پیالے وہ ہاتھوں میں زریں لئے
کھڑی تھیں وہ پانی سے سب کر لئے

لئے ہاتھ میں مجمر اک زر نگار
جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار

بنائے تھے اُس گھر کے سب سات در
وہ سب تھے صندل و عاج سے سربسر

ہر اک در پہ رقصاں تھا سونیکا مور
جو دیکھو تو اُسکا تماشا تھا اور

زمرد کا سر لعل کے اُسکے پا
عقیق اُسکے منقار میں تھا لگا

وہ فیروزہ خالص سے کر اسکی دُم
جو دیکھے تو یوں عقل کے ہوش گم

شکم میں تھا کافور و عنبر بھرا
عجب طرح کا تھا تماشا بنا

اور اُس گھر کے اندر بنا اور گھر
وہ تھا چشم یہ اسکا نور نظر

بنا تھا وہ یوں شیشۂ صاف سے
نہ بلور دم مارے وہاں لاف سے

در و در پہ اسکے کھینچی لا کلام
زلیخا اور یوسف کی صورت تمام

کہا یا الٰہی مجھے رکھہ نگاہ	ہو مجھسے ہرگز نہ کچھہ گناہ
تو کر رحم یا ارحم الراحمین	لگایا ہی شیطان نے مجھہ کمین

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

کئے گھر کے در بند سارے تمام	کہ تا ہووے یوسف زلیخا سے کام

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ط

کہا مین ہون یوسف تمہارے لئے	میری جان و دل تم پہ قربان کئے

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْ

کہا چاہتا ہون مین حق کی پناہ	کرون تجھسے مین اسطرح کا گناہ
وہ سید ہی میرا مین اُسکا غلام	خریدا اسے جسنے مجھے دیکے دام

اَحْسَنَ مَثْوَايَ

جگہہ نیک ہے کو اب سنئے آدمی	بہت میری تعظیم و تکریم کی
مین ظالم ہون گر کام ایسا کرون	گناہ اپنے سر پہ کیونکر مین لون

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ه

نہین ظالمونکو ہی ہوتی فلاح	نہین خوار و خستہ وہی شام و صباح
زلیخا کا یوسف نے پوچھا قریب	فی آن گرہ نہایت قریب
کمر بند مین تب گرہ سات دین	گرہ دیکے خوب اُنکو مضبوط کین
کہ ہرگز کھلے تا یہہ بند ازار	خدا کا اُسے خوف تھا ہوشیار

کہا مین ہوا نزدیک تو ہو دور | کہا تجھکو جانا ہے سب کے حضور

کہا الحفظ تو میری گردن پہ ڈال | کہا ہے بہت اس گنہ کا وبال

پہ سب کو وہ زخمین پہ لوگا ڈال | مگر تجھسے اس جا لگا تو نہال

کہا تو نہین کیا بجا د اعتصام | خریدا نہین مین نے دیکر کے دام

کہا جب تو نے دیا تجھکو بیچ | قضا تجھے تلک تجھکو لائی ہے کھینچ

نہین مین تو تجھ تک نہ آتا کبھی | میرا مول تجھسے نہوتا کبھی

کہا مین بچھایا ہے ریشم تمام | حریر اور دیبا کا ہے فرش عام

سو اب ساتھ میرے لیٹ اس پر | کہا ای زلیخا خدا سے تو ڈر

ڈرون ہون کہ ہو قہر مین جا سبھی | تلے میرے اک لخت فرش اگر کا

کہا باغ ہے خشک سے دا اسکو آب | کہا صاحب باغ دیگا شتاب

کہا تو نے مجھکو دیا خوب درد | کہ اس سے ہوا سب میرا رنگ زرد

کہا تیری شیطان مارتی ہے راہ | ہو آپ اور کرنہ مجھکو تباہ

کہا تجھکو دونگی مین بو غت عذاب | کیا جیسے تو نے میرا دل کباب

کہا مجھکو کافی ہے نعم الوکیل | ہونگا مین ہاتھون سے تیرے ذلیل

کہا کس سبب سے تو ہے بھاگتا | کہا حق کے ڈر سے تجھے دون بتا

وہ قیطوس جس سے خریدا مجھے | دیا اسنے عزت کا رتبہ مجھے

کہا اپنا دونگی مین سب تجھکو مال | فقیرونکو دیجو تجھے ہو خیال

کہا اپنے دل میں یوسف نے یون ۔ بھلا ایسا ہون بے ادب کیونکہ ہون

کہ ویسے ہین گنہگار اللہ کے ۔ مرے قتل پر سارے تیار تھے

گناہون مین دن رات ہے اک صاف ۔ نہ مجھ سے ہوا کچھ خدا کا خلاف

خدا نے بلایا ان کو سب بلا ۔ زلیخا نے جو دیدار دلربا

پھیل مرو کی اسے سب شہوت ہوئی ۔ اسے اس گھڑی سخت غفلت ہوئی

پچاس عمر تو تھی زلیخا مین تھی ۔ سو شہوت بہت اسپہ غالب ہوئی

ہوئے جب کہ گھر مین یہ دونو بہم ۔ رکھا آکے ابلیس نے وہان قدم

بدن کو لگا ہاتھ سے روکنے ۔ وہ یوسف کے گرمین لگا کھولنے

رکھا دوسرا وہ زلیخا پہ ہاتھ ۔ وا جمع اگر وہ دونون کے ساتھ

کیا جمع دونو کو اک کام پر ۔ کیا قصد دونون نے یکدگر

لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ

نہین دیکھتا گر خدا کی دلیل ۔ تو شیطان کی ہاتھون سے ہوتا ذلیل

کیا ہے مگر یہان مین اختلاف ۔ کہ کیا شی تھی جس سے بچا تھا صاف

دیا کعب احبار نے یون یہہ کہہ ۔ کہ یوسف نے جو سات دی تھی گرہ

ارادہ کیا تھا کہ کھولے اسے ۔ جو پہلے گرہ تھی تو دلے اسے

جو دیکھے تو ہے سامنے ایک کف ۔ وہ تھا صاف دست شگاف مثل صدف

ہتھیلی ہوئی ایک ظاہر وہان ۔ کہ اس پہ لکھا تھا وہان گمان

لکھا دیکھا جو پیغمبر نے ہووا
نہ اسکا بھی اسنے دیا کچھ جواب
اسی کف پہ دیکھا لکھا پھر تمام
تو اولاد ہی انبیا کی سمجھ
اسے بھی وہ سمجھا کان لم یکن
ندا اسکو دی ہاتف غیب نے
کہ اے میرے رفیق کرلے نظر
پروں کو تو قایم کر اپنے
تو اڑ جیسے البتہ رہ جا
پرندے تجھے جبتک کہ قایم ہیں
گئے پر تو گر ہو وہ مثل سہیل
زنا گر کیا تو نے میرے حبیب
روایت ہی یہہ بھی کہ اک جانور
کہا کا نہیں کچھ بیت زنا
پھر اسکے پر بھی بیٹھا وہ مرد نیکی طور
خدا کا ہوا حکم جبرئیل کو
پلک کے جھپکتے ہی روح الامین

سمجھ کر گرہ اسکے ہاں ہیں ہم گواہ
چھٹی بھی گرہ کھول دی پیر شتاب
کہ یوسف نکر ہی وہ توقی کا کام
نصیحت ہے تجھکو خدا کی سمجھ
گرہ ساتویں کھول دی اسکو سن
کہ تجھکو کہا عالم الغیب نے
پرندے کے جو ہیں یہ بال پر
اگر انمیں آیا ذرا بھی قصور
بہت اسکی ایذا بھلا پائیگا
ہوا پر اڑے ہی یہہ اور لو کر
ولے ہووے آخر وہ لڑکوں کا کھیل
نبوت سے جاویگا تیرا نصیب
پرندہ کتف پر پڑا آن کر
تجھو تا جو ہے درجۂ انبیا
زلیخا پہ اور کچھ نہ کی اسنے غور
کہ یہہ بندۂ خاص صایع نہو
کھڑے مثل یعقوب تھے بس وہیں

دیا بیٹھے پر ہاتھ کو اُسنے مل
گیا بھاگ اُٹھ کر وہاں سے شتاب
کہا بعض نے ایک دیکھی تھی حور
کہا واسطے کس کے تو ہے بتا
کہا بعض نے اک پرند سنے آ
زلیخا ہی تیری ہی محسن بات
روایت ہی آیا نظر وہ کوا
کہا اک فرشتہ نے ہو کر ملول
نبی صؐ نے کہا ہی کئی نیکبخت
رہیں گے قیامت کو سایہ تلے
ہے اول وہ سلطان صاحب مراد
دوم صاحب بخت ہی وہ جوان
سیوم وہ کہ دل اُسکا اٹکا رہے
چہارم ہے وہ شخص ہین جن میں پیار
چھپاوے جو صدقہ کیکو اپنے مدام
اور اک وہ کہ عورت ہے صاحب جمال
ملا اُس سے تنہا دیا اُسکو چھوڑ

پڑا ہاتھ میں اُسکے نطفہ نکل
میرا ہو گیا جل کے سینہ کباب
ہوا حور پر قلب یوسف کا جور
کہا اُسنے جو چھوڑ دیوے زنا
کہا کان یوسف میں کای مہر لقا
ولیکن نہ پھر جا کئی دن اور رات
کہ یوسف پہ جتنے پڑا غم ہوا
کہ یوسف کو پکو گیا کیوں تو بھول
قیامت کو ہونگے وے نیکبخت
تلے عرش کے انکو سایہ ملے
جو انصاف سے سب کی دیتا ہو داد
کہ حق کی عبادت میں ہو نوجوان
مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے
ولیکن وہ ہو بھیہ پروردگار
لیا شہر میں اُسنے عالی مقام
دل اُسکا طرف اُسکے آیا کمال
فقط خوف حق سے لیا منہہ کو موڑ

ہمارا سے وہ بندہ جسنے تحقیق تھا
وہ بندہ حق خالص دلین دیا

واستبقا الباب

جو آگے تھا یوسف زلیخا تھی پس	چلا اُسکا یوسف پہ کچھ بھی نہ بس
قمیص اُسکا پیچھے سے ہاتھ آگیا	زلیخا نے کھینچا اُسے وہ پھٹا

وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ

جو کھینچا زلیخا نے پیچھے سے آ	تو پیچھے سے یوسف کا کرتا پھٹا
گیا زور کر وہاں سے یوسف نکل	حویلی سے باہر ہوا بے خلل

وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ

ملے دونو سید سے آوے آ	حویلی کا دروازہ جس جا پہ تھا
تراشا زلیخا نے ولے فریب	نہ سمجھا کچھ اُسکا ازدل شکیب
کیا حیلے شہ سے بہت سا تپاک	کرے اپنے کو تا گنہ سے وہ پاک

قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کہا کیا جزا ہے گی اُس شخص کی	کرے اہل کے ساتھ جو بدی
مگر یہہ کہ تو قید یا ہو عذاب	لگیں تازیانے اُسے بے حساب
یہہ آیت کے معنے پہ جو تجھ عزیز	سمجھ اُنکو گر تجھکو ہے کچھ تمیز
زلیخا کو کہنے لگا یوں عزیز	کروں قتل اُسکو کہی نے تمیز
کہا قتل کرنا نہیں خوب ہے	اسے قید کرنا ہی مطلوب ہے
کہی جب زلیخا نے شہ سے یہہ بات	تو غصے ہوا یوسف نیک ذات

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي

کہا شہ سے یوسف نے میرا گواہ ہی موجود گر ہووے مقبول شاہ

کہا شہ نے ہی کون کیا اسکا نام گواہی جو دیگا وہ اسکی تمام

کہا ہی زلیخا کے وہ اہل سے اگر حکم ہو بو وہ اگر سے کہے

وشہد شاہد من اہلہا

اٹھا بول اک بچہ شیر خوار زلیخا کا وہ تھا ز خویش و تبار

گواہی کو اسنے ادا کر دیا جو حق تھا گواہی کا پورا کیا

شہادت کی ہیں دو روایت عجب سنو تم ذرا انکو کہتا ہوں سب

کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار معلم حکیم اور خدمت گذار

زلیخا کا کہتے ہیں تھا ابن عم حکیم اور دانا وہ صاحب قلم

ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب وہ آیا شتابی بصد اضطراب

بلائے زمانے کے عالم تمام وے حاضر ہوئے شہ کے مجلس میں تمام

لگا پوچھنے پھر یہہ شاہد سے شاہ کہ اسبات کا تو ہوا ہے گواہ

تو سچ کہدے جو کچھ کہ معلوم ہے یہہ کیسی مرے گھر میں اب دھوم ہے

کہا کھینچنے کی اک آواز سخت میں باہر سے در کے سنی تھی کرخت

پھٹا تھا قمیص اک بڑے زور سے ولیکن خطاوار کیسے کسے

نہیں ہے یہہ معلوم آگے تھا کون کھڑا کون تھا اور بھاگے تھا کون

قمیص اسکا آگے سے گر ہی پھٹا ہے یوسف کی اسمیں سراسر خطا

واستغفری لذنبک انک کنت من الخاطئین

اور یوسف کو بھی شبہ سچون سے حال	یہہ مضمون آیتہ ہی تو اسکو مان

فلما رای قمیصہ قد من دبر

جو دیکھا قمیص اسکا سب خوب سا	تو پیچھے ہی سے اسکو پایا پھٹا
وہ دیکھتے ملا جب کہ پیچھا پھٹا	زلیخا پہ وہ جرم ثابت ہوا

قال انہ من کیدکن

زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز	کہ سن تجھکو اصلا نہین کچھ تمیز
تو کہتی ہی اس شخص کی کیا جزا	کیا اہل سے تیرے جسنے برا
یہہ کہنا ترا تھا سب فریب	نہین تجھکو کہنا یہہ دیتا تھا زیب

ان کیدکن عظیم

ہے بیشک تمھارا بڑا مکر و کید	کہ دانا بڑا اسمین ہوجائے صید
یہہ کہکر کے یوسف سے پھر یون کہا	کہ یوسف تجھے مرحبا مرحبا

یوسف اعرض عن ھذا

سن ای یوسف اس بات کو چھوڑ دے	منہہ اپنا تو اسطرف سے موڑ دے
تو پرمہر کر اسکی اور کچھ نہ بول	زلیخا کا پردہ کسی سے نہ کھول
تو جانے ہی کا فر تھا بالکل عزیز	نہ اسلام کی اسمین کچھ تھی تمیز
نہ چاہا زلیخا کا پردہ ہو فاش	کرنے تھا اسی بات کی وہ تلاش
خدا ہی ہمارا رحیم و کریم	ہمیشہ بندوں پہ لطف عمیم

وقال نسوۃ فی المدینۃ امرات العزیز تراود فتاھا عن نفسہ

کہی شہر مین عورتون نے یہہ بات | کہ ہے مصر مین ایک عجب واردات
کہ بی بی جو رکھتا ہے اپنی عزیز | نہین عشق مین اسکو اصلا تمیز
بلاتی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس | ملاقات کی اُس سے رکھتی ہے آس

قد شغفها حبا

ہوا ہے محبت مین دل اسکا چور | حواسونمین اسکے پڑا ہے فتور
ہوا اثر محبت سے دل کا لہو | یہہ ہے ابن عباس کی گفتگو
کہون تجھسے کسکو کہے ہین شغاف | بہت اسکے معنونمین ہے اختلاف
دماغ اُسکے معنے کہے بعض نے | کتابونمین ہین یہہ بھی دیکھے لکھے
کہا بعض نے قلب کا درمیان | جو مشہور ہے یا جسکا لیجیے گمان
کسیکی مراد اُس سے سارا بدن | ہوا کہدیا تجھکو آگہ مین
کہ تخم اور عروق اور استخوان | ہوے عشق مین غشک سب کے تئین

انا لنرٰها فی ضلٰل مبین

ہم البتہ ہین دیکھتے اسکو سب | زلیخا ہے ظاہر ضلالت مین اب
ہین کہتے نشان محبت ہین چار | ہے افلاس و سواس و انفاس و بیار
بیان اب مین کرتا ہون تفصیلوار | سُن اسکو اگر تجھ تو ہے ہوشیار
کہ افلاس جو تھا براہیم کو | کہون اُسکا قصہ ذرا تم سنو
براہیم کو جب خدا نے جلیل | لگا کہنے یہہ ہے ہمارا خلیل

یہین عقل اُسکی جاتی رہی
جو ہوش آئی یہہ بات اُسنے کہی

کہ پھر تم وہی نام لو
خدا کے لئے مجھکو تک تھام لو

کہا تمکو کچھ دو تو لین نام پھیر
کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہے دیر

کہا جو کہ گھر مین میرے چیز ہے
دیا تمکو ہم نے وہ جو تھی شی

پھر اُس سے بھی زیادہ اک آواز کی
کہ دل آب ہو بہہ گیا سُنتے ہی

کہا پھر بھی اللہ اک بار اور
کہو نام اُسکا کرو مجھہ پہ غور

کہا بے دیے ہم کہینگے نہین
چلے جائینگے ہم ابھی پھر کہین

کہا مجھکو کر لو تم اپنا غلام
چراؤنگا مین بکریان لا کلام

کہا روح الامین نے کلام
فرشتے سے میکائیل تھا جسکا نام

سُو جب کہہ کوئی ہووے خلیل
کہ ہے نیک یہہ عبد رب الجلیل

دیا نام دونو نے اپنا بتا
وہ مال اُسکا اُسکو دیا سب پھر

اب آگے سُنو اُنس کا تم بیان
مین کرتا ہون حال اُسکا تم پر عیان

کہ موسیٰ بن عمران سُوئے کوہ طور
چلے تا مشرف ہون حق کے حضور

جو دیکھے تو اک شخص بیٹھا تھا وہان
تلے کوہ کے اک بنائے مکان

کہا اُسنے موسیٰ کدھر کو چلے
ہماری بھی اک عرض سُن لیجیے

کہا مین چلا ہون مناجات کو
خدا سے مین کرنے چلا بات کو

کہا عرض میری طرف سے کرو
کہ مجھکو محبت بہت اپنی دو

فراخی مین دنیا سے تھا وہ چند / بہت دل مین خوش اسکے آیا پسند

کہا جسکو پھاڑا ہی یہان سرنے / یہہ اسکا مکان ہی ذرا دیکھ لے

مین وسواس کا حال تجھسے کہون / سن اسکی خبر صاف مین تجھکو دون

کسی نے یہہ مجنون سے پوچھا بھلا / تجھے ایسا وسواس اب کیون ہوا

کہا جب سے الفت ہوئی تب سے ہے / اور اسکے سوا باقی نہین کوئی شی

اب التماس بھی تجھکو بتلاؤن مین / سن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہون مین

عطا عسکری سے روایت ہے یہہ / مین کہتا ہون تجھسے حکایت ہی آہ

عمر ابن خطاب نے ایک سال / دیا بھیج فارس کو لشکر کمال

ہمارے سے تھے لشکر مین اربع ہزار / سردارون کو اپنے کیا جو تھے نیکو کار

تھے لشکر کے سردار ابن عمر / وے سب انکے تابع تھے [illegible]

لیا ایک قلعہ کو جا کرکے گھیر / ہوئی فتح ہونہین کچھ اسکے دیر

رئیس اسمین عورت مجوسیہ تھی / نہایت حسین اور قابل بڑی ہی

چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر / کرتا لشکر اسلام دیکھے مگر

جوان ایک انمین بعہد شباب / شجاعون دلیرون مین تھا انتخاب

اٹھا ہاتھ مین اسنے شمشیر تیز / لگا مارنے کرکے گھوڑیکو خیز

کہین جا کے کرتا وہ نیزیکا وار / ادھر سے جو مارا ادھر ہووے پار

نہایت ہی چستی سے کرتا تھا جنگ / نکالے تھا اپنے وہ دلکی امنگ

کہ کلمہ محمد کا تو سبھی ہے بول
شہادت میں اپنی زبان کو تو کھول

کہا اُسنے تجھسے بھی کوئی بڑا
اگر ہو تو اُسکا بتا دے پتا

کہا وہ محمد سب کا ہے بادشاہ
کہا مجھکو لے چل وہاں خواہ مخواہ

چلے لیکے اموال لشکر تمام
ہوئے ساتھ لوگ اُسکے سب خاص عام

عمر نے کہا پڑھ تو کلمہ کو اب
اگر دین احمد ہے تجھکو طلب

کہا اُسنے ہے کوئی تجھسے بڑا
کہا ہاں وہ ہے سرور انبیا

و لیکن ہوا اُنکا جنت مقام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ہیں مقبور اُس قبر اطہر میں وے
یہہ ہی باعث امن ہر ایک شے

اگنتا انکی ہوئی یہہ بیان
تو پھر خدا سے نہ ملتی امان

وہ حجرہ میں آئی شتاب
پڑھا اُسنے کلمہ بصد آب و تاب

کہا پھر یہہ اُسنے کہ اے میرے رب
ہوئی میں مسلمان بے شبہ اب

ہوئی کفر سے پاک لیکن ہے ڈر
کہیں مبتلا پھر نہ ہوں میں شر

میری جان کو قبض کر یا الٰہ
خوشی آئی ہے مجھکو تیری بارگاہ

سر اپنا نبی کے دھرا قبر پر
دم سرد کھینچا بسوز جگر

وہیں جان بحق اُسنے تسلیم کی
جو شرط وفا تھی سو تتمیم کی

یہہ دیکھہ اُسکو ایسا عمر نے کہا
عجم میں نہیں عاقل اسکے سوا

غسل دیکے کفنا اُسے اُسکی
نماز جنازہ سبھوں نے پڑی

کہا انکو اسطرح دوں پیچ و تاب	کہ ہو جائے دل انکا جلکر کباب
نہ ماروں نہ انکو کروں آپ قید	انہیں پر پڑے سارا انکا یہ کید
میں اکبار یوسف کو انکو دکھا	محبت میں دیتی ہوں سب کو پھنسا
پھر آنکھوں سے انکے چھپاؤں اسے	کبھی روبرو پھر نہ لاؤں اسے
یہاں تک کہ ہووے جگر داغ داغ	کروں عقل کا انکی میں گل چراغ
مریں عشق میں اسکے بیتاب ہو	ہر اک کا جگر عشق سے آب ہو

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـاً

کرا آراستہ مجلس انکے لئے	دھرے واں بہ نوع سے تکیے نئے
کہ آرام سے اسپہ بیٹھیں تمام	کریں ہوش و جاں محو سب خاص و عام

وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا

جب آئیں وہ سب عورتیں جمع ہو	چھری دی زلیخا نے ہر ایک کو
اور لیمو منگا انکے آگے دھرے	پیالے بھی رکھے شہد سے بھرے
کہا پھر کہ کاٹو چھری سے اور کھاؤ	تمھارے لئے ہے یہ سارا بناؤ
یہ کہہ کر پھر آئی وہ یوسف کے پاس	کہ اسکا ہووے کہیں دل اداس
کیا پھر اسے خوب آراستہ	گھٹا رشک سے ماہ نوخواستہ
کیا اسکے زلفوں کو موتی سے پر	لگائی ہر اک جا پہ یاقوت و در
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرا	جواہر سے سارا تھا اسمیں لگا

اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

جلایا اُنہیں سر سے لے تا بفرق | سیاہی پہ جس طرح برقی ہی برق
وہ اِک چودھویں رات کا چاند تھا | اُجالا مکان اُس سے سارا ہوا

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ

اُسے جب کہ دیکھا سبھوں نے تمام | کہا سب نے ہی یہ بڑا ہا کلام
اُڑے دیکھ کر اُنکے ہوش و حواس | نہ جینے کی اپنی رہی اُنکو آس
ہوئیں سب کے سب بیخود اُسے دیکھ کر | کسیکو رہی کچھ نہ اپنی خبر

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

دیا اپنے ہاتھوں پہ چھری لو انکو پھیر | نکی اُسمیں کچھ فکر اور کی نہ دیر
وہ [illegible] تھا اور ہاتھ میں تھی چھری | ہر اِک نے وہ دیکھ انگلیاں کاٹ لی
کہ دیکھ حیران حُسن و جمال | کیا روح نے جسم سے انتقال
کٹے ہاتھ کچھ اُنکو پایا نہ درد | کہ بیخود سے تھے حیرت سے ہر ایک فرد
ہر اِک کا وہاں حیض جاری ہوا | کہ تیر نگہ اُسکا کاری ہوا
لہو نے بدن میں جو مارا تھا جوش | ہر اِک اُسکے بدن میں کیا تھا خروش
نکلنے لگا حیض کی راہ سے | کہ جوش آوے ہے خون کو ماہ سے
گیا خون ہاتھوں کا اُس خون میں مل | فضیحت ہوں تا کہ سب ہو خجل

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا

کہا سب نے حاشا نہیں یہ بشر | جمال اُسکا حیران ہوئے دیکھکر

دیا حکم حق نے اسے واسطے	یہہ رستے کو اب تو عصا ڈال دے
جو ڈالا تو وہ اژدہا ہو گیا	کہا حق نے موسیٰ یہہ کیا ہوا
کہا اسکو پہلے سے تو دیکھ لے	کہ ڈر ... کے نہ اس سے ڈرے

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

کہا پھر زلیخا نے ان کے تئیں	یہہ وہ ہی کہ تم طعنے دیتی ہیں
ملامت میں اسکی کیا انتشار	یہہ تم ہی ذرا دیکھو اسکی بہار
ارادہ کیا انکی الزام کا	کہ کیوں ہوش تم سب کا جاتا رہا
و نیز ہاتھ کیوں تم نے اپنے کٹا	رکی کیوں نہ تم نے دل اپنا مٹا
یہہ الزام دیکر کے کہنے لگی	کہ میری بھی اسی طرح حالت ہوئی

وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ

اور البتہ میں نے بلایا اسے	اور خواہش کو دل کی جتایا اسے
سو اسنے نہ مانا یہہ میرا کہا	رکھا آپ کو مجھ سے اسنے بچا

وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ

نہ اسنے کیا گر جو کہتی ہوں میں	کئے قید میں پھر نہ تنہا ہوں میں
اور البتہ ہو ویگا یہہ خوب خوار	کیا اسنے جیسا مجھے دل فگار
یہہ آنکھوں میں ہو جائے سب کے حقیر	پھرے جیسے پھرتے ہیں در در فقیر
کہا عورتوں نے یہہ اسکے حضور	زلیخا نہیں اسمیں تیرا قصور

وہ زلفوں میں چھپ گیا انکے ظہور | اندھیرے میں جسطرح مشعل کا نور

دئے کھول جاندلیسی رات نے ہاتھ | لگیں کرنے نخرہ وہ یوسف کے ساتھ

وے سبھی تھیں سب بنڈلیاں گھونگر | کہ یوسف کی انگیز سے تک نظر

وہ ہوا انکے تابع کسی طور سے | لگائیں تھیں وہ سب گھاتیں غور سے

اور اسکو نتھا اسطرف التفات | کسی سے نکرتا تھا اصلا وہ بات

کہا سے نے یہ ہے غریب اور غمین | یہہ عورت کی لذت سے واقف نہیں

کہاں اسکی قسمت کہ ہم سے ملے | کہو اسکو تا اسکا دل تک کھلے

ہمارا نہیں ہے کوئی یہاں نظیر | کہ صفتوں میں ہم صغیر و کبیر

کہا ایک نے اس سے ہوکر خفا | کہ میں اسکی سمجھی ہوں سب مدعا

مراد اسکی یہہ ہے کہ مجھ سے تمام | یہہ سبھی رہیں اور کئے جان کلام

اسی واسطے ہو رہا ہے خموش | بھر اسکے دل میں ہے الفت کا جوش

کہا نے کہ صبر کرلے تو اختیار | جسے چاہے ہم میں سے ای ہوشیار

کہا اٹھ کھڑی ہو تم اب کی سب | مجھے بھی تمہاری نہیں ہے طلب

نکل اٹھیں محروم ہوکر تمام | نہ اسنے کسی سے کیا کچھ کلام

زلیخا سے آکر یہہ سب نے کہا | کہ نعمت میں تو نے جو اسکو رکھا

اطاعت نے تیری کیا ہے خراب | کہ دیتا نہیں تجھکو اصلا جواب

اب اسکو تو تھوڑے دنوں قید کر | کہ بھوکا و پیاسا رہے بیشتر

تجھے چاہیے چھوڑ دے اختیار
کرے جس طرح چاہے پروردگار

ضرر اور تو اپنا کچھ فائدہ
نہیں جانتا بہتری آپکی

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔

نہ پھیریگا تو مجھ سے زنا کا کید
تو ہو جاؤنگا دام میں انکے صید

میں ہو جاؤں مائل انکی طرف
تو ہوں جاہلوں میں شمار اور تلف

جہالت سے ہی ہے گنہ ابتداد
میں کہتا ہوں اسکو ذرا کیجیو یاد

بہت کید انکا کرے مجھکو خوار
کہ ہیں زانیوں بیچ ہونگا سیاہ

زنا میں ہیں نقصان دس بالیقین
ہے نقصان عقل اور نقصان دین

ہے نقصان عمر اور رزق اسکو جان
خدا ہو وے غصے بہت بیگمان

اسیسے اڑے سب کے چہریکا نور
اسی سے ہو پیدا بلائی ضرور

اسی سے ہو نسیان پیدا ضرور
پڑے صالحوں کے دلوں میں فتور

اسی سے دعا اسکی مردود ہو
اسی سے وہ مانند نمرود ہو

اسی سے عبادت نہووے قبول
ہوں دشمن اسی سے خدا اور رسول

لکھا جائے زانی کے ماتھے پہ یوں
ذرا اسکو سن لے میں تجھسے کہوں

کہ ہے یہ خدا سے نہایت بعید
نہیں اسکی قسمت میں ہونا سعید

قریب اسکے دوزخ کے زانی رہے
نہ جنت کا آرام حق اسکو دے

کرے ہی نہ نالش ولونکو سیاہ
زنا سے بچا انکا جہاں ہو تباہ

روایت ہے ذوالنون مصری سے یہ | طواف ایک کرتے ہوئے یہ کہے

الٰہی میں مانگی تھی تجھسے دعا | ولیکن نہ پایا میں وہ مدعا

یہ آواز دی ہاتف غیب نے | کہا ہے خدائی بلا ریب نے

دعا تو تری ہو گئی ہے قبول | ولے دی ہے مہلت تو اسکو نہ بھول

کہ مادل تمارا طرف ہو ترا | کبھی نام ہرگز نہ بھولے میرا

دعا دل میں کرنے سے یوسف کے باپ | پس از سال ستم ہوا پھر ملاپ

حکایت

کہا مالک ابن دینار نے | طریق ولایت کے سردار نے

نبی کی زیارت کو جاتا تھا میں | مدینہ کو مکہ سے آتا تھا میں

گیا قافلہ جب کہ آدھی وہ راہ | ہوئی راہ گم مجھسے اسوقت آہ

جو دیکھا تو اک شعلۂ نور ہے | کبھی پاس آکر کبھی دور ہے

کبھی مجھسے غائب کبھی مہرباں | کہا دل میں اپنے میں ہوکر اداس

کہ اے صاحب شعلۂ نور حق | دکھا اپنی صورت مجھے دے قلق

یہ کہتے ہی ظاہر ہوئی اک پری | نہایت ہی تھی اسمیں جلوہ گری

گویا مہر نکلا ہے مشرق سے اب | وہ عورت تھی اور حسن اسکا غضب

کہا مجھسے ہاں میں تو کر مت فضول | کہا میں نے کہنا ترا سب قبول

میں آئی ہوں کیا مجھکو کہنا ہے تو | بتا تجھکو کس کی ہے یہاں جستجو

جو خالق ہو موجود ہر وقت پاس
تو مخلوق اُسکو کیون ہو ہراس

کہا مین نے کر تو دعا تا بچین
یہہ تشفاق اسباب ہم سے نہ دین

اُٹھا ہاتھ اُسنے کہا پھر یون
کہ ا مالک آسمان بے ستون

تو غالب ہے بندونپہ اپنے تمام
بر آوے دعا سے تیرے سب کا کام

عرب ہے یہہ اتنے مین کی پھر ندا
کہ کسنے یہہ کی ہم پہ ہے بد دعا

کہ گھوڑے ہمارے ہوئے سار فوت
کسی کی ہوئی بد دعا سے یہہ شو

پھر انکے لئے اُسنے کی اک دعا
کہ ای مالک الملک رب العُلےٰ

تو انکو بھی دے اس بلا سے نجات
کہ یہہ بھی ہین بندے تو ہی پاک ذات

یہہ تایب ہوئے اپنے افعال سے
ہمارا نہین کچھ گیا مال سے

ہوئی اُن سے بھی سب بلا انکی دور
کیا عفو انکا خدا نے قصور

گیا قافلہ اُس جگہہ پھر ٹھہر
وے اعراب رستے گئے اپنے گھر

کہا مین نے ای مہر دین متین
بحق نبی سید المرسلین

تو ہے کون بتلا مجھے اپنا نام
کہ تیرا ہوا آج سے مین غلام

کہا شخص میرا ابلہ نام ہے
مگر تو بتا تیرا کیا کام ہے

کہا خواہش مرد گر ہو تجھے
تو قربت مین اپنی جگہہ دے مجھے

کہا تجھسے پوچھون ہو ہین انکی بات
جواب اُسکا دے مجھکو ای نیک ذات

کہا مین کہ پوچھ اسکو کہتی ہے کیا
کہا عقل کی خبر مجھکو بتا

ہوئے دیکھ حیران یہہ سب ماجرا
کہا اسنے ان تکو تعجب ہے کیا

جو ہوا اپنے مولا کا فرمان پذیر
ہوا اسکی مخلوق کو کچھ گزیر

جو منہ سے نکل اسکے اک بات جائے
ہوا کیون نہ پورا اسے کر دکھائے

جہان حکم پر اسکے ہیجو روان
زمان و زمین انجم و آسمان

یہہ تنکہ وہ دریا مین جاتا رہا
مگر پھول کی طرح تیرتا رہا

زلیخا پہ وہ جس طرح عاشق تہا
اسی طرح سے پانی پہ جاتا تہا واہ

تو دکھلا زلیخا نے یوسف کا حال
کہا اسکو بہی مجھسے نفرت کمال

کبہی جا سکے بیٹہ زوج اپنے پاس
کہ سن مجھسے اک بات امی کیدا

کیا مجھکو یوسف نے بدنام اب
مرا حال کہتا ہی لوگون سے سب

یہان اسکا کچھ اور باقی علاج
مگر یہہ کہ سے قید تو اسکو آج

یہہ جا بیگی خاقت زلیخا اگر
اسے چاہتی رکھنی کب قید کر

یہی شاہ کو بات آئی پسند
کہ کیجے کسیطرح یوسف کو بند

قوله تعالى ثم بدا لهم من بعد ما رأوا الآيات

ہوئی سب کی ظاہر یہی دلمین بات
وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گو براءت

نشان صداقت بہی ظاہر ہوا
پہ جیسے حال سے اسکے ماہر ہوا

کلام صبی اور سجود صنم
وہ شق قمیص اور بہی بیش و کم

ولے اسکو زندان قید ہی کیجئے
اسے تھوڑی تکلیف اب دیجئے

لگے لوگ تھے بہت فوج فوج — حبس میں بھی اُسکا ہوا اوج موج

طعام اور تحفے بہت بے شمار — اُسے لوگ دیتے تھے لا بار بار

کچھ افطار بعد اسکے لیتا تھا کھا — فقیروں کو باقی وہ دیتے ڈالتا

جو تھے قید میں انکو دیتا وہ سب — ہوئے اسکے تابع وے سب اس سبب

دلو کانوں وہ سب کے ہوا پھر بلند — وہاں قید میں جو کہ تھے شخص بند

رہا کرتے یوسف کی خدمت میں سب — کھڑے رہتے حاضر وہاں باادب

بچھا فرش اُسپر بٹھایا اُسے — رئیس اپنا سب نے بنایا اُسے

روایت ہے یوسف سے ہو ہمکلام — دیا آکے جبرئیل نے یہ پیام

کہ تو قید خانوں سے اپنے ہوا — جو اللہ سے تو نے مانگی دعا

اگر عافیت مانگتا حق سے تو — نہ ہوتی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو

تھا زندان میں جو بڑا کارکن — کہا اُسنے یوسف سے اک اور سخن

تجھے چاہتا ہوں دل و جان سے — میں کہتا ہوں یہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ — نہ دل کو لگاوے ترے میری چاہ

کہا کس لئے تجھکو نفرت ہوئی — بڑی کیوں ہماری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھ اوپر — ہوا میں اُسی کے سبب دربدر

محبت زلیخا کی یہ مجھ کیا — کہ زندان میں مجھکو ہے بٹھا دیا

سو عاشق اگر تو کہیں ہو مرا — تو اب قتل ہے ایک باقی رہا

دیا بھیج باندی کو یوسف کے پاس — کہ ہرگز نہ ہونا تو دل میں اداس

تو مت جا نہ ہے تجھی پر عذاب — میرا دل بھی کھاتا ہے سوچ و تاب

تو اور ونکے نزدیک ہے قید میں — میں تابع ہوں تیری نہ بھول اب ہمیں

کہ یوسف تو آنکھوں کا ہے میرے نور — نہ دیکھونگی کچھ گر ہوا مجھسے دور

قیامت میں جس وقت ہو نفخ صور — ہر اک کا ہو دہشت سے وہاں رنگ دور

خدا بھیجدیگا فرشتوں کو پاس — کہ مومن کو کہدے نہ ہونا اداس

تو اور ونکے نزدیک ہے رنج میں — رکھیں ہم تجھے نعمت و گنج میں

یہاں بھیج رب دشمنوں کے لئے — نہ غم کر کہ آزاد ہم نے کئے

لباس اور کرسے شراب و طعام — زلیخا اسے بھیجتی صبح و شام

امارت ملک سے زلیخا نے لی — کہ خدمت میں اسکے ہووے کمی

وہ اور ونکی نزدیک محبوس تھا — زلیخا کے دل میں وہ مانوس تھا

اسیطرح دنیا میں مومن حقیر — ہے ظاہر میں نزدیک سب کے فقیر

خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز — نہیں اسکی بہتر کوئی اور چیز

سنو ابکد انکا عجب ماجرا — جو زندان کا مالک تھا اسکو بلا

زلیخا نے اسطرح سے کہدیا — کہ زندان میں جس وقت تو جائیگا

تو یوسف کو تو مار تو جا کے اب — کہ رووے ذرا درد سے کھا غضب

کہا کس لئے اسکو مارے ہے تو — تو عاشق ہے تجھسے کہا تو کہو

نہایت ہی محزون و مغموم ہین | ہین عاجز بہت اور مظلوم ہین
وہ ساقی اور خباز اور شاہ کے | تھا یوسف نے جب آکے
کہا تم پہ کیون اسطرح کا ہے غم | کہا کہتے ہین تجھسے دو خواب ہم
ہمین خواب سے اپنے ہے گا ہراس | اسی غم سے دل ہے ہمارا اداس

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا

کہا ایک نے مین دیکھا یہہ خواب | نچوڑون ہون انگور سے مین شراب

وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ

کہا دوسرے نے مرا سن کلام | کہ روٹی دھری سر پہ مین نے تمام
پرندے اُسے کھاتے ہین چیر کر | یہہ دیکھی خواب اُسکی تعبیر کر
یہہ آیت کا مطلب ہے تو اسکو جان | اب آگے ہے تفصیل سے کچھ بیان
جو ساقی کی تھی خواب اسکو تمام | کہون تجھسے سن مجھسے اے نیکنام
یہہ دیکھا کہ شہ نے بلایا اُسے | بلا گھر مین اپنے بٹھایا اُسے
گیا باغ مین شہ کے وہان تین شاخ | نظر آئین انگور کی بس فراخ
انہین لیکے بویا زمین مین تمام | جمین اسمین شاخین بہت لا کلام
لگے تین خوشے لیا اُنکو توڑ | بنائی شراب اُسنے اُنکو نچوڑ
بھرے اُسکے شربت سے پھر تین جام | پلائے ملک کو وہ تینون تمام
سنو خواب خباز کا ماجرا | گویا گھر مین وہ شہ کے داخل ہوا

ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون

يا صاحبي السجن ءارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار

کہون تجھسے معنی اس آیت کے اولا
ذرا اُن اُنہین کرکے اب دل مین غور

یہہ دونو سے یوسف نے اُس دم کہا
کہ اک بات تمکو مین دونون بتا

جو کچھ تمکو کھانیکو آویگا اب
سنو مجھسے تفصیل تم اسکی سب

جہان سے وہ آویگا کھانا تمام
تمھین حال اُسکا کہون لاکلام

کہا اس طرحکا طعام آویگا
تمھارے وہ کھانیکو کام آویگا

کہا جس طرح تھا اُسی وضع ہوا
کہا تھا جو اُسکے وہی سب ہوا

کہا پھر یہہ ساقی نے یوسف بتا
مجھے کسنے یہہ علم آخر دیا

ذلكما مما علمني ربي

یہہ رب نے سکھایا ہے کیونکہ مجھے
کہا ان سے کہتا نہین مین آپ سے

جو کچھ وحی کرتا ہے مجھکو خدا
اسیطرح کہتا ہون مین تم سے آ

کہا پھر مین بیزار ہون کفر سے
دیا چھوڑ ہے مین نے دل سے اسے

اني تركت ملة قوم لا يؤمنون بالله وهم بالآخرة هم كافرون واتبعت ملة آبائي ابراهيم واسحق ويعقوب ما كان لنا ان نشرك بالله من شيء

مین چھوڑا ہے اس قوم کو سربسر
نہ لاوین جو ایمان اللہ پر

وے اور آخرت کو نہین مانتے
قیامت کو برحق نہین جانتے

مین اب دین آبا کا تابع ہوا
براہیم واسحاق ویعقوب کا

نہین ہمکو لایق ذرا مارین دم
کرین شرک اللہ کا کچھ بھی ہم

ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتموها انتم وآباؤكم ما انزل الله بها من سلطان ان الحكم الا لله امر الا تعبدوا الا اياه ذلك الدين القيم

کہ اسکے سوا مت عبادت کرو | یہہ ہی دین محکم اسے ملکے لو

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ه

بہت لوگ لیکن نہین جانتے | وہ حکم خدا کو نہین مانتے

روایت ہی یون ابن عباسؓ سے | اس آیت کے معنے جو اونسے کہے

مطیع اور عاصی کو روز حساب | خداوند دیگا ثواب و عقاب

اسے لوگ ہرگز نہین جانتے | نہین اسکے درجے کو پہچانتے

روایت ہی ساقی مسلمان ہوا | ولیکن نہ خبّاز مومن رہا

مسلمان ہوئے اہل زندان کے | نبی سارے یوسفؑ کو پہچانکے

کہا بعد ایمان کے لائق ہی یون | کہ اک بات مین اہل زندان کہو

کہو اپنے احوال تم دل کا سب | کہ دو چیز سے تمکو کیا ہی طلب

مرے ساتھ زندان مین رہتے ہو یا | چھٹنا چاہتے ہو کہو تم ذرا

جو تھے بیچ زندان مین اور چار سو | لگائی دل اپنے کی یوسف سے لو

کہا چار ہوئی تیرے ساتھ ہم | رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم

ہزار انمین کہنے لگے ہمکو اب | چھوٹین قید سے بس یہی ہے طلب

کہا جاؤ نکلو یہان سے شتاب | کہا ہاں مین ہے بہتر یوہی عذاب

پیادے ہین زندان کے چھوڑینگے | ہر اک کو کرینگے وے ڈھونڈ اور طلب

کہا مین کرون حق سے ایسی دعا | کہ تم نہین ہٹتے کوئی بھی پکڑا نہ جا

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ

اس اپنے ہی عہد سے پہ قائم رہے — تیرا مرتبہ پھر یہہ دائم رہے

کہا پھر یہہ خباز کو کل کے دن — تیرا رزق دنیا سے جاویگا چھن

کھنچے گا تو اٹھتے ہی سولی پہ کل — تیری جان سولی پہ جاوے گی نکل

تیرے سر کو کھاوینگے کوّے تمام — نہ پہنچے گا تو صبح سے تا بشام

یہہ سنکر کے خباز رونے لگا — اک آواز عاری کہ یا حسرتا

لگا کہنے میں نے نہ دیکھا ہے خواب — کہا جھوٹھ تجھسے یہہ حال خراب

کہا تو نے دیکھا ہے یا اب نہیں — قضا بھی خدا کی پھرے ہے کہیں

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ؕ

ہوا حکم جاری اب اس کام میں — پڑو تم نہ ناحق کے اوہام میں

جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا — جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا

کہا تم نے سچ یا کہا ہے دروغ — اسی طور ہو ویگا اسکا فروغ

ہو پھر جو وقت خباز کو — کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو

دیا اسکو سولی پہ کوّے تمام — دماغ اسکا کھانے لگے صبح شام

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ

کہا اسکو جسکا ہوا تھا یقین — بچیگا یہہ آفت سے غم کچھ نہیں

کہ جب جائیو اپنے صاحب کے پاس — مجھے یاد کریو میں رکھتا ہوں آس

یہہ آیت کا مطلب ہے رکھہ اسکو یاد — اب آگے ہے تفصیل اسکی زیاد

کہا دیکھہ تو تو زمین کو ذرا
کہ ہو قدرت حق سے تو آشنا

جو دیکھے تو سب وہ زمین پھٹ گئی
وہ آنکھون کے آگے سے سب ہٹ گئی

زمین کے کھلے پردے ساتون تمام
نظر آیا تحت الثری اسکو عام

نظر آیا وہان ایک پتھر پڑا
سفید اور شفاف تھا خوب سا

وہین اسکو جبرئیل نے مارا پر
ہوا آدہا ادہر اور آدہا ادہر

پھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ
نکل اس سے کیڑا چلا سبز رنگ

لیے منہ مین اک سبز پتا تھا وہ
وہی برگ کھا کھا کے جیتا تھا وہ

کہا تجھسے حق نے کہی ہے یہ بات
کہ قادر ہون مین رازق کائنات

جو کیڑے کو پتھر مین پہنچائیگا
تجھے بھول کس طرح وہ جائیگا

اسے رزق پتھر مین بھولا نتھا
تجھے بھولتا کس طرح مین بھلا

صفی اور خلیل اور ہمارا ذبیح
تو اولاد مین انکے ہیگا صریح

تجھے کس طرح بھولتے ہم بھلا
جو پتھر مین کیڑا نہ بھولا ذرا

ہوا ملتجی اس سے تو جو تجھے
بچانے خدا اور بندہ تجھے

بھلا اور برا اپنا جانے نہین
تجھے اپنے دل سے وہ مانے نہین

بتا کس نے اب تک بچایا تجھے
اور ان ہاتھون سے چھڑایا تجھے

کوئے سے نکالا ہے کس نے بھلا
دیا کس نے تجھکو یہ سب مرتبا

سنا جب کہ یوسف نے تو کانپتا
ندامت کے مارے ہوا آب آب

سیر اس شاہ سے جا کے احوال کہہ | کہون قید میں ہیں میرا حال کہہ
ہوئی اُسسے قید جز پنج سال | ہوتا زیادہ اُسسے کچھ ملال
سنو ایکدن کی عجب واردات | کہون ایک یوسف کی میں تمسے بات
حصر کے میں زندان کے اک روز تھا | وہ بیٹھا ہوا سب کو تھا دیکھتا
یہہ دیکھا کہ اک قافلہ شام کا | طرف مصر کے سیج وہ آتا چلا
اور اسمین سے اک شخص ناقہ سوار | وہ کنعان سے آتا ہی الست شعار
سپر دل ہی نام اُسکا مشہور ہے | اور اُس اُونٹنی پر وہ پسرور ہے
جو ناقے نے یوسف کو دیکھا وہین | گئی بیٹھ تسلیم کر بر زمین
فصاحت سے وہ بات کرنے لگی | کہ یوسف میں کنعان سے آئی ابھی
کہون تجھسے کیا حال یعقوب کا | کہ غم سے ترے اُسپہ کیا کیا ہوا
قد اُسکا ہوا خم ہے مثل کمان | فقط پوست باقی ہے یا استخوان
یہہ احوال سُنکر کے یوسف کو غم | ہوا سخت یعقوب کا اور الم
وہ آنکھون سے آنسو بہانے لگا | بہت دل میں غم اپنے کھانے لگا
وہ چہرہ جو تھا اُسکا مہتاب وار | ستارے لگے جھڑنے وہان بیشمار
نظر آئے آنسو جو کیجے قیاس | ستارے لیے مہتاب کے آسپاس
سپر دل اُٹھا ایک لیکر عصا | کہ دے اُونٹنی کو وہان سے اُٹھا
کیا جب ارادہ کہ مارے عصا | زمین میں وہ زانو تلک دھس گیا

جو بازو میں یوسفؑ کے یاقوت تھا
کہا اسکو لے اور کنعانکو جا
تو پہنچاوے یعقوبؑ تک بے ہلیب
تو کنعان میں جس وقت داخل ہو یار
یہہ کہیو کہ ہے اک عرب کا غلام
وہ زندان میں مصر کے قید ہے
ترے دیکھنے کا ہے مشتاق وہ
سپر دل نے پوچھا بتا اپنا نام
کہا نام سے تجھکو کیا کام ہے
یہہ سنکے ناقے پہ ہو کر سوار
وہ کنعان میں داخل ہوا آن کر
ندا اُسنے کی جاکے یعقوبؑ کو
بہن تھی جو یوسفؑ کی اُسنے سنا
کہا مجھکو یعقوبؑ کی دو خبر
کہا اُسنے بتلا کہ کیا کام ہے
کسی سے نہیں بولتا وہ کلام
کہا مجھکو بھیجا ہے میں ہوں رسول

بہت خوب گنگس بھی تھا اک بندہا
مرا ایک پیغام بہر خدا
کرے تجھکو اللہ علت نصیب
تو یعقوبؑ کو ڈیہو گھر سے پکار
تجھے بھیجتا ہے وہ دل سے سلام
تری دام اُلفت کا وہ صید ہے
جدائی سے تیرے ہوا آفاق وہ
کہ احوال تیرا کہوں جا تمام
یہہ کہہ دیجیو جو کہ پیغام ہے
چلا واں سے خوش ہو وہ ہشیار
گیا شب کو یعقوبؑ کے جلد گھر
پکارا یہہ اُس حق کے محبوب کو
قریب آکے بولی کہ یا مرحبا
گئے کس طرف ہیں میں جاؤں کدھر
کہ خشک اُسکا غم سے سب اندام ہے
وہ روتا ہیں رہتا ہے صبح شام
نہو ناور مجھسے دل میں ملول

کہا میں ہوں جبریل روح الامین
کہا میں نہایت خطاوار ہوں
مقرب ہے تو خاص درگاہ کا
میرے پاس آنیکا کیا ہے سبب
تجھے رب تیرا بولتا ہے سلام
کہا پھر یہ یوسف نے روح الامین
بتا زندہ یعقوب ہے یا نہیں
کہا زندہ ہے غم میں ہے مبتلا
کہا میری غربت کا کہہ اس سے حال
کہا حکم اللہ کا یہ نہیں
تیرے غم میں اسکو کیا مبتلا
کہ تا صبر کا تجکو درجہ ملے
زمانہ ہوا رنج کا اب تمام
کہ سب کام کو جب کرتا ہے رب
ہوا سات برسوں کا جب انقضا
کہا یا الہی میں ہوں اب غریب
کہا جبکہ یوسف نے اتنا خروش

فلک پر سے آیا ہوں زیر زمین
خدائی بریں کا گنہگار ہوں
امین اور مرسل ہے اللہ کا
کہا تجھسے راضی ہوا تیرا رب
لکھا صالحوں میں تیرا آج نام
تو کرتا ہے ہر روز سیر زمین
نشان اسکا تجھکو ملا ہے کہیں
خدا نے اسے صبر ہے کچھ دیا
کہ ہے ہجر میں رنج اسکو کمال
کہ تیری خبر اسکو پہنچے کہیں
تیرے سر یہ زندانکی ڈالی بلا
طرح گل کے پھر دل تمہارا کھلے
چھٹے ہے تو زندان سے اب صبح م
اٹھاتا ہے اسکے لئے اک سبب
رہا جس میں یوسف بغم مبتلا
کہیں تجھکو ہو دیگا جنت نصیب
ہوا پھر تو دریائی رحمت کا جوش

جو دُبلی تھین گائین وے دانتون پر آ
لیا موٹیون کو اُنہون نے اُٹھا

گئی اُنکو سینگون تلک سب نگل
بدن اُنکا ویسا ہی تھا بی خلل

نہ کچھ گوشت کھانیسے زیادہ ہوا
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا

وے داخل ہوئین شہر مین آنکر
پھرین تھین وے دوڑی ہوئی گھر بگھر

وہ کرتی تھین ہر وقت آواز سخت
نہایت ہی تھی صوت اُنکی کرخت

نکل مصر سے پھر جلدی ہو گئین
کہین کوئی تھی اور کوئی کہین

گئین تین اُنمین سے مشرق کو چل
گئین تین مغرب کی جانب نکل

اور اِک جو رہی وہ ہوا ہو گئی
یکایک سُوئے آسمان ہو گئی

اور اِک سات خوشے مین تازہ تمام
نہایت ہی سبز اور شاداب عام

نہین ایسی سبزی مین دیکھی کہین
کہین ایسی سبزی جہان مین نہین

نمود اُنمین دانے ہوئے مین تمام
نہایت ہی خوشرنگ سبز عام

اُگے مین پھر اُتنے ہی گنتی مین سات
کہین سب کے سب خشک ہی نکذات

گئین خشک تازون کو سارے لپٹ
لیا چوس اُنکو گئین سب سمٹ

رطوبت جو تھی اُنکی سب جذب کی
ہوئے خشک گویا رطوبت نہ تھی

کیا خشک سب نے رطوبت کو پر
نہ آئی تھی اُنمین تراوت نظر

اور اِک مین نے دیکھا ہے نازک جوان
نہایت ہی خوش شکل اور خوش بیان

مین دیکھی نہین ایسی صورت حسین
ہوا دل پہ حُسن اُسکا نقش نگین

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ

کہا پھر یہہ ساقی نے جا شاہ سے
کہ گر حکم ہووے کی درگاہ سے

وقال الذی نجا منهما وادکر بعد امة انا انبئکم بتاویله فارسلون

کہا جسنے پائی تھی دو میں نجات
کیا یاد گذرے برس جب کہ سات

کہ میں تمکو دیتا ہون اُسکی خبر
ہین تعبیر اُسکی کہون سر بسر

مجھے بھیجئے دم جو زندان کو
تو تعبیر کا حال پھر تم سنو

کہا شہ سے رو کرکے یہہ اک غلام
وہ بیچ قید میں شاہ کی لاکلام

کہیگا وہ تعبیر اس خواب کی
ہو تسکین تب جان بیتاب کی

ہین اُنکے دنون سے گیا اُسکو بھول
نہین تو نہوتا دل شہ ملول

کہا شہ نے کا ہے جا نا غلام
کہ عالم ہے تعبیر رویا کا تام

کہا اُسنے بتاؤ کا سارا حال
اور اسپر جو گذرا تھا سارا احوال

کہا شہ نے جا پوچھ اس خواب کو
کہ تسکین ہو اس جان بیتاب کو

کہا مجھکو آتی ہے اس سے حیا
کہ بھولا ہون میں جو کہ اُسنے کہا

کہا سست حیا کر تو اب جلد جا
کہ ہوتا وہی ہے جو کچھ ہو لکھا

تجھے اسپہ ہرگز ملامت نہین
تری اوپر اُسکی ندامت نہین

گیا پھر تو ساقی وہان دوڑتا
ولے منہہ پہ کی آستین اڑھیا

جو یوسف نے دیکھا اُسے یون کہا
کہ تو آستین اپنے منہہ سے اٹھا

بھلائی تھی اللہ نے تجھکو بات
خطا کچھ نہین تیری ای نیک ذات

سبھی کو وہ تھی یاد اور شاہ کو — ہنر اسکے تھی پردل آگاہ کو

ولے اب گئے بھول سب کے تئیں — کسیکو خبر اسکی اصلا نہین

کہا پھر یہہ یوسف نے مجھکو تمام — وہ ہی خوب معلوم سب لاکلام

کہا جو کہ دیکھا تھا شاہ نے — دیا علم تھا اسکو اللہ نے

پھر آکر کے ساقی نے شہ سے کہا — سنا تھا جو یوسف سے سب ماجرا

ہنسا شاہ سنکر کہا یہہ عجب — جو دیکھا تھا مین کہدیا اسے سب

تو اب پوچھہ تعبیر اس خواب کی — کہ تا تسکین ہو جان بیتاب کی

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

کہا تو بھی یوسف بتا راست گو — ہمین سات گایوں مین فتوی کہو

کہ موٹی کو کھاتے ہیں دبلی تمام — اور اک سات خوشے ہیں سبز عام

ہیں نالے ہری سوکھے سوا انسے لپٹ — کیا خشک نے سارے تازوں کو چٹ

کہوں جاکے لوگوں سے مین اسکا حال — وے شاید کہ سمجھین یہہ تیرا کمال

مراد اس جگہہ ناس سے شہ کو جان — اور اسکے سب اصحاب و یاروں کو مان

کہا عائشہ نے کہ سچی کہا — نبی سے کہ جن نے مجھے یوں کہا

کہا کچھہ نہین اسکی البتہ بچ — کہا جو کہ کہتا ہی ہوتا ہے سچ

وقال الملك ائتوني به

پھر اتنے سے بار ساقی سنا سب	دیا جو کہ پوچھا تھا شہ کو جواب

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝

کہا پھر یہ یوسف نے تم سات سال	کرو کھیتی بونیکا دل مین خیال
بطور اپنی عادت کے بوناز مین	زراعت کرو بیج بے بالیقین
جو کاٹو تو خوشہ مین چھوڑو اُسے	نہ دانہ نکالو نہ توڑو اُسے
مگر اسمین تھوڑا جو کھاؤ گے تم	اُسے کاٹ کر کام لاؤ گے تم
پھر آوینگے بعد اسکے سب سال سخت	برس سات ہونگے دلو پر کرخت
جو پہلا ذخیرہ ہوا ان سال مین	اُسے کھاؤ گے تم بُرے حال مین
ذخیرہ وہ ہوگا انہین سے لئے	کہ خلقت اسے کھا کے آخر جئے
مگر اسمین تھوڑا جو باقی رہے	ذخیرہ تمھارا وہی اچھا رہے

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝

پھر اُس بعد آویگا اک سال اور	کہ ہو اسمین لوگو پہ بارش کا طور
اسی سال مین ہووے سب کو نجات	کہا بعض نے ایسا ہی یکذات
کہا ہے جو قرآن مین یعصرون	مین قول اسمین بعضونکا ہے کہ یون
تلو نسے نچوڑینگے سب تیل کو	وہ زیتون سے روغن زیت ہو

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوٓءٍ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

پھر آیا جو پاس اسکے شہ کا رسول
کر اپنے ملک سے یہہ جا کر سوال
جنہوں نے کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے آ
طلب کر لے شہ ہر اک سے سوال
کیا اس لئے تھا جو یوسف نے کام
وہ یوسف کی جانب سے تھا بدگمان
کیا صبر یوسف نے جو روز چند
نبی نے بہت سا تعجب کیا
کہ چل شاہ کرتا ہے اب تجھکو یاد
کیا صبر یوسف نے اور یون کہا
اگر مجھہ ہوتی یہی واردات
مین جلدی سے کہنے کو کرتا قبول

کہا اسنے پھر جا مین ہون لا ملول
کہ کیا مصر کی عورتون کا ہے حال
کہینگے وہ سب شاہ سے ماجرا
کہ یوسف پہ گذرا ہے کس طرح حال
اٹھے شاہ کے دل سے تا شک تمام
تجسس مین تھا آشکار اور نہان
نبی کو ہمارے نہ آیا پسند
کہ یوسف کو قاصد نے جب دم کہا
بر آدیگی سب تیری دل کی مراد
کہ ہٹ کر کے اٹھا تو شہ پاس جا
نکرتا مین تاخیر کی کوئی بات
نہ جا کبھی پھر کے وہان سے رسول

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

کہ تحقیق قید اُنکا جانے ہے رب
سُنا جبکہ یوسف کے پیغام کو
کر آدین وے سب عورتین مصر کی

وہ دانا ہے جانے ہے جو کچھ ہے سب
ملک نے کہا اُسکے گھر شاد ہو
زلیخا بھی اور دائیاں جتنی یہہ تھی

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ

وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ

خیانت ذرا مجھ میں ہوئی اگر
فضیحت میں ہوتا یہہ باور تو کر

کہا ابن عباس نے یہہ کلام
کہ یوسف نے جسدم کہا یہہ پیام

تو حاضر تھا اُسوقت روح الامین
فلک پر سے آیا تھا زیر زمین

کہا اُسنے یوسف نہیں جانتا
زلیخا یہ تو نے کیا قصد کیا

بتا یہہ خیانت ہوئی یا نہیں ؛
کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

نہیں پاک کرتا ہوں میں آپکو
کہ مجھسے کسی ڈھب بُرائی نہو

کہ تحقیق ہے نفس امارہ بد
بھرا ہے بدی سے زیادہ ز حد

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ

مگر جسپہ رحمت کرے میرا رب
بچاوے بدی سے اُسے بے سبب

اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

کہ تحقیق ہیگا میرا رب غفور
رحیم اور کریم ہے اُسیکا ظہور

ہوا شاہ پر جب یہہ روشن تمام
کہ یوسف کا ہے سب امانت کا کام

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس اُسے
کسیطرح سے اب نہو پاس سے

کروں اسکو خالص میں اپنے لئے
کہ کام اُسنے دقت کے کیا کیا کئے

پہنایا تھا یوسف کو دیبا حریر
کھینچی اُسپہ ہر جا سنہری لکیر

فلما کلمه قال انک الیوم لدینا مکین امین

زلیخا نے خدام بھیجے کئی | کہ جا راہ میں آکے بیٹھیں سبھی

زمین کو معطر وہ سب دور سے | کریں عنبر و مشک کافور سے

خوشی سے ہوئے تین دن اکدم | ہوئے تین دن ایک سا جلسہ کم

جب آیا وہ دربار میں شاہ کے | ستارے ہوئے گرد اس ماہ کے

خدا سے طلب خیر کی اسنے کی | بدی سے پناہ اسنے چاہی تھی

اٹھا شاہ تعظیم کو دیکھ کر | ہوا جب کہ وہ ماہ سا جلوہ گر

لیا اسکو چھاتی سے اپنے لگا | اور ماں باپ آنکھوں کو بوسہ دیا

رکھا سر پہ تاج شہاں اپنے ہاتھ | بٹھایا اسے تخت پر اپنے ساتھ

نہایت ہی اکرام و تکریم کی | بہت اسنے یوسفؑ کی تعظیم کی

وہ تخت اسکا تھا تیس گز کا چوطول | اور عرض اسکا دس گز کا اسکو بھول

بچھا اسپہ اک لخت قالین کا فرش | زمین سے چمک جسکی ہوتا بعرش

وہ تھا فرش اوپر تلے تیس تو | لگے اسپہ موتی ہر اک طرف سو

نشست آکے یوسفؑ کی اسپر ہوئی | نظر شاہ نے یوسفؑ کے چہرہ پہ کی

نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سان | بہت صاف و شفاف تھا بیگمان

رخ اسکا تھا آئینہ سان لاکلام | نظر آئی سب شئے کی صورت تمام

چمکتا بدن تھا بصد آب و تاب | جگہہ سائے کے نور مہتاب تھا

کہا بادشہ نے جو ہوتا روا | تو سجدہ میں یوسفؑ کو کرتا سدا

قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

اسیو فنت ہوتا وہ مالک تمام
زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام

برس دیکی تاخیر تھی اس سبب
کرشمہ سے کیا آپ جاکر طلب

گیا جب کہ یکسال اسپر گذر
بلانے نے یوسف کو تب اپنے گھر

دیا تاج و شمشیر اور اپنا تخت
کہ سونپا تھا اسکا اسباب و رخت

اور اک سائبان اسپہ لعلو کا کام
مکلل تھا یاقوت و دُر مین تمام

بٹھایا ملک نے اسے تخت پر
دیا سونپ اسے اپنا سب کرّ و فر

ہوا آپ معزول اور اپنی جا
خوشی دل سے یوسف کو قایم کیا

اسی شب مین پائی ملک نے وفات
نگذری سلامت ملک پر وہ رات

ہوا مصر پر حکم یوسف کا سب
ہوئی اسپہ بیحد عنایات رب

نہ یوسف نے کنعان کو چاہا عجب
زمین مصر کی کی ملک سے طلب

سبب یہ کہ کھانا بہت تھا تمام
بڑی حشمت و ملک و عز انکا کام

اسی جا یہ یوسف کو حاصل ہوا
وہ کنعان مین اک لخت مفلس تمام

اسیطرح مومن کی نکلے ہے جان
خدا کی جو رحمت کے دیکھے نشان

وہ دنیا کا بنتا نہین ما بنتا
وہ دنیا کو سمجھے ہے دار الفنا

مگر ان کو کافر کو ہووے عذاب
وہ دیکھے ہے جب حال بالکل خراب

تو کہتا ہے دنیا مین یارب مجھے
ذرا بھیج جلد تو اب مجھے

کہ جاکر عبادت مین تیری کرون
بہشت تجھسے دنیا مین جاکر ڈرون

گئے جب گذر سات خوشی کے برس ۔ گرانی کے سال آئے واں اور بس
ہوا بھوکھ سے مصر کا یہ حال ۔ کہ ہر ایک ہو اس میں شکل ہلال
گئی سال کے پہلے جو نیم شب ۔ ہوئی بھوکھ سب مصر کو یکغضب
اسی نیم شب میں ہوئی مت خبر ۔ لگے چیخنے بھوکھ سے گھر بگھر
اٹھی بھوکھ کی ایک کلیجہ میں ہوک ۔ پکارے تھا ہر ایک یہی بھوک بھوک
ہوا قحط اس طرح کا واں نمود ۔ ہر ایک گھر کا توشہ تھا سب تار پود
کہیں نہ یہ قحط دیکھا سنا ۔ فلک نے بھی وہ دیکھ کر سر دھنا
روایت ہے اس سال میں غصہ ہو ۔ دیا حق نے یوں حکم جبرئیل کو
پیرا رزق کھانے میں بندے تمام ۔ کہ ہے جرم جانے میں ان کے مدام
تو ہر ایک جا گھر میں آواز دے ۔ کہ بھوکھ اور قحط یہ تم پر پڑے
رہے یہ بلا تم پر اب سات سال ۔ کہ ہو بھوکھ سے تمکو رنج و ملال
سو جبرئیل نے دی ہر ایک گھر ندا ۔ کہ حق نے یہ تم پر مسلط کیا
کیا واں سے جبرئیل نے جب رجوع ۔ لگی کہنے خلقت کہ الجوع جوع
روایت ہے یہ بھی سن اے باتمیز ۔ کہ بیٹھا جو کھانے کو گھر میں عزیز
جو موجود تھا گھر میں سب کھا گیا ۔ وہ اسیر بھی پھر سخت بھوکا رہا
بلا کے یوسف کو تب اپنے پاس ۔ کہا اس سے قصہ یہ ہو کر اداس
روایت ہے جبرئیل کی وہ ندا ۔ سنی پہلے یوسف نے سب ہوا

برس سات تک عیش تھا نے ہوا
ہوئی قحط کی جب کہ سختی کمال
تھے یوسفؑ سے سب کرتے کھانا طلب
جو پہلا برس تھا تو اسمین تمام
نہ سونا نہ چاندی رہی مصر مین
خزانے مین یوسفؑ کے آیا تمام
لگا جب کہ اُسکو برس دوسرا
جواہر تھا یا خز و دیبا حریر
سو آئے گئے تیسرے سال مین
یہانتک کہ تھین باندیان اور غلام
زمین اور رہنے کے جتنے تھے گھر
چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
پھر اُس سال ہفتم مین ہر ایک
کہ بیچے مین جا تو انکو اپنے تمام
خریدا اُنہین سب کو دیکے اناج
ندا آئی یوسفؑ کو اِک غیب سے
کیا تیرا رب مصریون کو غلام

زمین سخت تھی اسمین جون توا
ہوئی بھوکھ سے خلق سب پائمال
وہ بیچے تھا غلّہ کو ہر روز و شب
لیا بدلے غلّہ کے نقدی کو عام
کہ تا اور غلّہ دے یوسفؑ سے لین
کہین مصر مین تھا نہ نقدی کا نام
جواہر کے بدلے مین غلّہ دیا
لگے بیچنے سب امیر و کبیر
ہوئی بہہ تو خلقت بُرے حال مین
بکے سال چوتھے مین وے سب تمام
بکے پانچوین سال مین سر بسر
لگے بیچنے سارے غمناک ہو
بتصریح یوسفؑ سے یون جا کہا
ہوئے آج سے ہم تمہارے غلام
خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج
غلام اپنا سمجھے تھے مصری تجھے
ترے عبد مصری ہوئے سو سب تمام

الارض يتبوّأ منها حيث يشاء نصيب برحمتنا من نشاء ولا نضيع اجر المحسنين

اور ایسا ہی یوسفؑ کو مالک کیا — زمین پر اُسے حکم ہم نے دیا

جسے چاہے اُسمیں انعام دے — زمین جس جگہ چاہے وہ قایم رہے

جسے چاہین دیوین بزرگی بڑی — لگا دیوین رحمت کی اُسپر جھڑی

کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہین — ثواب اُسکا ہرگز نہ جاتا کہین

کہا حق نے یوسفؑ کو محسن سبب — ہین اُسکا بتاؤن محقق عجب

کبھی وہ اکیلا نہ کھاتا طعام — ہوا محسن اسواسطے اُسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست — بغیر اُسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست

نبیؐ نے کہا جو کہ ایسا مدار — گیا اُسکے گھر میہمان ایکبار

نظر اُسنے کی منہہ پہ مہمان کے — پھر دوزخ کی آگ اُسکے تن کو لگے

کسیکے جو مہمان آتا ہے گھر — فلک سے رزق اُسکا آوے اُتر

نہ کھاتا ہے رزق اپنا خانہ کا آ — خدا رزق دیتا ہے اُسکا جدا

پھر اُس گھر سے مہمان جاتا ہے جب — گنہ اُسکے بخشے خدا سب کے سب

خدا واسطے جو کھلاوے طعام — نبیؐ نے کہا ایک بار اذن عام

گنہ اُسکے بخشے گئے سب کے سب — گویا پیٹ سے ماکے نکلا ہے اب

جو مہمانکو کوئی کھانے کو دے — تو ہر لقمہ پر اُسکو نیکی ملے

نہ دیکھے وہ جنت کو جبتک تمام — مریگا نہین سن تو ای نیکنام

کبھی اُس سے دریا مکدّر نہو — کدورت اُسے کچھ مقرر نہو

اسیطرح رحمت خدا کی تو جان — کہ دریائے بے انتہا اُسکو مان

گنہ تیری اُمّت کے ہین جسقدر — میری چونچ مین گل ہے یہہ جسقدر

وہ رحمان ہے اور غفور رحیم — یہہ بندے گنہگار گو ہین عظیم

گنہ اُنکے حق کے صفت سے اُپر — نہ غالب کبھی ہیں یہہ باور تو کر

اسی قحط سالی مین اُس العزیز — ہوا سخت بیمار بارے عزیز

کیا اختیار اُسنے دار البقا — رہا تخت شاہی پہ یوسف بجا

یہانتک کہ تھے ملک مین بادشاہ — اطاعت کی رکھتے تھے یوسف سے راہ

ہوئے سارے سرکش ذلیل اور خوار — ہوا مصر مین اُسکا کُل اقتدار

کیا سب نے یوسف سے ایمان طلب — جہانتک کہ تھے لائے ایمان سب

کیا مصر عدالت کا بازار گرم — عبادت کا شہرہ ونکا تھا کارگرم

نچھوڑا کسی جا کو اُسنے خراب — جہان روشنی مین ہوا آفتاب

قصۂ زلیخا

روایت ہے دل مین زلیخا کے ڈر — ہوا یہہ کہ ڈالے مجھے قتل کر

وہ یوسف کو کرتی تھی اپنا جو رام — اسی سے ہوئی تھی وہ بدنام تام

گئی بھاگ وہ مصر سے جان لے کے — عدو شاہ کو اپنا پہچان کے

ہوا قحط جو یہہ کئی سال کا — لیا سب نے غلّہ زر و مال کا

کمر اپنی رسی سے تھی باندھتی | وہ رستے مین یوسفؑ کے آ بیٹھتی
ندا کرتی یوسفؑ کو رو رو کے وہ | لہو سے منہہ اپنے کو دھو دھو کے وہ
زلبس ہووے تھا خلق کا اژدہام | نہ سنتا تھا یوسفؑ کچھ اسکا کلام
کوئی اسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال | کہ ہے یہہ زلیخا کرو اسکا خیال
زلیخا یہہ دائی سے کہتی مدام | کہ جس جا پہ ہو خاک اوڑتی تمام
مجھے خاک مین دیجیو تو بچھا | طرف سے جو یوسفؑ کے آوے ہوا
پڑے میرے اوپر وہ لشکر کی خاک | ہوا کے سبب ہو یہہ دل فرحناک
غبار اسکے لشکر کا آنکھوں مین جا | خدا کی ہے قدرت یہہ دیکھو ذرا
غلاموں کے سر پر ہے شاہی کا تاج | جو تھے شاہ اونکے گیا گھر سے راج
سواری جو یوسفؑ کی جاتی گذر | پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر
بتوں سے یہہ احوال کہتی تمام | کہ میرا کسی ڈھب کرو درست کام
اسی طرح اسپر کٹے چند سال | لگا اسکا ہونے بہت تنگ حال
کہا ایکدن بت سے ہو تنگدل | کہ تجھکو نہین رحم ای سنگدل
نہی عجز پر میرے تو نے نظر | میرا کھویا سب مال اور ملک و زر
دیا اسکو جو تھا وہ میرا غلام | کیا یہہ بہت ہی برا تو نے کام
عبادت مین یوسفؑ کی رہتی اگر | کیا کرتی ملتا میرا مال و زر
یہہ کہہ کرکے اس بت کو توڑا تمام | خدا سے لگی کرنے رو کر کلام

وہ طاعت ہے اور صبر ہو جس سے شاہ / گدا جس سے ہو وے وہ شہوت گناہ

ہوئی معصیت سے میں اپنی تباہ / ہوا صبر و طاعت سے تو بادشاہ

زلیخا ہوں میں تیری خدمت گذار / کیا جان و تن تیرے اوپر نثار

خریدا تجھے دے کے میں مال و زر / تجھے میری اب تک نہیں کچھ خبر

کیا واسطے تیرے تاراج راج / ترے سر پہ شاہی کا ہے آج تاج

لگی تجھ سے تھی میری سب دل کی لو / پہنائی تجھے میں نے پوشاک سو

کئے فرش قالین تیرے لئے / تجھے کیسے آرام میں نے دئے

یہہ سنتے ہی یوسف کو حسرت ہوئی / بہت دیکھکر دل میں عبرت ہوئی

کہا تیرا کیدھر گیا وہ جمال / کہا تیرے غم سے ہوا پائمال

کہا تیرا قد کیوں ہوا جوں کمان / کہا تیرے غم کی ہوئی میں نشان

کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سے بال / کہا میرے تن کے ہوئے سب وبال

کیا رحم یوسف نے اسکے اوپر / کہا اسکو لیجاؤ اب میرے گھر

پھر آیا جو کر سیر گھر کو شتاب / لگا کرنے خلقت پہ پھر احتساب

زلیخا کو دل سے گیا اپنے بھول / رہی اسکے وہ غم میں ہر دم ملول

کہا پھر جبریل نے آکے یوں / کہ غفلت زلیخا سے کی تو نے کیوں

اٹھا یوسف آ بیٹھا کرسی پر آ / زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا

کہا اپنی حاجت کو تو ہم سے بول / کہ عقدہ ترا جو ہے دیتا ہوں کھول

لیا سُنکے یوسف نے سر کو جھکا — پھر آ کر کے جبریل نے یون کہا

کہ کہتا ہی اس طور سے تیرا رب — زلیخا تھی بوڑھی جہان سے یہہ اب

دیا اُسکو پہلا سا حُسن و جمال — تھی کافر ہوئی مومنہ باکمال

یہہ سب واسطے تیرے ہم نے کیا — پھر انکار کی اُسسے ہے وجہ کیا

یہہ کہہ کر کے جبریل پھر پاس آ — زلیخا کو بازو سے اپنے ملا

ہُوا اور بھی حُسن اُسکا دوچند — فروزان ہوئی مہ سے بھی چار چند

ہوئی حُسن و صورت مین جنت کی حور — کھلا اُسکے چہرے پہ اسطرح نور

نہ آنکھوں سے دیکھا نہ کانون سُنا — اُسے دیکھ حورون نے سر کو دُھنا

جو دیکھی تو ہے نا شگفتہ کلی — تو یوسف کو ہونے لگی بیکلی

اُسے دیکھ دل سے گئی اُسکے تاب — لگا ہونے سینہ مین دل آب آب

ہوا آتش عشق سے بیقرار — لگا اُڑنے دل اُسکا سیماب وار

ہوئی شمع روشن پھر اُس نور کی — جو تھی پیر گی دور اُسکی ہوئی

پھر اک روز روح الامین نے مباح — کیا آکے دونو کا عقد نکاح

ہُوا دل کو جبوقت اُسکی قرار — زلیخا نے اک گھر کیا اختیار

گئے سب اُسکے دروازے بند — عبادت اُسے حق کی آئی پسند

اُسی گھر مین تھی جب ہوئی نیم شب — ہوئی دل مین یوسف کی اُسکی طلب

گیا جا کے اُس در پہ آواز دی — زلیخا نے ادھر توجہ نہ کی

نظر مجھکو کرنی تھی تب حلال ۔ کہ ہیں دیکھتا ترا حسن و جمال
مگر مجھکو اس بات کی ہے یہہ فکر ۔ کہ تو کس طرح سے ہی ابھی بکر
اور ایک یہہ کہ تھا زوج ترا عزیز ۔ رکھے تھا وہ تجھکو نہایت عزیز
نہایت سے کی تو نے مجھپر نگاہ ۔ تعجب ہے اسباب کا مجھکو آہ
کہا اسنے یوسف کے ملامت نکر ۔ ترا حسن تھا اسطرح جلوہ گر
کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے ۔ تجھے جو کوئی دیکھے وہ عشق کرے
جوانی تھی مجھپر وہ عین شباب ۔ میرا دل گیا تجھپہ اسدم شتاب
قسم ہے مجھے ایزد پاک کی ۔ کہ جسنے مجھے عقل و ادراک دی
بلوغت سے گذرے تھے چھبیس سال ۔ عزیز اتنا رکھتا تھا مجھکو نہال
ولے پاس میرے نہ آیا کبھی ۔ نہیں ہاتھ مجھکو لگایا کبھی
رہی ہوں میں ابتک اسطرح فرد ۔ نجانا میں عورت ہے وہ یا کہ مرد
سوا تیرے دیکھا نہیں غیر کو ۔ نہیں گھر سے باہر گئی سیر کو
کیا پھر زلیخا نے شکر اللہ ۔ کہ سرزد نہ مجھسے ہوا کچھ گناہ
محبت میں تیری میں رہتی رہی ۔ سدا جانکو اپنے کھوتی رہی
ترا دین میں نے کیا اختیار ۔ ہوا مجھسے راضی خداوندگار
زلیخا نے یوسف نے پھر یوں کہا ۔ کہ میں کون ہوں مجھکو اب تو بتا
کہا تو بتا میں نہیں جانتی ۔ نہیں اس حقیقت کو پہچانتی

پلٹ کر جو آئے تھے پھر شام کو ۔ بیان کرتے یوسف کے اکرام کو

وہ یعقوب کے تھا جو بیٹے کا گھر ۔ تلے اسکے تھا قافلون کا گذر

وہان کہتے جو مصر کا ہے عزیز ۔ رکھے ہی بہت بیٹا نکو عزیز

نہایت کریم اور نہایت رحیم ۔ نہایت عقیل اور عجائب فہیم

وہ سیرت مین نیک اور حسین و خلیق ۔ وہ ہی عدل و انصاف مین لایق

یہہ سنکے یعقوب علیہ السلام ۔ تفکر مین رہتے تھے ہر صبح و شام

کہ یارب یہہ ہے کون نیکو خصال ۔ یہہ بیشک کوئی عارف ہے باکمال

سراپا ہی یہہ خصلت انبیا ۔ نہ معلوم تھا یہہ یوسف میرا

بہت دل مین آتے وہ کرتا قیاس ۔ کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا مین سیر ۔ کہ ملنے مین ہوتی بہت اسکی سیر

مگر اس سے یوسف کی ملتی خبر ۔ کہ رکھتا ہے وہ صفا سون پر نظر

نجانے تھا یوسف ہے اسجا مقیم ۔ ملا مصر کا اسکو ملک عظیم

ہمیشہ یہہ کرتا تھا یوسف دعا ۔ کہ یارب برآوے میرا مدعا

نہین تیرے وعدہ مین ہرگز خلاف ۔ ملادے مجھے باپ سے میرے صاف

روایت ہی غلہ وہ بکتا تھا جب ۔ تو یوسف وہان بیٹھتا اس سبب

کہ غلہ کو دیتا تھا خود ناپ کر ۔ وہ کیل اپنے ہاتو سے دیتا تھا بھر

ہر اک جب کہ غلہ کو لیتا خرید ۔ تو پھر اسپہ کرتا تھا بخشش مزید

وے کرتے ہیں سب انکا مجھسے بیاں
جو جاؤ تو ہی مجھسے کو غائب گمان

کہو جاکے تم اس سے میرا سلام
تو بخشش کرے تم پہ وہ نیکنام

کہا ہم ہیں ننگے ہیں بے حقیر
نہیں مال رکھتے ہیں سب ہیں فقیر

نہیں کوئی تحفہ کہ دیں انکو جا
کہیں مارتے ہم اب فقرا و گدا

جو جانتے ہیں دیتے ہیں یاقوت و در
کریں لیتے شاہ ان سے پر

ہمارے نہیں پاس اب کوئی شی
کہا خود وہ دیتا ہے جو کچھ کہئے

وہ لیتا ہے تھوڑا اور دیتا بہت
فقیروں سے ہرگز نہ لیجے بہت

کہا ہمکو آتی ہے اس سے حیا
کہ دیں اسکو کھوٹے درہم کو جا

ہزار اسکو درہم ہیں اور چار سو
جو دینار انکے کریں ہو دیں تو

نہ پاوے اگر درہم انکو تمام
بتا پھر کریں کون آگے کلام

کہا کہیو تم اس سے اپنا نسب
کہ اولاد یعقوب کے ہم ہیں سب

کہا گر نسب بھی ہو وہاں قبول
کہا دل میں تم بھی ہو نا ملول

یہہ کہنا کہ ہم ہیں فقیر و غریب
لے آئے ہیں یہاں تک ہمارے نصیب

ہمیں اپنا صدقہ تو کھانیکو دے
خدا واسطے تو خبر سب کی لے

اور آداب کو سارے رکھیو نگاہ
کہ جسطرح ہوتا ہے آداب شاہ

کہ دریا کا اور تشنہ کا اک حال ہے
کہ اک دم کی صحبت بھی جنجال ہے

کہا ہم نہیں جانتے کچھ ادب
کہ تشنہ پاس ہم میں گیا کوئی کب

رکھا اُسنے یامین کو اپنے پاس
یہاں مصر مین کرکے یوسف نے غور
مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جائے
مقرر اک جا پہ حاجب کیا
کئے اسکے تابع مین پانصد سوار
جو آتا کوئی قافلہ اُس طرف
تمام اُنکا دریافت کرتا وہ حال
قلم بند کرتا سب احوال کو
صفت مرد کی اور ملک اور ذات
وہ لکھکر کے سب قوم او خاندان
اگر حکم ہوتا کہ لاؤن یہان
اگر حکم دیتا کہ سب جائین ہٹ
یہہ تھا بھائیون کے لئے سب عمل
خبر اُنکے آنے کی یوسف کو تھی
کہ آوین سگے بھائی تیرے ترے پاس
جب ابنائی یعقوب علیہ السلام
جو حاجب نے دیکھا تعجب کیا

کہ ہوتا تھا یعقوب اُس بن اُوس
عجب طرح کا اک لگا لا تھا طور
بنائی تھی ہر طرف مہمان سرائے
نگہبان اُسے اسطرح کر دیا
کہ پھرتے رہین گرد لیل و نہار
تو حاجب اٹھاتا وہین باندھ صف
کہ کیسی بضاعت ہے کیسے مال
کتابت مین لاتا وہ سب حال کو
کتابت مین لاتا وہ سارے صفات
اُسے طرف یوسف کے کرتا روان
اُسے کرتا حاجب اُدھر کو روان
ہٹاتا تھا حاجب اسیوقت جھٹ
کہ عقدہ کسیطرح ہووے یہہ حل
کہ ذی الحجہ مین جبرئیل نے تھی کہی
اسی قحط مین سب ہو دلمین اُداس
ہوئے مصر کی حد مین داخل تمام
کہ آئے یہہ کوئی بزرگ او لیا

چمکتے ہین چہرے پہ جون آفتاب — نہ چھپے وہ جیسے ہوا کے حجاب

بتاؤ کدھر کا ارادہ کیا — ادھر تمکو آنیکی حاجت ہی کیا

کہا شاہ سے مصر کے کام ہے — کہ اسکا بڑا ملک مین نام ہے

کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم — یہہ سنتے ہی انکے ہوئے ہوش گم

سبھی سنکے سر کو تلے کر گئے — اور آنکھون مین آنسو وہین بھر گئے

کہا اپنی پونجی فقط جان ہے — سو یہہ بھی کوئی دنکی مہمان ہے

اسی طرح آ کرکے منکر نکیر — وہ ہو قبر مین عبد کے دستگیر

یہہ پوچھینگے پونجی بھی لایا ہی تھی — دیا خالی ہاتھون سے آیا ہے تو

نبی اور دین اسکا پوچھین شتاب — کہین کیا ہے قبلہ ترا اور جواب

جواب انکا دیویگا تو سب صحیح — نہین پھر تو احوال ہووے قبیح

کہا پھیر جاتے نکیجے نزول — نہو نا ذرا دل مین اپنے ملول

لکھا پھیر یوسف کو نامہ شتاب — یہہ نامہ کا مضمون تھا انتخاب

یہہ نامہ ہے اسکو کہ ہے وہ شریف — نہایت نظیف اور نہایت لطیف

عقیل اور زاہد اور متقی — محب سعید اور عدو شقی

کرے حکم جاری خدا کے تمام — کرے راہ نیکی پہ خلقت کو عام

کہا بت پرستون کو اسنے خراب — جو ہے حکم حق کا کرے وہ شتاب

پھر اس بعد تو جان اے عزیز — بڑی دی ہے تجھکو خدا نے تمیز

کہا میرے بھائی یہہ آئے ہین سب
انھون ہی نے کوئین ڈالا مجھے
کہا پھر تو روتا ہی کیون العزیز
کہا مجھکو دبا نکالا ہے غم
سبب میرے عاصی ہوئے ہیں کے سب
تعجب مین سنکر رہا تب وزیر
کہا کیا کریگا تو اب انکے ساتھ
کہا ہین وے میرے قریب اور حبیب
لکھا پھر حاجب کو یون اُسنے خط
کہ کھانیکو اچھے کھلانا اُنہین
سبھی نعمتین اور میوے تمام
رہی تین دن تک ضیافت کمال
بہت اُنکو پاکیزہ دینا لباس
جو تھین چوکیان ہر طرف مین مُقیم
اسیواسطے سب کیا تھا یہہ کام
اسیطرح مرجائے انسان جب
نہ سُورج سے ہے آسمان پر نہ چاند

اُنہین کی مجھے روز و شب تھی طلب
میرے گھر سے آخر نکالا مجھے
کہ بھائی تھے پر سے بڑے بی تمیز
گنہ اُن سے صادر ہوا اور ستم
بڑا دوسرا فقر کا یہہ غضب
کہ یوسف کرامت مین ہے بے نظیر
کہ آکر پڑے ہین یہہ سب تیرے ہاتھ
کرون وہ جو کرتا ہے اپنا قریب
وے مہمان ہین رکھیو نہین اُس نمط
بہت سرد پانی پلانا اُنہین
کھلانا اُنہین خوب ہی صبح شام
نہ آوے کسیطرح اُن پر ملال
کہ دل مین نہون اپنے اصلا اُداس
کیا سبکو موقوف یہ خوف و بیم
وے آئے تو حاجب اُٹھا کر تمام
زمین آسمان جائینگے سب
ہر اک کا قیامت کو ہو نور ماند

یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام — برس دس کی لڑکی جو ہوتی تمام

نئی اُسکو پوشاک دیتے پہنا — لو اِک جنگل مین گھر اکھُدا

اُسے ڈال دیتے اُسکو بیچ سب — یہہ تھا اُنکے اوپر خدا کا غضب

وہ کہتی وہان الامان الامان — اُسے تو بیٹے خاک سے سب وہان

وہ جسوقت ہر اِک کے نامہ کو لین — ہر اِک ہاتھ مین اُسکے نامہ کو دین

بیان اُسکا یہہ ہے کہ انسان سب — پڑے اُسکا نامہ لیئین ہین جب

گلے مین اُسے باندھ دیتے وہین لا — پڑھیگا وہ اُسکو قیامت مین آ

کہینگے عمل کیجھے بد آہ آہ — خدایا فضیحت ہوئی اور تباہ

کہینگے پڑھو اپنی اپنی کتاب — گناہون سے ہوگا عالم خراب

کہ جسوقت پہہ آگیا آسمان — جہنم کو دیکھوگے تم بیگمان

وہ جسوقت جنت ہی نزدیک ہو — جو ہین جنتی اُنکے ہو روبرو

ہر اِک شخص جانیگا اپنا کیا — برائی کی پاویگا پوری سزا

جو ہین جنتی جاوینگے اپنی راہ — گنہگار ہونگے بحال تباہ

جہنم کو جاوینگے سب غول غول — نہ سمجھو تم اسباب کو کچھ فضول

اجل ہے قریب اور سفر ہے طویل — وے زاد اور راحلہ ہی قلیل

وے گذرینگے پل پر جو باریک ہے — نہایت ہی وہ راہ تاریک ہے

کریگا ندا اُس جگہہ جبرئیل — کہ حاکم وہان ہوگا رب الجلیل

کہ یکتا نہ اسطرح تکریم کی / نہ کچھ اُنکی توقیر و تعظیم کی

پھر یوسف کے گھر میں اُتارے اُنہیں / نہیں جانتا ہیں کہ یہ کون ہیں

کہا اُسکا حجت گرانہ انجام کر / کہا جس طرح تجسے وہ کام کر

کیا گھر میں جا اُسنے دیبا کا فرش / بہت اُس مکاں میں وہ زیبا تھا فرش

تکلف بہت سے زیادہ کیا / ہوا حکم جس طرح تھا وہ کیا

لگائے ہر اک طرف کھانے خوان / اور اک طرف فرام میوہ وہاں

پھر اُنکو گیا لیکے گھر میں شتاب / کہا کھائیے اور نہ کیجے حجاب

رکھے تھا طرف اُنکے یوسف نظر / تقید تھا قطعی زباں نہیں ... مگر

سبھی خادموں کو کہ لاؤ طعام / دھروا اُنکے آگے وہ چن چن طعام

نہیں جانتے تھے وہ بھائی ذرا / کہ یوسف غلاموں نے کھانا ہی کیا

پڑی تھی جو ہیبت دلوں میں تمام / نکرتے تھے ہرگز کسی سے کلام

نظر کرتے تھے یوسف کی جانب نظر / کہ بیٹھا تھا دل میں بہت اُنکے ڈر

ہوئے جبکہ سب پھر اسی طور سے / وہ کھانے کو لائے بڑی غور سے

ہر اک جا پہ تھی روشنی شمع عام / معطر بخورات سے گھر تمام

پھر اولاد یعقوب نے کی نظر / کہ مہمان ہیں اور بھی بیشتر

ولیکن ہر اک کو فقط قرص نان / ملا شاہ کی درگاہ سے بیگمان

سبب یہ کہ تھا قحط کا بسکہ سال / طعام ایک بھوکے کا بیقیل و قال

فراھیم تھا اُنمین چھوٹیکا نام | سنے تھے سنا مشتہر تیرے لا کلام

کہا اُسنے سنا کو رکھہ سیر تاج | زری کا تو اک ٹپکا لے مجھسے آج

دو شالہ بھی لو مجھسے شاہانہ تم | ولیکن کرو آج یہہ کام تم

کہ پیمانہ تم ہاتھہ مین آج لو | اور علّے سے یار اُنکے تم پر کرو

کہا اُسنے بابا سے کہہ اُنکا حال | کہ اُنسے ہی کیون تجھکو اُلفت کمال

کہا مین یہہ سب جانے تیرے غم | اُنہین کا میرے دل مین رہتا ہے غم

کہا وے ہین یہہ جنکو آئی نہ چاہ | کوئے بیچ ڈالا مجھے کر تباہ

دیا بیچ پھر تجھکو مالک کے ہاتھہ | نہین خوب کرنا سلوک اُنکے ساتھہ

کہا دیکھہ باطن کی تو اُنکی چاہ | مجھے مصر کا کر دیا بادشاہ

اُنہون نے کیا نیک یا مجھسے بد | ہوا حق مین میرے وہ احسن بہ حد

ولیکن تو ایسا نہ کیجو کلام | نہ کہیو کہ مین کون کیا میرا نام

بغیر حکم حق کے نہین بولنا | تجھے اسبات مین لب نہین کھولنا

جو پوچھے تو کہیو تمھاری زبان | سمجھتا نہین ہون ہمین مثل لسان

جو کچھہ ہوسکے کیجو خدمت تمام | وے لے اُنسے کرنا نہ ہرگز کلام

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ع

وے آئے جو یوسف کے بھائی تمام | ہوئے اُسپہ داخل بصد لا کلام

لیا انکو یوسف نے پہچان پر | رہے اُسسے انجان وے سر بسر

سلام اُسنے تمکو کہا ہی بہت
نحیف اور ضعیف ہو رہا ہی بہت

کہا تمکو بھیجا ہی کیون باپ نے
کہا یہہ جو احسان کیا آپ نے

تیرے جود و احسانکی پہنچی خبر
ہوئی سارے کنعان مین یہہ شہر

ہوئے قحط سے ہم نہایت ہی تنگ
اُڑا غم سے چہرونکا ہم سبکے رنگ

کہا ہمکو جاؤ تم اُس شاہ پاس
تمہاری وہان سب برآویگی آس

سُنا جب کہ یوسف نے یہہ ماجرا
تب آنسو سے آنکھین گئین ڈبڈبا

کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام
کہا باپ کے ہم تھے بارہ غلام

ہوئے ہین ترے پاس ہم جمع دس
رہا ایک بیٹا باپ پاس دربس

کہا بارھوان کیا ہوا سچ کہو
خبر بارھوین کی بھلا مجھکو دو

کہا اُسکو بھیڑیئے کہا یا تمام
چھپا کہین نہ باقی رہا اُسکا نام

کہا تم مین ہر اک ہی ایسا کرخت
کرے شیر پر بھی جو آواز سخت

تو ہو خوف سے جان اُسکی تنگ
بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی رنگ

ہر اک تم مین اب بیٹے گرمی دھرے
کہ بھیڑیئے کو وہ چیر کر دو کرے

ہر اک تم مین ایسا بیٹا بولے اگر
گرے عورت حاملہ کا اسقاط

ہر اک تم مین گر ہو شجر یا پہاڑ
کرے زور تو جڑ سے ڈالے اکھاڑ

کہا جب کہ آتی ہے اللہ قضا
نہین بنتی قوت کرے اسمین کیا

گئے اُسکو لیکر کے جنگل مین ہم
مُوا وہ ہمارے نہ باقی تھے دم

تمھاری خبر اسی پوچھ لگا سب | کہ پھر بیٹے کھایا تیرا بھائی کب
دیا حکم پھر انکی پونجی کو لین | اور انکو طعام اسکے بدلے ہین دین
دیا روبرو اپنے غلہ کو بھر | کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادھر

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ

کیا حکم تیار انکے لئے | سفر کے سب اسباب انکو دئے
کہا لاؤ بھائی کو تم آپ سے | تمہارے جو پیدا ہوا باپ سے

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

بھلا کیا نہین دیکھتے تم کہ مین | یہہ بھر کرکے دیتا ہون ماپ اب تمھارے
کہ بہتر مین مہمان نوازونکا ہون | تواضع بہت میہمانکی کرون
تحایف کا انہہ پر لایا وہ ذکر | کہ تھی عاقبت کی اُسے اپنی فکر
رکھو جتنا احسان کم ہو ثواب | قیامت مین ہووےگا اسکا حساب

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

اگر تم نہ لاؤگے اُسکو یہان | تو پھر پاس مجھہ پاس تمکو کہان
نہ آنا مرے شہر مین پھر تم | یہہ جانو کہ غلہ ہوا تم سے گم

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝

کہا باپ سے ہم کرین گے طلب | کہ بھیجے اُسے روئیگے بھائی سب
کرینگے ہم اسکام کو بالضرور | نہ آویگا اس باتمین کچھہ قصور

روایت ہی یہہ قافلہ جب چلا — اُنہیں رہ میں ابلیس آکر ملا

کیا یہہ ارادہ کہ یوسف کا نور — کرے اُنکے دل سے کسی ڈھب سے دور

کیا اُسنے سب قوم کو اپنے جمع — وہ آیا پتنگوں میں مانند شمع

کہا اُنکو گمراہ گر تم کرو — جو چاہو سو انعام پھر مجھسے لو

پکارے وے اولاد یعقوب کو — کہ ٹھہرو بشارت تمہیں سے سُنو

خدا نے کیا اُنپہ اُسدم کرم — فرشتے کے اُسجاپہ آئے قدم

فرشتے نے اُسجاپہ اُسوقت آ — وہ ابلیس اور لشکر ابلیس کا

اُٹھا سب کو بازو پہ اپنے لیا — جبل قاف میں پھینک اُنکو دیا

کیا پھر اولاد یعقوب کو — کہ جلدی تم اب اسجگہ سے چلو

کہا کسنے ہمکو ابھی کی ندا — کہا تھا یہہ ابلیس کا قافلا

کیا شکر اللہ کا سب نے مل — بچے اُس سے خوش ہو گیا اُنکا دل

کیا پھر فرشتے نے اُنسے کلام — کہ سمجھو ذرا یہہ نصیحت ہے عام

کہیں پھر بھی شیطان کے تابع نہو — ذرا اُس سے ہر وقت بچتے رہو

جب آئے لے کے یوسف باپ پاس — دیا بوسہ تب اُنکے پھر آس پاس

کیا باپ کو پھر انہوں نے سلام — جو پوچھا تو کرنے لگے یہہ کلام

کہا باپ سے کیا کہیں ہم عزیز — نہایت ہی دانا ہے اور باتمیز

نہیں ایسا حاکم ہے دیکھا کہیں — جہاں میں کوئی ایسا عالم نہیں

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَا اَمِنْتُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ

كہا كيا كيونكر تمكو اب امين
امين جيسے يوسفؑ پہ پہلے كہا
اسيطرح يوسفؑ كو كہتے تھے تم

كيا اسكے بھائي پہ ميں اب امين
كروں اب امين تمكو بابين كا
سو يوسفؑ ہوا ہاتھ سے ميرے گم

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

خدا تم سے بہتر نگہبان ہے
كہا كعب احبار نے جب كہا
جلال اور عزت كي اپني قسم

رحيموں سے زيادہ وہ رحمان ہے
يہہ يعقوبؑ نے حق نے دي يہہ ندا
ملاؤنگا ميں دونوں كو تجھسے بہم

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ قَالُوْا
يٰاَبَانَا مَا نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا

جب اسباب سب اپنا كھولا انہي
كہا سب نے اي باپ ٹك كيجو غور
يہہ پونجي ہماري ہميں دي پھرا
مراد اس سے ہي راست كہتے ہيں ہم
ديا پاس اپنے سے ہمكو طعام

وہ پونجي نظر آئي انكو بھري
نہيں مانگتے تجھسے كچھ چيز اور
بھلا ہمكو تو اور كہتے ہے كيا
كہ يہي شاہ كا ہم پہ غالب كرم
دئے پھير ہمكو وہ جتنے تھے دام

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ
كَيْلَ بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

دیا باپ کو جب کہ عہد اور قسم — کہا پھر یہہ یعقوبؑ نے کیا ہے غم

جو کہتے ہیں ہم اسکا ہے حق وکیل — نہیں اور درکار ہمکو کفیل

چلے مصر کو پھر وے بیٹا رہو — لیا اپنے ہمراہ بنیامین کو

چلے تب تھے یعقوبؑ بھی چند گام — کرا تی وصیت کرے وہ تمام

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو — تم اک در سے داخل لیکھے نہو

ہر اک ہو و داخل جدے باب سے — بہت خوب جانا ہے ابواب سے

سنا میں نے ہیں مصر کے پانچ باب — سبک ہر باب سے تمکو جانا صواب

سنو اسکو یعقوبؑ نے انکو کیون — کہا ایک ہی در سے داخل نہون

سبب یہہ کہ انکو نہ لگ جا نظر — کہ تھے سب حسین اور بہت خوب تر

سحر حق ہے اور عین کو حق تو جان — نبیؐ کا ہے فرمودہ تو اسکو مان

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ

نہیں کر سکون دور تم سے ذرا — جو آوے خدا کی طرف سے بلا

کسیکا نہیں حکم غیر از خدا — ہٹا دے وہی چاہے اپنی قضا

نبیؐ نے کہا جو قضا ہے سو ہو — رہے کوئی خوش یا کہ ناراض ہو

روایت ہے تھا اک مکان خراب — نتھا اسمین بالکل طعام و شراب

ولكن اكثر الناس لا يعلمون

کہا پھر یعقوبؑ نے یہہ کلام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

عليه توكلت وعليه فليتوكل المتوكلون ه

اُسی پر توکل کیا میں نے اب	کریں یہہ جو صاحب توکل ہیں سب

ولما دخلوا من حيث امرهم ابوهم ما كان يغني عنهم من الله من شيء

ہوئے جبکہ داخل وے جا بمصر میں	کہا جس طرح باپ نے تھا اُنہیں
نتھا اُنسے یہہ کہ ہٹا وے قضا	بچا لے جو پہنچے خدا سے بلا
مگر یہہ کہ تسکین دلکی ہوئی	تسلی وہ یعقوبؑ کی چاہتی تھی

الا حاجة في نفس يعقوب قضاها

مگر دل میں یعقوبؑ کے تھی جو بات	ادا کر گیا اُسکو وہ نیک ذات
کیا منع سب مل کے داخل ہوں	کہ تا وے نظر بد سے گھایل نہوں
سبب یہہ کہ تھی اُسکو شفقت کمال	بچا تا کہ آجاوے اُنپر وبال
نہیں تو قضا حق کی ٹلتی نہیں	کوئی اُسمیں تدبیر چلتی نہیں

وانه لذو علم لما علمناه

مقرر تھا وہ عالم با خبر	بہت علم و دانش پہ تھا نظر
سبب یہہ کہ ہم نے سکھایا اُسے	یقین اور ادب سب بتایا اُسے
اسیواسطے بس یہہ بولا وہ ہے	وما اغني عنكم من الله من شيء

چلا جلد پوشیدہ وہاں سے شتاب
در شہر سے جب کہ خارج ہوا
کھڑا ہی وہ اُس جا پہ حیران سا
گیا دو سو کہ دور سے یوسف شتاب
وہ باہر کی جانب سے آیا وہاں
نمایاں ہوا دور سے ایسے ڈھب
قریب اسکے پہنچا جو یوسف امام
پھر عبری زباں میں کیا یہہ سوال
کہا شام سے میں تو آیا یہاں
تو بھی کون سمجھے جو میرا کلام
کہا میں سمجھتا ہوں عبری زبان
کہا پھر یہہ یوسف نے بھی کیا سبب
کہا گھر ہوا ہی ہمارا تباہ
گئی برکت اس گھر کی اور اسکا نور
میرا بھائی بیٹا تھا یعقوب کا
کہا بعد اسکے ہے اب کیا حال
یہہ کہہ کر کہا اُسنے یا حسرتا

کیا اپنی چادر سے منہہ پر نقاب
تو دیکھا کہ یامین اُس جا کھڑا
تحیر سے ہر اک کو ہے دیکھتا
چھپا اپنے چہرے کو بودر نقاب
کھڑا تھا وہ یامین حیران جہاں
کہ داخل گویا مصر میں ہوے اب
کیا اپنے بھائی کے اوپر سلام
کدھر سے تم آئے ہو کیا ہے خیال
نہیں ہوں میں واقف یہاں کی زبان
نہیں جانتا کوئی جز اہل شام
تیرے ملک میں میں رہا کیونکر تمام
کہ اسطرح ہو جب آیا تو اب
ہمارے ہی آنکھوں میں عالم سیاہ
ہوا جب سے ہی یوسف اُس گھر سے دور
اور نام اُسکا یوسف تھا مجھسے بڑا
کہا کچھ وشدت ہی سب پر کھلا
مصیبت ہوئی سخت وا حسرتا

یہہ کہہ کرکے داخل ہوا گھر مین وہ
ملا پھر یامین اُن سبھون سے آ
کہا بھائیون نے کہ مجھکو کبھی
کہا ایک ملا مجھکو ناقہ سوار
لگا بولنے مجھسے عبری زبان
مجھے ایک شتہ کی دیکھا چیز
کہا تب یہودا نے مجھکو دکھا
دیا اُسنے کنگن کو بازو سے کھول
کہا پھر یہودا نے یہہ ہی رواج
کر لڑکا ہے تو اُسکو وے کہین
لیا اُسنے بازو پہ اپنے لگا
جو دیکھا تو بازو سے جاتا رہا
وہ آیا تھا بازو پہ یامین کی
وہ بولا کہ ہے میرے بازو پہ اب
دیا پھر شمعون کو اُسنے لے
بزور اُسکو لیتے تھے سب چھین کے
کسیکا چلا کچھ نہ کنگن سے بس

چھپے سب سے اسدم گیا گھر مین وہ
نہایت ہی شادی و فرحت مین تھا
نہین ہم نے دیکھا ہے ایسا خوشی
تمھارا مین تھا کر رہا انتظار
ہوا اُسکی دل خوش میرا ناگہان
کہ ہر ایک کی آنکھون مین ہو وے عزیز
تجھے کون سی چیز وہ دے گیا
تعجب کیا سب نے دیکھ اُسکا مول
میرے باندھ دے اُسکو بازو پہ آج
گئی پھر جب پھر وہ ملتی نہین
کہا پھر شمعون نے مجھکو دکھا
لگا کرنے وا حسرتا حسرتا
خوشی اُسنے وہ جان غمگین کی کی
اُسے اور جا پر کرامت طلب
اُسی وقت اُس پاس گم ہوگیا
وہ آتا تھا بازو پہ یامین کے
ہوئے تھک کے لاچار وہ دس کے دس

حو کی اپنی یوسف نے زینت تمام ۔ تو اُس گھر میں آباده با اذن عام

کہ آویں جو کنعان سے آئے ہیں سب ۔ کیا اُسنے ایک کو اُسنے طلب

جو اُس گھر کا پہلا تھا دروازہ وا ۔ نظر کی جو اُسمیں تو دیکھے ہیں کیا

کہ تھا اُسمیں دیبا و احمر بچھا ۔ اور تصویر گھوڑونکی تھی جا بجا

ہر اِک گھوڑے پر ایک جانباز تھا ۔ لباس اُنکا خز اُسپہ سونیکا کار

عصا سب کے ہاتھوں میں سونیکے تھے ۔ اُسے دیکھکر سب حیران رہے

پھر جب دوسرے در پہ آئے تمام ۔ حریر اور دیبا سے تھا فرش عام

اور اُسپر بھی گھوڑونکی صورت کھنچی ۔ سواران پہ کالی ہی پوشاک تھی

ہوئے تیسرے در میں داخل جو سب ۔ تو دیکھا سفید اُنکا تھا فرش سب

اور ایسے ہی گھوڑے اُسی ڈھب سوار ۔ سپید اُنکے پوشاک رنگ اُنکا

ہر اِک ہاتھ میں تیغ شاہی لئے ۔ کھڑا ہے وہ اسباب جنگی لئے

اسی طرح تھے اُسکے سب ات ور ۔ ہر اِک کا اسی طرح نقشہ دگر

اُسے دیکھکر خوف سب نے کیا ۔ اُڑا رنگ چہرے سے مثل ہوا

کیا حکم یوسف نے آویں وہ سب ۔ کیا سب کو میں پہنچے اُسنے لقب

کہا جا کے یوسف سے ان سب نے عام ۔ کہ یعقوب کا تھا کہو سلام

علیہ السلام سے کہہ کر بتا ۔ غلاموں کا اپنے کا اب تھا جا

اسی گھر میں بار تھا ملا نہیں ۔ نہ ہوگا کہیں اور جانا نہیں

کہ حال اُس نے اپنا سب مین آیا یاد
نہین ہم کو کہا نیکی کچھ آرزو
کہا اس نے کچھ سے اب اُٹھ جاؤ تم
دیا حکم پھر خاص گھر مین کہ اب
خدا اسنے بھلایا نہین سب وہ حال
کہا پھر یوسف نے اب جتنے ہو
جو دو ایک ماسے ہو اک خوان پر
وے دو دو گئے بیٹھ خوانون پر آ
مگر ایک یا مین بیٹھا رہا
کہا پھر ملک نے تو روتا ہے کیون
کہا بھائی اپنے کو روتا ہون مین
جو ہوتا وہ مین بیٹھتا اُسکے ساتھ
کہا ہین ہے کوئی بھائی ترا
کہا ماسے میری اور کوئی نہین
کہا کیا ہوا اُسکا کیا حال تھا
گئے بھائی لے اُسکو جنگل مین سب
کہ یوسف کو بھیڑیے نے آکھا لیا

سو اُنہی اُس لئے ہم کو کلفت زیاد
نہ کھایا مین نے کھانا یہان ہم کبھو
کسی اور گھر بیچ جاو کھاؤ تم
رکھین جا کے وے خوان کھانیکے
فرو اُنکے دل سے ہوا یہہ ملال
تم اک خوان پر بھائی دو دو ہو
وہ کھانے کو کھاوین یہان بیٹھ کر
خوشی سے ہر اک کا تھا چہرہ کھلا
اکیلا وہ غم کھا کے روتا رہا
غم و درد سے جان کھوتا ہے کیون
غمین دل مین یوسف سے ہوتا ہون مین
کرون کیا نہین زندگی میرے ہاتھ
کہ ہو ایک ماسے تب اسنے کہا
مگر ایک یوسف تھا سو بھی نہین
کہا مین نہین جانتا کیا ہوا
کہا آکے ہم کو ہوا یہہ غضب
اکیلا کو اُس دشت مین آ لیا

کہ حال اُس کے سے اپنا مجھے آیا یاد — سوئی اُس لئے ہم کو کلفت زیاد

نہین ہم کو کھانے کی کچھہ آرزو — نہ کھاوینگے کھانا یہان ہم کبھو

کہا اُس نے کچھہ سے اب اُٹھہ جاؤ تم — کسی اور گھر بیچ جا کھاؤ تم

دیا حکم پھر خاص گھر مین کہ اب — رکھین جا کے وے خوان کھانے کے سب

خدا اُس نے بھلایا انہین سب وہ حال — فرو اُنکے دل سے ہوا یہہ ملال

کہا پھر یوسف نے اب جتنے ہو — تم اک خوان پر بھائی دو دو رہو

جو دو ایک ماں سے ہو اک خوان پر — وہ کھانے کو کھاوین یہان بیٹھہ کر

وے دو دو گئے بیٹھہ خوانون پر آ — خوشی سے ہر اک کا تھا چہرہ کھلا

مگر ایک یامین بیٹھا رہا — اکیلا وہ غم کھا کے روتا رہا

کہا پھر ملک نے تو روتا ہے کیون — غم و درد سے جان کھوتا ہے کیون

کہا بھائی اپنے کو روتا ہون مین — غمین دل مین یوسف سے ہوتا ہون مین

جو ہوتا وہ مین بیٹھتا اُسکے ساتھہ — کرون کیا نہین زندگی میرے ہاتھہ

کہا اور ہے کوئی بھائی ترا — کہ ہو ایک ماں سے تب اُسنے کہا

کہ ماں سے میری اور کوئی نہین — مگر ایک یوسف تھا سو وہ نہین

کہا کیا ہوا اُس کا کیا حال تھا — کہا مین نہین جانتا کیا ہوا

گئے بھائی لے اُس کو جنگل مین سب — کہا آکے ہم کو ہوا یہہ غضب

کہ یوسف کو بھیڑئے نے آ کھا لیا — اکیلا کو اُس دشت مین آ لیا

کہا مجھکو لیکن نہین اب ہے صبر | کہ پروانہ کو شمع سے کب ہے صبر

کہا صبر کر جا کے آتا ہون مین | تجھے ملون پا کے لاتا ہون مین

کہا جا کے یوسف نے قصہ تمام | کہا پاس لا اسکو اے نیکنام

گیا پھر وہ خلوت سے باہر لا اسے | جہان باپ تھا وان بٹھایا اسے

اکیلا ہی بیٹھا تھا یوسف وہان | وہ خلوت کے گھر مین تھا سب سے نہان

گیا دیکھ کر وہ منہ سے نقاب | بر آیا وہ جون ابر سے آفتاب

لگا کرنے بھائی سے یون کہا | کہ کس طرح کا اب نہ کچھ غم تو کھا

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی یُوسُفَ آوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ

ہوئے جبکہ یوسف پہ داخل تمام | ملا اسکو بھائی اسے لا کلام

جگہ اپنی دی پاس یامین کو | اتار امکان پر خوشی دل مین ہو

قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

کہا مین ترا بھائی ہون غم نہ کھا | اب اس پر کہو کچھ اونہون نے کیا

جدا کر دیا تجھکو یعقوب سے | رکھا دور پھر تجھسے محبوب سے

دل اسکا یہ کہہ درد سے بھر گیا | زبس درد سے اسکے غش کر گیا

اسیطرح حق دور اپنا حجاب | کرے اولیاؤں سے روز حساب

وے سب دیکھ کر اسکو غش کر رہین | اسی طرف اپنی نظر کر رہین

وہین کتنے لاکھ انپہ گذرین برس | نشے کا سا عالم رہے انپہ بس

مسافر جو آتا ہے اُس راہ کو — کرے اُس سے بھی جا بری گفتگو

یہہ سُنکر کے رویا وہ آواز سے — ہُوا باہر اپنے وہ انداز سے

کہا پھر تری زوجہ ہے یا نہین — کہا ہے و لے مین کہین وہ کہان

کہا اُس سے اولاد ہے تری کچھ — ذرا اُسکا احوال کہہ مجھسے کچھ

کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام — اب احوال کہہ اُنکا مجھسے تمام

کہا ایک کا نام وہم ہے تو جان — اور اُس دوسریکا ہے یوسف تو مان

کہا ذہن یہہ تیسریکا ہے نام — اِس طرح رکھے ہین تینو کے نام

کہا تو نے یہہ نام کیسے رکھے — کہا جیسے یاد آئے ویسے رکھے

تو لڑکا میرے گھر مین جسدم ہوا — تھا اُس گھڑی دل اسیر غم ہوا

رہا تھا لہو تیرے گرنے پہ جم — رکھا اُسکی نام اُسکا مین وہم

جو بیٹا دوسریکا یاد آیا مجھکو غریب — رکھا دوسریکا مین تب نام وُہب

کہا یاد تجھکو مین یوسف کے بار — کہا مین نے اُسکو بھی یوسف پکار

کہا بھائیون پاس چل اب چلین — ذرا چل کے اُنکی خبر آج لین

کہا بعد چالیس برس کے ملا — تو ہم سے پھر اب کیون کرے تجھے جدا

کہا تجھکو رکھونگا مین اپنے پاس — نہو دل مین ہرگز تو اپنے اداس

سوا اُسکی ہے تدبیر اک مین نکی — و لے اُس سے غمگین ہو تیرا جی

کہ پوشیدہ غلہ کے پیمانہ کو — رکھونگا ترے بار مین حیلہ کو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ

لگے کیل بھر بھر کے دینے غلام	سپے سب نے اونٹوں کے تھیلا تمام
کہا پھر غلاموں سے سن لو یہہ آج	کہ دیتے ہو بھر بھر کے تم جس سے ناج
وہ اسباب یامین میں جا دھرو	کسیکو خبر اُسکی ہرگز نہو

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ

کہا جب کہ تیار سامان سب	دیا اُنکو کرتے تھے جو کچھ طلب
تھا جس جا پہ اسباب یامین کا	رکھا اُسمیں پانی کے برتن کو جا
کہی ابن عباس نے یہہ کلام	زبرجد کا تھا وہ پیالہ تمام
روایت ہے تھا سرخ یاقوت کا	وہ یوسف کے پانی کے پینے کا تھا
عزیز اسکو رکھتا تھا ہر دم عزیز	عزیز اس سے زیادہ نتھی کوئی چیز
اسیواسطے کیل اُسکو کہا	عوض اُسکے بھائی کو اُسنے دیا
ہوئے مصر سے جب کہ آگے رواں	کہا اک مصاحب کو ہو تو رواں
گئی سو تو لے ساتھ اپنے سوار	دیا تجھکو اس بات کا اختیار
یہہ جاتا ہے جو قافلہ شام کا	انہیں گھیر کر میرے پاس لا
کہ پینے کا برتن ہمیرے لے گئے	یہہ سب مجھکو آکر دغا دے گئے
نکل آوے جس پاس پیالہ میرا	وہ ہے چور ہرگز یہاں سے نہ جا
ہوا علم سُنکر یہہ جلدی سوار	دیا سب کو اونٹوں سے اُنکے اُتار

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ

قَالُوا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِيْنَ ه

کہا اُن سے شہر کے لوگوں نے آ
بتاؤ کہ کیا چور کی ہے سزا

اگر سارے تم اسمیں جھوٹے ہوئے
سزا اُسکی کیا پھیر تم کو ملے

قَالُوا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ

کہا جسکے اسباب مین جام ہو
وہی ہے عوض اُسکی ہم سے سنو

اُسے اپنا کر لیجیو تم غلام
کہ آیندہ ایسا کرے پھر نہ کام

یہہ تھی اُس زمانہ مین اِک رسم عام
کہ کرتے تھے وہان چور نے کو غلام

ہمین حکم ہے ہاتھ کو کاٹ لین
انہمین حکم تھا عبد اپنا کرین

كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ه

اسیطرح ہم ظالمونکو سزا
دیا کرتے ہین بوجھہ لو تم ذرا

یہی شرع یعقوب مین حکم تھا
کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا

برس روز تک چور ہو وے غلام
کرے اپنے مولا کی خدمت تمام

اُنہون نے یہی حُکم جاری کیا
وگرنہ روِیّہ تھا یہہ مصر کا

کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہان
وہ ضامن ہوا مثل کا بے گمان

نِدا کی مُنادی نے یون برملا
کہ اُلٹا پھر سے مصر کو قافلا

بیٹے سب کے سب اُونٹے گھر
بُلا سے وہ چور بچے تھے بے خبر

کہا اُنکو یوسف نے اتنا کرم
کیا تم پہ ہم نے بہت سا بھرم

کہا گر نہ اسباب دیکھو تمام
اگر لگا یہہ تہمت اپنا ہم پر مدام

دیا حکم اسباب یامین کا
کہ دیکھو بھلا اسمین نکلے ہے کیا

جو دیکھا پیالہ ہے اسمین دھرا
کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ

کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام
تو نکلا اسیمین جو تھا گم وہ جام

تمہ استخرجہا من وعاء اخیہ

نکالا پھر اسکو اس اسباب سے
جو برتن کہ یوسف کے بھائی کے تھے

گیا جی نکل سب کا سننے کے ساتھ
لگے مارنے سارے چھاتی پہ ہاتھ

کہا بھائیوں نے کہ یامین اب
کیا تو نے اسوقت کیا یہہ غضب

نہیں ہمکو جا جو کریں گفتگو
فضیحت کیا شاہ کے روبرو

تجھ مین اولاد یعقوب تھی
ہر اک کو وہان مرتبہ خوب تھی

سبھوں نے پھر اسکو کہے نے تمام
خوشی دل مین یامین تھا کلام

کہا سنے الشوم کمبخت آج
تجھے شاہ نے کیا دیا کم تھا تاج

کہیں کیا مصیبت پڑی ہم پہ آن
کیا تو نے ہم کو بڑا رو سیاہ

کہا اسنے واللہ مجھکو خبر
نہیں اسکی بھلا یہہ باور تو کر

کہا کسنے رکھا بھلا اسکو لا
تمھارے سوا کسکی ہے یہہ خطا

کہا جسنے درہم سب اسباب مین
تمھارے دھرے تھے کہ تا لکھو لین

اسی نے میرے کھول اسباب کو
پیالہ دھرا ہوگا طعنہ دو

کہا گر نہ اسباب دیکھو تمام
اگر لگا یہہ تہمت اپنا ہم پر مدام

دیا حکم اسباب یامین کا
کہ دیکھو بھلا اسمین نکلے ہے کیا

جو دیکھا پیالہ ہے اسمین دھرا
کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ

کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام
تو نکلا اُسمین جو تھا گم و جام

ثم استخرجہا من وعاء اخیہ

نکالا پھر اسکو اُس اسباب سے
جو برتن کہ یوسف کے بھائی کے تھے

گیا جی نکل سب کا سُننے کے ساتھ
لگے مارنے سارے چھاتی پہ ہاتھ

کہا بھائیون نے کہ یامین اب
کیا تو نے اسوقت کیا یہہ غضب

نہین ہمکو جا جو کرین گفتگو
فضیحت کیا شاہ کے روبرو

سبھی مین اولاد یعقوب تھی
ہر اک کو وہان مرتبہ خوب تھی

سبھون نے سپر اُنکے کیا تمام
خوشی دل مین یامین تھا کلام

کہا سب نے الشوم کمبخت آج
تجھے شاہ نے کیا دیا کم تھا تاج

کہین کیا مصیبت پڑی ہم پہ آن
کیا تو نے ہم کو بڑا روسیام

کہا اُسنے واللہ مجھکو خبر
نہین اسکی بھلا یہہ باور تو کر

کہا کسنے رکھا بھلا اسکو لا
تمھارے سوا کسکی ہے یہہ خطا

کہا جسنے درہم سب اسباب مین
تمھارے دھرے تھے کہ تا انکو لین

اسی نے میرے کھول اسباب کو
پیالہ دھرا ہوگا طعنہ دو

مگر وہ کہ جسپاس پایا یہ مال | سوا اسکے شدّا اور کیا ہے محال

اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۵ ع

گر اسکے جرم میں ہم کریں تم کو خوار | تو تحقیق ہو ظالموں میں شمار

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا

ہوئے جبکہ مایوس اس کام سے | وے درگاہ سے شاہ کے سب اٹھے

جدے ہو کے کرنے لگے مشورت | یہہ کہتے تھے بے اسکے اب جائیں مت

کہ کس طرح پہنچیں اب باپ پاس | کہ یعقوب ہوگا نہایت اداس

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

بڑے بھائی نے سب سے پھر یوں کہا | کہ بابا نے تھا عہد تم سے لیا

خدا کا یہی عہد قول اور قسم | بغیر اسکے جانا بہت ہی ستم

وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ

اور پہلے سے وہ زیادتی تم نے کی | جو یوسف کو ایذا بہت تم نے دی

کیا آخر یوسف کو تم نے گم | جواب اسکا اب جا کے کیا دوگے تم

لگے کرنے آپس میں یہہ گفتگو | کہ اب کیجے اس بات کی جستجو

کریں شاہ سے مل کے ہم سب قتال | لڑائی سے لیں اسکا سب ملک و مال

کہا سنکے اسوقت روبیل نے | کہ ہم میں سپاہی سمجھو نہیں جتنے

امیر اور وزیروں کو سب کی تمام | اکیلا میں کر دونگا ان سبکا کام

گئے اور بھائی تو بازار کو — یہودا گیا شہ کے دربار کو

ہوا سامھنے شاہ کے وہ کھڑا — خفا ہو کے یوسف سے کہنے لگا

کہا العزیز اب سن اس بات کو — ابھی لا کے یامین کو ہم کو دو

نہیں اک کروں سخت آواز عام — کہ بچے گریں حاملہ کے تمام

مرے ساری خلقت ابھی ہول کھا — تماشا تجھے اب دکھاؤں ذرا

یہہ کہہ کر کے تیار ہونے لگا — لہو میں وہ تلوار دھونے لگا

کہا اپنے بیٹے کو یوسف نے تب — کہ تا ہاتھ اپنا رکھے پشت پر اب

یہودا کے پیچھے سے لڑکے نے آ — جو ہیں پیٹھ پر ہاتھ اسکے رکھا

فرو ہو گیا اسکا غصہ تمام — رہا تن میں اسکے نہ قوت کا نام

یہودا نے دیکھا جو ادہر ادہر — نہ آیا کوئی اور اسکے نظر

مگر ایک لڑکا کہ ہے خورد سال — کھڑا ہے وہاں وہ جو صاحب جمال

پکڑ اسکو اسنے ملا پیار و — کہا آل یعقوب کی تجھ سے بو

مجھے آتی ہے تو بتا کون ہے — کہ تجھ سے پیاری نہیں کوئی شے

دیا کچھ نہ لڑکے نے اسکا جواب — تحیر یہودا کو تھا بے حساب

سنی بھائیوں نے یہہ اسکی صدا — چلے وہاں سے اور اسکے سب پاس آ

لگے کہنے کیا ہو گیا تھا سب — کہ آیا نہیں تجھکو اتنا غضب

کہا اس جگہ آل یعقوب ہے — و لے ظاہر اس سے نہیں کوئی شے

حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ

یہاں تک کہ دے اذن مجھکو باپ | بلا وے مجھے پاس وہ آپ

اَوْ یَحْکُمَ اللّٰهُ لِیْ

و یا حکم اللہ مجھکو کرے | تو اُس وقت یہاں سے ٹلے

وَهُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ه

وہی ہے بڑا حکم الحاکمین | اور بندہ نوازی ارحم الراحمین

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ

چلو جاؤ تم سب طرف باپ کی | کہو جا کے یہ بات تم باپ سے
کہ چوری تیرے ابن نے جا کے کی | ملک کی کچھ الک چیز ہے اُسنے لی
سنو ابن عباس کا یہ کلام | گئے بھائی کنعان کو سب تمام
گئے باپ پاس اور خبر جا کے دی | کہا میں نے وہاں پہ چوری جو کی
اُسے شاہ نے قید میں کر لیا | ہمیں حکم جانے کا اُسنے دیا
کہا چوری اُس نے ہنوز نہار | کہ ہے قائم اللیل صائم نہار

وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

گواہی نہیں ہم نے اُس وقت دی | مگر اُسکی جو آنکھ سے دیکھی
سقایہ تھا یا میں سے اسباب میں | بھلا کیا کہے کوئی اسباب میں

وَمَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ه

تمھارے یہہ نفسون نے تم سے کہا
کہ لے چلئے یامین کو یہان سے اٹھا

تمھاری ہوئی منفعت پر نظر
اِسیواسطے تمکو پہنچا ضرر

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا

سو اب چاہیئے صبر کرنا جمیل
کہ اللہ ہے اپنا ہم الوکیل

ہے نزدیک لاویگا سب کو اِلٰہ
کہ سب سے بڑی اُسکی ہے بارگاہ

یہودا اور یامین و یوسف تمام
سب آوینگے البتہ یہان لاکلام

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۵

کہ تحقیق دانا ہی وہ اور حکیم
وہی سارے باتونکا ہیگا علیم

دیا جسنے اِسطرحکا ہم کو غم
خوشی بھی وہی دیگا وہ بے الم

روایت ہی جبریل یعقوب پاس
جو آیا تو دیکھا اُسے تھا اُداس

کہا مجھسے رکھتا ہی تو کچھ سوال
کہا کہہ تو تا آج ایزد تعال

مرے پاس بھیجے ملک سو تجکو
کہ پوچھو میں اُس سے جو مطلب کہ ہو

لیا علم جبریل نے حق سے جا
فرشتہ اُسیوقت نازل ہوا

کیا اُس سے یعقوب نے یہہ سوال
وہی اُسکو قسم ایزد ذوالجلال

کہ یوسف کی تو نے نکالی ہی جان
وہ زندہ ہی یا مرگیا بے نشان

کہا اُسکی جان میں نہیں قبض کی
وہ دنیا میں ہیگا نہایت خوشی

اُسے ملک اور مال لشکر دیا
خزانے کا مالک خدا نے کیا

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

کہا میرا شکوہ نہیں جز خدا — اسیکی طرف رنج میں ہے ندا
میں درد اپنا کہتا ہوں اللہ سے — میرا کام ہے اسکی درگاہ سے
انس سے روایت ہی یعقوب کا — مواخات کا ایک اخ اسکا تھا
وہ آیا کہیں آروا اسکے پاس — لگا پوچھنے دیکھ اسکو اداس
کہ یعقوب تجھسے بیان اسکو کر — کمر کیوں ہوئی کج گئے کیوں بصر
کہا غم نے یوسف کے بینائی لی — کمر کج یہہ پایا ہیں کے غم نے کی
اسی بات میں آئے روح الامین — کہا حق نے تجھکو پہلیں ہے یقین
کہا رب نے بھیجا ہے تجھپر سلام — پھر اسکے بعد تجھسے کیا یہہ کلام
کہ شکوہ میرا غیر سے کیوں کیا — نہ آئی ذرا بھی تجھے کچھ حیا
کہا پھر یہ یعقوب نے میرے رب — کمر اور آنکھیں گئیں میرے سب
خوشی پہلے مرنے سے تو مجھکو دے — میرے دل کی یہہ آرزو مجھکو دے
پھر اسکے بعد جو چاہئے کیجیو — پر مجھے پند اتو خوشی دیکھیو
پھر اسوقت جبرئیل نے یوں کہا — کہ غم کو ترے اب ہوئی انتہا
ترے حق میں رحمت کا دریا بہا — اور اسطرح ارشاد حق نے کیا
مجھے اپنی عزت کی ہیگی قسم — نکلنا جو چاہا میں وہ یوسف کا دم
ملا تا انہیں زندہ کرکے شتاب — نہ تجھپر کھلے پھیر غم کی کتاب

مراد اس سے یہہ ہی کہ مجھکو خبر | ہی یوسف کی تمکو نہین بیشتر

سبب یہہ کہ یوسف کے جینے کی | خبر اسکو دی تھی فرشتے نے تب

کہا سنیے اولاد کو اس لئے | مین جانون ہون اور تم نہین جانتے

ہوئی جبکہ یعقوب کو یہہ خبر | کہ یوسف سے زندہ ہین کچھ خطر

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ

کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش | ملے تمکو یوسف وہان مین کاش

وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ

نہ مایوس ہو رحمت حق سے تم | کہ شاید ملین جو ہوئے تم سے گم

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

نہ مایوس رحمت سے ہرگز ہوا | خدا کی مگر قوم کفار کا

کہا پھر یہہ اولاد نے اس سے آ | یہود اور یامین کو جو کہا

انہین ڈھونڈھنا تو بہت ہے بجا | ولیکن نہ آوے کا ہوسے مدعا

پڑی ٹھیر مین جاکے یوسف کی خاک | مگر اسکے غم مین گریبانکو چاک

اسے کہا باپ پھر بیٹے مدت ہوئی | خبر اسکی کس طرح لاوے کوئی

کہا پھر کہ شمعون کو باپ نے | کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہہ دے

یہہ مضمون نامے مین وانسے لکھا | کہ یعقوب بیٹا ہی اسحاق کا

براہیم کا بیٹا اسحاق ہے | خدا کی رضا مین بڑا طاق ہے

لئے بھائی سب لئیے یہاں اُسے
کہ اُسنے چُرایا ہے کچھ شاہ کا
کیا قید تھے اُسے اِس لئے
نہ چوری ہوئی ہم سے نہ ہم مین چور
اگر چھوڑ دو اُسکو تو احسان ہے
فقیر و نبی لیتا ہی جو بد دُعا
سُنا ہی کہ تم نے سقایہ کو لے
نکر کام ایسا یہہ ہی کام بد
نکر ایسا بیٹونکی اولاد سے
سُنا ہی کہ یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم
تو دے چھوڑ بیٹے کو یہی ہے سوال
جو ہے دل مین اپنے زبان پر اگر
تجھے اور تیری ساری اولاد کو
کہ دعوت ہے مظلوم کی مستجاب
تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
گیا مصر مین جبکہ یہہ قافلہ

پھر آئے اُسے چھوڑ وہ کہنے لگے
وہ ہی جو اب اُسکی درگاہ کا
وہ لے ہم ہیں اس بن الم مین پھنسے
نہ ناحق کا کوئی کرے یہہ زور
نہین تو خدا کی بڑی شان ہے
وہ پاتا ہے اپنے کئے کی سزا
چھپا کر رکھا پاس یامین سے
بدی اُسکی باقی رہے تا ابد
نہ بھول اُنکو اپنی ذرا یاد سے
ہمارا بھی رب ہے رؤف رحیم
دُعا کر نبیسے پہلے اپنی تو خصال
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر
بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو
نہین اُسکے اور حق کے کوئی حجاب
سو ہم کر چکے تمکو بس والسلام
خلے مصر کو سارے وہ خاص عام
یہودا نے کی پیشوائی جب آ

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ

اور لائے ہین ہم پونجی کھوٹی تمام	نہین اسکے بدلمین ملتا طعام
وہ مردود اور غیر مقبول ہے	کبھی اسکا لینا نہ مقبول ہے

فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

ہمین باپ کو پوری تو دیجیو	نظر کھوٹی پونجی پہ مت کیجیو
تو دے ہم کو صدقہ کرم ہم پہ کر	نہ جید ردی پر تو کرنا نظر

إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ

کہ تحقیق اللہ دیگے جزا	جو دیتے ہین صدقہ کسکو بہ انتہا
یہہ سنکر کے یوسف ہوا دلمین نرم	گرے اسکی آنکھون سے سب اشک گرم

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ

کہا جانتے ہو کہ کیا کیا کیا	ہر اک تم نے یوسف سے مکر اور دغا

وَأَخِيهِ

اور اسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا	جدا بھائی سے اسکے اسکو کیا

إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ

کیا تم نے انجان پن سے یہہ کام	ہوا تمکو نسیان ہمین تمام
اُتر تخت سے بھائیون پاس آ	انہین بلکہ کر اس طرح سے کہا
کہ اب ترجمان کو کیا مینے دور	کرون بات تم سے مین بے حضور

کہا بھائیوں سے یہہ یوسف نے تب
خبر مجھکو دیتا ہے یہہ صاع سب

کہو تو ہمیں پوچھوں تمھاری خبر
کہا پوچھو اس سے لگا کیا ہے ڈر

سنا اونے [illegible] آسمان ماری وہی
بہت خوب پہلے سے آواز دی

کہا پھر جھکا کر کے یوسف نے کان
سمجھتا ہوں میں اسکی ساری زبان

یہہ دیتا ہے اے یوسف مجھکو صدا
کہ کی بھائی کے ساتھ تمنے دغا

ذرا اچھی تھا [illegible] پہ آ اسکا باپ
سمجھ فایدہ اپنا لا [illegible] تم آپ

[illegible] پیالے پہ مار
کہا صاع کہتا ہے یون اب پکار

کہ تھی یہہ وصیت تمھارے باپ کی
کہ یامین کی کیجو تم جو کسی

[illegible] یون اسکا [illegible]
حفاظت سے رکھنا اسے تم بھلا

کہا [illegible] یہہ یامین [illegible]
ترا صاع سب شئی کی اخبار دے

برے بھائی کہتے ہیں پھر آ
پکڑ کر اسے دشت میں کھا لیا

[illegible] اسکی صدا
لگا کہنے اب صاع یون کہا

کہ [illegible] بھائی تیرے یہہ ہم
عبث بھیڑئے کا یہہ لیتے ہیں نام

کریں آپ [illegible] جانور کو لگا [illegible]
سزا اسکی پاوے خدا سے یہہ پائیں

رہے سارے حیران سر کو جھکا
کہا اسمیں یوسف نے کہتے ہو کیا

کہا بر ہی صاع یہہ راست گو
گنہگار ہیں ہم وچا ہو کرو

اسی طرح پھر اسکے آثار سن
کہا انسے یوسف نے گردنکو دھن

ہوا گم تو رو رو کے اندھا ہوا | دل و جان اپنا پر حسرت ہوا
جو یوسف ساری اولاد کا نسل تمام | ان کا ہم نے کیا سنتے ہی ہوتا تمام
یہہ سنکر کے آنکھیں یوسف کی آئے | جھپٹ کر [illegible]
نشانی تھی اک تاج کے طرح کی | جو ان کو تھی سر پہ یوسف کے لگی
جو تھا سر پہ یعقوب کی اک نشان | وہی پایا عین یوسف کے عیان
اور اک اسکے دانتوں کی دیکھی چمک | تب تو ہم کیا اسنے جو بیدھرک

قَالُوا أَئِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ

کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہے کیا | کہا ہاں میں یوسف ہوں دیکھو ذرا

وَهٰذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اور یہہ بھائی میرا ہے یامین نام | خدا نے کیا ہم پہ احسان کا کام
کیا دین و دنیا میں اپنا بھلا | جدائی سے پھر وصل سب کا اٹھا

إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ
قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ

بیشک جس نے کیا اتقا | بلا ان پر بھی [illegible] ایک
سو تحقیق ہرگز نہ ضائع ہو صبر | جو محسنوں کو دیتا ہے اجر
یہہ معنے کہے ابن عباس نے | گناہوں سے جو کوئی اپنے بچے
مصیبت میں ہو صبر جسکو تمام | [illegible] خدا خوب کرتا ہے کام

قال لا تثریب علیکم الیوم

یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین

کہا اسکی آنکھیں تو جاتی رہیں — یہانتک وہ رویا کہ پانی نہیں
قمیص اپنا لاکرکے انکو دیا — کیا انکو رخصت اور اسنے کہا

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

کہا تم یہہ لیجاو کرتا میرا — اسے ڈالدو باپ کے منہ پہ جا
گئی اسکی بینائی آویگی پھیر — کرو تم نہ جانے میں کچھ اپنے دیر

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

پھر آؤ یہاں اہل کے اپنے لے — وے سب آویں کوئی نہ باقی رہے
روایت ہے تھے اہل چالیس تن — سبھی کو کہا لائیو بے محن
مگر کچھ نہ بھیجا کسی کے لئے — نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑے سئے
فقط ایک کرتا سو پہنا ہوا — وہ یعقوب کو تھا روانہ کیا
بیاں اسکا کرتا ہوں سن انام — کہ ہے ابن عباس سے یہہ کلام
کہ اللہ کا علم یوسف کو تھا — کہا جسطرح جسے اسی ڈھب کیا
روایت میں ہے یہہ کہ جبریل آ — اسیطرح یوسف سے تھا کہہ گیا
کہ کرتے کو جلدی روانہ کرو — نہ اسمیں ذرا بھی بہانہ کرو
کہ بیمار کو ہے شفا جلد تر — ہے کرتے میں برکت شفا سر بسر
پڑے جب براہیم آتش میں آ — قمیص اسکو یہہ حق نے اسدم دیا
وہ جنت سے آیا تھا دلپذیر — دیا اسنے اسحاق کو وہ حریر

اُسے بھیجا الاتھا یعقوب نے | کہ تا دودھ سارا او دیا میں لے
یہہ کی پھر باندی نے رب سے دعا | کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا
کہا جی سے تو بھی جدا کیجیو | کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو
یہہ دی ہاتف غیب نے پھر ندا | کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا
جسے دوست رکھتا وہ یعقوب ہے | کئی دن میں جاتی ہے وہ اُس سے ٹے
بشیر اُسکے بیٹے کا جو نام تھا | خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ
ہوا مصر میں جبکہ یوسف مقیم | ہمیشہ بشیر اُسکا رہتا ندیم
ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام | کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام
کیا اپنا یوسف نے اُسکو رسول | وہ جانے میں ہرگز نہ ہوتا ملول
وہ پاس اُسکے رہتا تھا ہر دم قرین | نہایت غریب اور بغایت امین
دیا بھیج اُسکو وہیں باپ پاس | کہ ما اُسکی رہتی تھی ہر دم اُداس
یہہ تقدیر حق تھی کہ فرزند آ | وہ کنعاں میں آ اپنی ما سے ملا
ملا پہلے وہ جاکے یعقوب سے | کہا لو مبارک کہ یوسف کو لے
نبی نے کہا جو کہ ما سے جدا | کرے اُسکے بیٹے کو تو بھی خدا
جدا دوست سے اُسکے کر دے شتاب | رہے ہجر میں وہ خراب
کہا اور اُسکو شفاعت نہ ہو | رضا مند حق تا قیامت نہ ہو
چلا مصر سے جسگھڑی تھا بشیر | ہوا نے کہا اُنکے جا کر خبیر

ولما فصلت العیر

قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف

لولا ان تفندون

[illegible]

نہ سمجھو اگر مصحف کو جا بجا سفید
کہو مجھکو مجنوں کی بہت بیٹ بیہ

نہ سمجھو کہ عقل اسکی جاتی رہی
بڑھاپے سے بیہودہ بات اسنے کہی

اسے بطرح فرزندوں سے یہ سن کے ان
دماغوں میں جنت کی بو آئی ہیں

برس پانچ سو کی ہے جنت کی راہ
سوا اسکو کرے نور مومن نگاہ

قالوا تالله انك لفي ضلالك القديم

کہا سب نے تجکو خدا کی قسم
مدام اسکی الفت میں تجکو ہے غم

نہیں بولتا ایکدم وہ ذرا
وہی ہے ترے ہر گھڑی جت چڑھا

نبی نے کہا جب ہووے سحر
جو کرتے ہیں ذکر خدا بیشتر

ہوا اسکو بشارت پکڑ کے جا
کرے عرض یہہ جا کے رب العلی

کہوں عاشقوں کی میں پیغمبر
ثواب کر تو رحمت سے انپر نظر

کہا ابن عباس نے جب بشیر
وہ کنعان میں آیا بحکم قدیر

جب کنعان میں اگر وہ داخل ہوا
تو دیکھا کنارے پہ اک لگا

وہاں اسکی ماں کرتے تھے یعقوب کے
تھی دھوتی وہ اس خلق کے جوب کے

وہاں جا کے یہہ بھی کھڑا ہو گیا
لگا پوچھنے گھر وہ یعقوب کا

کہ شاید پتا اسکا ملجا یہاں
ہوئے پریشان تجسس میں وہاں

جو دھوتی تھی عورت اسنے کہا
کہ یعقوب کا گھر مجھے دے بتا

اٹھا کرکے سر اسکی نے کہا
کہ تیرا پتا اس سے کیا کام تھا

[illegible]

جو یعقوب کے پاس آیا بشیر | اُسے ... انہوں نے بھیر

قمیص اسکے منہ پر جو ڈالا شتاب | اُٹھا اسکی آنکھوں کا بالکل حجاب

لگا وہ جو کہنے حال یوسف کا سب | کہ یوسف کا ہے اسکو لشادیں اب

کہا وہ تو ہے دین اسلام پر | پر اب دولت ہے وہ اسکا ہم پر

کہا اب ہوئی ساری نعمت تمام | خدا نے دیا اسکو جو علم تام

ہوا منقلب وہ پھر اودیار سے | لگا کہنے اُن سب کو دلشاد سے

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کہا تم سے میں نے نہیں تھا کہا | مجھے علم اللہ نے وہ دیا

کہ تم اسکو ہرگز نہیں جانتے | بوصل خدا وہ عطا ہے مجھے

کہا بیٹے سب نے ہو پر علم | ہمارے گنہ ہوں کسی طور کم

کہ کس طرح جاوے ہمارا یہ ستم | تمہیں جو دیا ہم نے رنج و الم

ہے تم سے ہمارا یہی مدعا | کہ حق میں ہمارے کرو تم دعا

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ

کہا سب نے تم تو ہو ہم سب کے باپ | کرو مغفرت کی طلب حق سے آپ

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب | کرو تم کہ خاطی ہیں ہم سب کے سب

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

کہا رب سے اپنے کروں گا دعا | کہ بخشے تمہارے گنہ اور خطا

روانہ ہونا یعقوب کا مع اولاد مصر

ولیکن ہوا تجھکو یون حکم رب
کہین دو طرحکی ہے اسکا خوشی
تلے خط کے تھا اور یہہ بھی لکھا
جو کچھہ چاہیئے ویسے کے لئے
ہے اک لخت ان سب پہ سونیکا کام
تری وہ ناپہہ جتنی کرا و لادے
ہر اک کے لئے ہی سواری تمام
ہر اک ساتھہ خچر کے ہو اک غلام
ترے واسطے مین نے ایسا لباس
ہے لعل اور زبرجد ہے اسمین جڑا
عمامے مین شاہانہ اور طیلسان
خدا کی قسم تجھکو دیتا ہون مین
نکہو یہان زہد کو اختیار
بدل کر تو پوشاک یہان آئیو
کہ حاسد نہ کچھہ طعن مجھپر کرین
نہ ہو فقر اور مسکنت کا حساب
کہ قبطی یہان سخت کفار ہین

کہ تم سبکو اسجا کرو مین طلب
لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی
کرا ای باپ جلدی سے اسجا پر آ
بہت مین نے تیار کپڑے منگئے
قمیص اور عمامہ مذہب تمام
مجھے سب کی اسجا اُبریا دے
ہے سونے اور چاندی کی اسکی لگام
ہر اک کے لئے اور کچھہ مین عام
بنایا ہے جو ہووے دور از قیاس
نہین اسکی قیمت کا کچھہ انتہا
کہ دنیا مین جسکا بناوے نشان
یہہ تجھسے برا عہد لیتا ہون مین
جب آکر کرے مصر مین تو قرار
سبھون کو تو حشمت یہہ دکھلائیو
مجھے آن کر یہان نہ طعنہ دین
یہان آئیو تم [illegible]
نہ کچھہ مومنون پر وے طعنہ کرین

کرو جا کے تم پیشوائی تمام
ملے پہلے یعقوبؑ سے سی ہزار
کیا سجدہ آ اُسنے یعقوبؑ کو
کہا ہم ہین یوسفؑ کے لشکر تمام
ہوا دیکھکر اُنکو یعقوبؑ دنگ
ملے پھر اسنے مین اُنکو سوار
اُنہون نے بھی آکرکے سجدہ کیا
یہہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو
کہا سارے یوسفؑ کے لشکر ہین ہم
سلسل اور تعجب کیا بیشمار
دو فرسنگ جب دم گئے اور بھی
ہر اک پر عماری کھنچی جگمگی
خجل جسکو ہو دیکھکر آفتاب
کرون اُنکی زینت کا کیا مین بیان
اوایل مین تھی اک عماری عجیب
ہزارون تھے گرد اُسکے گھیرے غلام
گلو مین تھے طوق اور سر پہ تھی تاج

کہ آئے ہین یعقوب علیہ السلام
عرب کے تھے گھوڑے عرب کے سوار
کہا اُسنے پوچھو کہ تم کون ہو
ترے پاس حاضر ہین سب خاص و عام
چلا ایک فرسنگ لے اُسکو سنگ
کہ تھے روم کے سار وے سی ہزار
اُترکر کے پاؤن پہ بوسہ دیا
کچھ اپنا پتا بھی ذرا ہمکو دو
کرو اپنے دل مین نہ کچھ خوف و غم
بجا لایا شکر خداوندگار
ہزارون وہان اُسکو خچر ملے
خواصین تھین ہر اک مین بیٹھی ہوئی
جو دیکھے تو ہو جائے آئینہ آب
کہ عاجز ہے اسجا قلم کی زبان
نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب
لباسون پر اُنکے سنہرا تھا کام
گویا ہر اک اُنمین تھا سلطان آج

جھڑی پروٹون سے تکی پوشاک گل
تلے اُنکے دو خچرین تیز رو
لگا کرنے یعقوبؑ پھر یہہ سوال
کہا دونو فرزند یوسفؑ کے ہین
ہین ساتھہ اُنکے یہہ سب شایخ تمام
مشایخ شفاعت کو آئے ہین سے
کیا منع تو نے کہی اسنے خواب
یہہ سنکر کے یعقوبؑ رونے لگا
وہ رویا تو سب لوگ رونے لگے
پھر اُترے مشایخ اور نزدیک آ
فراہیم منشاہی اگر پڑے
کیا انکو دونو نے جھک کر سلام
قدم پر دیا انکو دادا کے ڈال
دُعا دی کہ رکھے خدا تمکو شاد
رہے تم سے آباد یوسفؑ کا گھر
ہوئے پھیر گھوڑونپہ دونو سوار
لگے کہنے یوسف سے بھائی تمام

وے بستانِ خوبی کے تھے دو گل
ذہب اور فضہ سے پر تو بہ تو
کہ یہہ کون ہین نوجوان ذیجمال
فراہیم انہین اور منشا کہین
یہہ بزرگ یہان سب ہے کے ذیحرام
خطا عفو یوسفؑ کی تا تو کرے
ہوا جس سے اِتنے دنونکا حجاب
فزون درد پھر اسکا ہونے لگا
ہر اک جان کو اپنے کھونے لگے
وہان ساتھنے اسکے سجدہ کیا
ہوئے جاکے دادا کے آگے کھڑے
جو خدام تھے ساتھہ انکے تمام
وسے یوسے دادا نے انکو کمال
تمھارے دلو نمین رہے حق کی یاد
کرے تمکو مولا میرا بہرہ ور
چلے غا ساتھہ سب باندھے قطار
کہ کیا اسکا ہی ملک پر انتظام

اسی طرح جب ہو قیامت کا روز ۔ ہو نور نبی واں یہ مشعل فروز

خلایق ہو آ کر کھڑے گرد پیش ۔ گناہون سے دل اسکا ہو ریش ریش

کہیگا خدا کس لئے ہو کھڑے ۔ کہینگے وے سب ہم ہین بندے ترے

خدایا ترے ہم ہین باندی غلام ۔ اور امت محمد علیہ السلام

ترے رحم کے ہم ہین امیدوار ۔ ہون دوزخ سے آزاد پروردگار

ہمین اگ سے اب تو آزاد کر ۔ محمد کا صدقے ہمین شاد کر

یہہ ہو حکم صادر ز رب الجلیل ۔ چھٹے تم ہو گے کبھی اب ذلیل

شفاعت محمد ہوئی اب قبول ۔ کرو جا کے جنت مین اب تم نزول

گئی اسکی یوسف پہ جسدم نظر ۔ پیادہ ہوا اونٹ سے وہ اتر

ادھر اپنے گھوڑے سے یوسف شتاب ۔ پیادہ ہوئے اور کیا اضطراب

ہوئے جب پیادہ یہہ دونو پھر ۔ کسی نے نہ کی پھر اترنے مین دیر

پیادہ ہوئے سب وزیر و امیر ۔ زمین پر سب اترے صغیر و کبیر

کیا حکم حق نے فرشتونکو بھی ۔ کہ جاؤ زمین پر اترو تم ابھی

کہ یعقوب و یوسف ملے ہین بہم ۔ خوشی ہوئے اور دور ہو درد و غم

فرشتے بھی آئے زمین پر اتر ۔ عدد کی تھی لکھے خدا کو خبر

وہان جب کہ یعقوب و یوسف ملے ۔ کنول کی طرح سے دل انکے کھلے

خدائی کو کر یاد رونے لگے ۔ وہ غم دلکا آنسو سے دھونے لگے

وہ یوسف تھا یعقوب کے سر کے پاس — بہت دل میں تھا یوسف اپنے اداس

گئی تم شب جبکہ اسیہ گذر — ذرا ہوش آئی ہوئی کچھ خبر

دیا اپنی آنکھوں کو پھر اسنے کھول — لگا بولنے پھر وہ یوسف سے بول

جو دیکھا تو یوسف بھی روتا ہے ہان — سلام اسنے بھیجا کہ اے میری جان

بحر غم طبیعت میری خوش ہوئی — یہہ کہتے ہی اٹھہ بیٹھے تا خوش ہوجی

سر اور منہہ پہ ہاتھہ اپنا پھیرا تمام — لگا کرنے یوسف سے پھر وہ کلام

کہا اے میرے دوست اے نور عین — میرے داب کے ٹکڑے میرے جی کے چین

کیا تجھہ پہ کیا کیا تھا جور و جفا

میری جان پر خوب تھا جو ہوا

نہ کر اسکا کچھہ کہ اب مل گئے — جدے جو ہوئے تھے سو سب مل گئے

خوشی دلکو ہی اور جی کو سرور — ہوئی جتنی کلفت تھی اک لخت دور

وہ لے ذکر تھوڑا کیا باپ سے — وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سے

افاقت جو آئی تو پھر یون کہا — کہ پھر کہہ تو گذرا ہے جو ماجرا

کہا باپ مت پوچھہ اس ذکر کو — گئی مجھ سے تیری ملاقات ہو

دونوں کی مصیبت کو کر یاد مت — تو غم دیکے کر مجھکو برباد مت

جو چاہا خدا نے وہی ہے ہوا — تجھہ ذکر اب مضی ما مضی

کہا ابن عباس نے یہہ سنو — ملے جب وہ آپس میں محبوب دو

کیا ہی اُسے اب کے حق نے حق | نہ باقی رہا دل میں میرے قلق
اب احسان مجھپر کیا اور بھی | رہائی میری اُسنے زندان سے کی
کو سُنے کانہ مجھسے ذکر اُسنے کیا | کہ بھائی ہوں اُسکے شرمندہ تا

وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي

لے آیا خدا گاؤں سے شہر میں | تمھیں بیچ کنعان مصر میں
مٹا سب جو شیطان نے ڈالا فساد | کیا مجھمیں اور بھائیوں میں عناد
کیا ملک پھر حق نے مجھکو عطا | کروں شکر کس طرح اُسکا ادا
ملا ملک بھی بیچ میں فساد | جو شیطان سے ہم میں ہوا تھا بپا

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

کہ تحقیق رب میرا مہربان | جسے چاہتا ہے دولت نبی بھا
وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم | جسے چاہے دے وہ خلافت عظیم
کیا سجدہ جب اُسکو اکرام کا | تو پھر بھائیوں نے یہہ اُسنے کہا
شفاعت کرو تم ہماری ذرا | کہ دے بخش یوسف ہماری خطا
کہا پھر یہہ یوسف سے یعقوب نے | کہ یوسف خطا اُنکی تو بخشدے
کہا یہہ یوسف نے میرے گواہ | فرشتے ہیں سب اور میرا الٰہ
کہ میں نے خطا بخشدی اُنکی سب | یہی ہے رضا میری اسوقت اب
کہا باپ کو پھر یوسف نے یوں | تمھیں مصر میں اپنے ہمدم رکھوں

اُسے پاس یوسف نے اپنے رکھا | وہی ایک دونوں کا کل قصر تھا
سبھی سیکھتے علم یعقوب سے | عبادت میں حق کی وہ مشغول تھے
زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہاں | بدل کرتے یعقوب اُس سے بیان
ہوئی مصر کی عورتوں میں فقیہہ | زلیخا کی وہاں تھی نکوئی شبیہ
رہے مصر میں آکے چالیس سال | خوشی سب کو رہتی تھی بے حد کمال
سو یعقوب اور اُنکے اولاد تھے | ہوئے بیٹے بارا اُن کے جدے
ذاکر او شاکر او صالح تمام | خوشی میں گذرتی تھی سب صبح و شام

در بیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

یہاں تک تو سب زندگی کا تھا حال | اب آگے سنو موں تکا کچھ مقال
نہیں یہاں کسے کو ثبات و بقا | ہر اک شئی کو اک دن ہے آخر فنا
نہیں اُسمیں کچھ فرق نیک و بد | کسیکی نہیں زندگانی ابد
جو آیا ہے یہاں اکدن جائیگا | وہاں جاکے اپنا کیا پائیگا
دلی اسمیں ہوکر ہو وے بتج | ہے ہر اک کے یہاں موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باری کو ہے | وہی ایک ہے جو ہمیشہ رہے
رہے چند یعقوب و یوسف بہم | خوش خط چکا تھا نہ رنج و الم
دگرگوں ہوئی گردش آسمان | چمن میں لگی چلنے باد خزان

چلے شہر سے سب ہو بہم ۔ کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تم

اکیلا چلا سب کو رخصت کیا ۔ کسی کو نہ اُنہیں سے ہمرہ لیا

کیا راہ سے سبکو رخصت تمام ۔ لگے رونے اولاد و خلق عام

ہر اک کو تسلّی دلاسا دیا ۔ دیا سونپ سب کو بحفظ خدا

اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار ۔ کیا قبر آبا پہ آکر قرار

براہیم و اسحاق کی قبر پر ۔ ہوا جب کہ یعقوب کا پھر گذر

وہاں روتے روتے وہ تک سو گیا ۔ اُسی سوتے میں خواب عجب یہہ ہوا

یہہ دیکھا کہ اُٹھے ہیں یاقوت کی ۔ براہیم بیٹھے ہیں اسحاق بھی

ذبیح اور اسحاق ہیں ہر طرف ۔ براہیم ہیں بیچ میں ہم کنف

یعنی اسماعیل

یہہ کہتے ہیں اب ترا ہی انتظار ۔ اُٹھا تو خوشی سے تھا بیقرار

دیا اُسنے اُٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ ۔ کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ

یہہ کہدے ابھی جاکے یوسف سے تو ۔ مری سارے اولاد کے روبرو

کہ یعقوب جا پہنچے رب سے ملا ۔ یہہ مضمون ناقہ کو سمجھا دیا

کیا ناقہ نے اُسکا کہنا قبول ۔ ہوئی اُسکی جانب سے ناقہ رسول

اُٹھا پھر تو یعقوب وہاں سے شتاب ۔ کہ تا رجع ہو اُس سے یہہ اضطراب

جو دیکھا تو اک قبر ہے وہاں کھُدی ۔ وہ ہی عنبر و مشک سے سب بھری

فرشتہ وہاں موت کا آگیا ۔ علیحدہ اور پاکیزہ صورت بنا

یوسف علیہ السلام

لٹا کر اُسے پشت پر بر زمین
گیا حلق میں روح نے جب مقام
جو یوسف کی سکرات آسان ہو
میرا دیکھو یوسف کو بھیجا سلام
پڑھا پھر کلمہ ہوئی قبض روح
ہوئی زندگی اُسکی دو سو برس
فلک پر گیا لے فرشتہ وجان
فرشتے بہت اُسکے ہمراہ تھے
نماز اُسکی پڑھکر کیا دفن وہاں
ہوئیں چار قبریں برابر وہان
تھی جو سارہ کی چار مین پانچوین قبر
ہوا حکم خالق یہہ جبرئیل پر
کہ خالق نے بھیجا ہی تم پر سلام
کہ یعقوب کی عمر آخر ہوئی
نکرنا تم فزع اور رہو نا غمین
لگا رونے یوسف یہہ سنکر کلام
فرشتے اُسے کھینچ لائے ادھر

لگا کھینچنے روح کو بس وہین
کہا اُسگھڑی ای خدائی کرام
تو مجھپر تو ایسا یہہ احسان ہو
یہہ کہہ ہوا کام اُسکا تمام
ملی اُسکو جنت کی ساری فتوح
پھر اُس بعد ٹوٹا یہہ تن کا قفس
ہوئے جمع جبرئیل و میکائیل وہان
ہوئے غسل میں پھر شریک اُسکے
جہان مدفن اسحٰق کا تھا عیان
براہیم و اسحٰق و یعقوب جان
دیا حق نے بے انتہا جنکو اجر
کہ یوسف کو جا جلد دے یہہ خبر
پھر اُس بعد تمکو دیا ہی پیام
تمھیں چاہیئے صبر اور دلدہی
کہا حق نے میں ہون مع الصابرین
پھر اُسنے میں ناقہ کا آیا پیام
کہا اُسنے یوسف سے با چشم تر

حال رحلت

رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث

فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما

دلی ہے میرا دین و دنیا میں تو | مسلمان مروں بس یہی آرزو

وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

ملا مجھکو تو نیک بختوں کے ساتھ | یہی مانگتا ہوں اٹھا کر کے ہاتھ
مراد انکی تھی انبیا سے ملیں | وے آبا اور اجداد میں چار ہیں
جو یوسف نے کی موت کی آرزو | ہوئے آکے جبرئیل پھر روبرو
کہا حق نے بھیجا ہی تمکو سلام | کہا منگئے جیسے سوال ترے نام
ترے بیٹے پوتے ہوں سب اسقدر | نہ دیکھے تو جبتک انہیں پلٹ پھر
تری موت ہرگز نہ آویگی جان | برس سات باقی ہیں اب انکو ہاں
غرض جب ہوئے سال سارے تمام | دیا مصر انکو پھر یہہ اذن عام
کہ اسلام کو سارے کرلیں قبول | رہوں دل میں اپنے نہ تا میں ملول
پھر یوسف اور سب انکے خویش و تبار | کیا خارج مصر سب نے قرار
مسلمان ہوئے تھے جو چالیس ہزار | وے سب ساتھ یوسف کے تھے برقرار
مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر | جہاں جاکے یوسف رہے بے خطر
ہوا حکم رب کا کہ یہاں اک مکان | بنے اور بسے شہر دار الامان
رہے اسمیں یوسف اور مومن سبھی | حرم نام اسکا رکھا ہم نے اب
ہوا پھر تیار اسنجا یہ جب | کہا سب نے باقی نہیں اسمیں شب
اٹھا ہاتھ یوسف نے پھر کی دعا | کہ یارب یہہ بر لا میرا التدعا

زلیخا سے چھٹے اُسکے گیا اولد — رہی اُسکی توجہ وہی تا ابد

جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات — فراہیم سے کی وصیت کی بات

کہا اُسنے ابہیر بیٹے عزیز — نکیجو مجھے دفن ای باپ تمیز

کہ جبتک نہ آوے فلک سے ندا — نکیجو مجھے دفن بیعلم جا

یہہ کہہ کر کے اُسنے بھرے تین دم — جہان سے ہوا ایک دم مین عدم

فراہیم نے ہاتف غیب کی — یہہ آواز کانونسے اپنے سُنی

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے — فرشتے ہو جنت سے اونگے لے

کنارے پہ نیلا تو نہر کے — اسے نہر جنت مین تو ڈال دے

فراہیم استنے مین دیکھے ہی کیا — طبق ایک یاقوت کا ہی دھرا

معطر وہ جنت کی خوشبو سے ہے — اور اک سُندسی تہتی خوشبو بسے

وہ اوپر طبق کے تہ مہتاب وار — چمکتی ہے وہ نور سے بیشمار

فراہیم نے غسل اُسکو دیا — کفن جنتی اُسکو پہنا دیا

پڑھی اُسنے اور مومنون نے نماز — اگئے نہر پہ لیکے بابرگ و ساز

اور بعضے روایت مین آیا یون — سنو اُسکی تصریح تم سے کرون

سوئی نہر آیا وہ تابوت جب — ہوئی نہر شق بیچ سے سب کی سب

اور اُسمین ہوئی قبر سی اک نمود — نمود اُسکی تھی بوئی کافور و عود

کیا دفن اُس مسکن پاک مین — کہ جان آگئی قالب خاک مین

اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور دفن کرنا اس تابوت کو اُنکے باپ دادوں کے مقبرہ میں

زمانہ مین موسیٰ کے تھی نیل مین
کسی گنڈ مین یا کسی جھیل مین

ہوا حکم موسیٰ کو تو جلد جا
وہان سے تو تابوت یوسف اُٹھا

اُسے دفن کر اُسکے آبا مین جا
کہا پھر یہہ موسیٰ نے رب العلا

بتادے مجھے کون اب اسکی قبر
کرون کسکے اوپر مین جا کر کے جبر

کہا اسکی ہوتی ہے مشکل خبر
مگر ایک عورت ہی آگاہ تر

اسیر ابن یعقوب کی بنت ہے
ہے نام اُسکا سارہ سُن ایک نے

کہا اُس سے موسیٰ نے اُسنے کہا
کہ اک شرط پر اُسکو دون مین بتا

تو جنت کا ضامن میرا ہو اگر
الٰہی اُسکو بتلاؤن باور تو کر

کہا اسکو موسیٰ نے آسان ہے
غفور الرحیم اسکو تو جان ہے

کہا میرا درجہ بھی تیرا سا ہو
کہا ہی وہ قادر ہو جا ہو کہو

مگر جب کہ دے حکم مجھکو خدا
قبول اُسکو جب مین کرون گا بلا

کہا حق نے موسیٰ سے دیکھے ہے کیا
تیرا سا ہی درجہ مین اسکو دیا

ہمارا نہ کچھ اسمین ہو جائے کم
اگر بخش دین اک گنہگار ہم

ذٰلک من انباء الغیب نوحیه الیک

وما کنت لدیهم اذ اجمعوا امرهم وهم یمکرون

وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین

نہین ہو وے ایمان اُنکا مگر شرک سے یار پاک
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ
نہین اکثر وہ ایمان اللہ کا
ولی مانتے ہین وہ شرکا اُسکا

نہین لاتے ایمان اکثر بشر	رکھے گرچہ تو حرص اسلام پر
توچاہے ہی خلقت کے سلام کو	کرے ہی دل و جان سے اس کام کو

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

نہ تو نے طلب اُن سے اجرتکی کی	جو انکو گران یہہ نصیحت لگی
بڑا وعظ و تعلیم و تلقین و پند	سراسر بدانہ نفع ہی اور سود مند
سُنے جو کوئی اور ہووے براہ	وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ
فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے	بتاتا اُنہین راہ ایمان ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

یہہ قرآن نہین ایک مگر پند ہی	یہہ اُسکے لیے جو خردمند ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا

بہت میری وحدتکی آیات ہین	زمین مین ہین اور فی السموات ہین
ہمیشہ کرتے ہین اُنپر گذر	نہین دل مین کچھ اُنکے ہوتا اثر

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ
مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ
نہین خوف اُنکو اُسکے عذاب
عذا کا کرے اُنکو بالکل خراب

اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
ویا ناگہان اور سے قیامت
یا ہین اچانک وہ شکار
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

نہین ہے خبر کچھ اُنہین غفلت سے یہان
بسر ہے وقت بے خبری کا
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ

بین جلین نہین پیچھے شرکا جلین
پی حکم ہے خالق ذو المنن

وما ارسلنا من
قبلک الا رجالا

یہہ کہہ اُنسے رستہ ہی میرا یہی	جو اس پر چلے شرک سے ہی بری
وہ اللہ ہے وحدہٗ لاشریک	یہی راہ ہی سارے رستو نسے ٹھیک
نہین حکم مین اسکے کوئی دخیل	وہ ہے مالک الملک رب جلیل

ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ

پکاروں ہوں راہِ خدا پر تمھین	بلاتا ہوں راہِ ہدیٰ پر تمھین
سنو گوش دل سے اُسے تم ذرا	بیان مین نے جو کچھ کہ تم سے کیا
بیان ہے میرا مثلِ ماہِ منیر	مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر

انا ومن اتبعنی

مین اور میرے پیرو ہین جتنے تمام	ہدایت خلایق کی ہی انکا کام

وسبحان اللہ

خدا امیر النقصان سے پاک ہے	ہر اک عیب و بہتان سے پاک ہے
منزہ مقدس مبرّا ہی وہ	بُری بات سب سے معرّا ہی وہ

وما انا من المشرکین

خدا نے دیا انکو رسالت کا درجہ
کی طرف کرکے اپنا خطاب

نوحی الیہم من

اہل القری

[illegible]

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

یہہ کہہ اُنسے رستہ ہی میرا یہی	جو اِس پر چلے شرک سے ہی بری
وہ اللہ ہے وحدہٗ لاشریک	یہی راہ ہی سارے رستو نسے ٹھیک
نہین حکم مین اُسکے کوئی دخیل	وہ ہے مالک الملک رب جلیل

اَدْعُوْٓا اِلَی اللہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ

پُکارون ہون راہِ خدا پر تمھین	بلاتا ہون راہِ ہدیٰ پر تمھین
سُنو گوش دل سے اُسے تم ذرا	بیان مین نے جو کچھ کہ تم سے کہا
بیان ہے میرا مثل ماہِ منیر	مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

مین اور میرے پیرو ہین جتنے تمام	ہدایت خلایق کی ہی انکا کام

وَسُبْحَانَ اللہِ

خدا امیر النقصان سے پاک ہے	ہراک عیب و بہتان سے پاک ہے
منزہ مقدس مبرا ہی وہ	بُری بات سب سے معرا ہی وہ

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

خدا نے دیا اُسکا جواب

نبی کی طرف کرکے اپنا خطاب

نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ

اَھْلِ الْقُرٰی

حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

ہوئے جب کہ مایوس سب نبی ہوا جب رسولوں کے دل پر یقین	جو کفار نے انکی تکذیب کی یہہ ایمان لاوینگے ہرگز نہیں

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

مدد ہم نے اپنے رسولوں کی کی ہوا جب کہ انپر ہمارا عذاب	نچھوڑا کوئی ہم نے کافر شقی ہوئے دونو عالم میں خوار و خراب

فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ

جسے چاہیں ہم اسکو دیویں بچا عذاب خدا سے بچے بس وہی	جسے چاہیں اسکو کریں مبتلا نبی کی جو کرتا رہے پیروی

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

نہیں کوئی ایسا کہ ٹالے بلا گنہگار کو ہم جو چاہیں کریں	بلا میں کریں جسکو ہم مبتلا ہمارے غضب سے وہ مردم ڈریں

وَلَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

مصائب کسی پر جو دنیا میں ہوں
اس احوال کو سنکے غافل نہ ہوں

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ

ہر اک چیز کا اسمین ہے گا بیان — سب احکام دین اسمین ہوگئے عیان

جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے — وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے

مسایل جو کچھ دین و دنیا مین ہین — کھلے مجتہد عینہ سب اسمین ہین

اسی سے کرے ہے ہر اک اجتہاد — مسایل کا قرآن سے ہے اعتماد

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

سراسر ہدایت ہے اسمین بھری — یہہ قرآن رحمت ہے اللہ کی

یہہ رحمت ہے انپر جو ہین مومنین — مگر اس سے محروم ہین کافرین

یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام — کیا مین نے بھی اسکو اب اختتام

نہ کچھ شاعری کا کیا مین خیال — کہا اسمین جو کچھ لکھا تھا وہ حال

الٰہی میرا رنج سب دور کر — مجھے نور سے اپنے معمور کر

سر دست مین لکھی سب کتاب — نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب

خدا اور محمد کا لیتا ہون نام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

الحمد للہ کہ تفسیر سورۂ یوسف علیہ السلام تصنیف حکیم محمد اشرف صاحب متوطن قصبہ کاندہلہ متصل دہلی غرۂ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۰ ہجریہ مقدسہ مین بتصحیح محی الدین صاحب ساکن جہسور کے اختتام کو پہنچی

راقم محمد کاظم عفی اللہ عنہ

مطبع ...